عمران سیریز نمبر 12

لاشوں کا بازار

(مکمل ناول)

اس ناول کے نام، مقام، کردار اور کہانی سے
تعلق رکھنے والے اداروں کے نام فرضی ہیں۔

پبلشر .... خالد سلطان
پرنٹر .... بھائی پریس

سیل ڈپو: عثمان ٹریڈرز
الکریم مارکیٹ، مین کبیر سٹریٹ
اردو بازار لاہور۔ فون : 7321970

کی داستان ہے۔ اس کہانی میں وہ آپ کو احمق بھی نظر آئے گا اور عقلمند بھی۔ مگر اس کے نقطۂ نظر سے حماقتیں ہی زیادہ کار آمد ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ احمق ہی رہنا چاہتا ہے! رہنے دیجئے.... آپ کا کیا جاتا ہے....

ابن صفی

(۱)

ڈیکن ہال میں آج ریتی ڈیکن کا جشن سالگرہ تھا!..... ریتی ڈیکن سر والٹر ڈیکن کی اکلوتی لڑکی تھی!... اکلوتی لڑکی نہ ہوتی تب بھی جشن سالگرہ اسی طرح شان و شوکت کے ساتھ برپا ہوتا کیونکہ سر والٹر نے نہ صرف آبائی دولت کو برقرار رکھا تھا بلکہ ان کی اپنی پیدا کی ہوئی دولت بھی کافی تھی... اخراجات کے معاملے میں وہ اعتدال پسند تھے! لیکن اس قسم کے مواقع پر آبائی شان اور روایات کو برقرار رکھنے کے لئے دل کھول کر خرچ کرتے!... خاندانی آدمی تو تھے ہی لیکن لندن میں پولیس کمشنر کے عہدے پر فائز ہونے کی بنا پر ان کا سوشل اسٹیٹس اور بھی بڑھ گیا تھا اس لئے ان کے مہمانوں میں معمولی آدمی نہیں تھے!... بہتیرے غیر ملکی بھی تھے۔ لیکن سب اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے تھے!... ان کے بعض دوست اس دعوت میں شرکت کرنے کے لئے آج ہی فرانس سے یہاں پہنچے تھے!... مہمانوں میں ڈچز آف ونڈلمیر بھی تھی۔ جسے کتے پالنے کا شوق تھا!... اور جو اپنے دشمنوں میں "کتوں کی والدہ محترمہ" کہلاتی تھی!... جن کے بڑھاپے پر جوان عورتیں بے تحاشہ قہقہے لگاتی تھیں! کیونکہ وہ بناؤ سنگھار کے معاملے میں بعض اوقات ان کے کان بھی کتر جاتی تھی! نوجوان مردوں میں وہ بے حد مقبول تھی کیونکہ مشہور تھا کہ وہ انہیں بڑی بڑی رقمیں بطور قرض دے کر ہمیشہ بھول جایا کرتی ہے!

مہمانوں میں نوجوان لارڈ وگنفیلڈ بھی تھا... جس کی شہرت سارے انگلینڈ میں تھی!..... عورتیں اس کے گرد منڈلاتی تھیں اور وہ ایک شاہ خرچ قارون تھا؟... بوڑھے لارڈ وگنفیلڈ نے اپنے بعد بہت بڑی دولت چھوڑی تھی!... پتہ نہیں اب بھی وہی چل رہی تھی یا اب شاہ

خرچ کا انحصار قرض پر تھا — بہر حال اس کا شمار لندن کے معزز ترین لوگوں میں تھا۔

یہاں بڑی مونچھوں اور بھاری جبڑوں والا جنرل ڈیگال بھی تھا۔ جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ چوتھائی لندن ہر وقت خرید سکتا ہے! وہ آج ہی فرانس سے آیا تھا۔۔۔ اس کے ساتھ اس کی لڑکی رومیلا بھی آئی تھی! جس کے سینے پر جگمگاتے ہوئے جواہرات کے ہار کی قیمت کا تخمینہ دس ہزار پاؤنڈ لگایا جاتا تھا وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں بڑی اور گھنی پلکوں والی تھیں!۔۔۔ ہونٹوں کے لئے یاقوت کی قاشوں کی تشبیہ پرانی ضرور ہو سکتی تھی لیکن موزوں مناسب!۔۔۔ گلاب کی پنکھڑیوں میں وہ مہکتا ہوا سا گداز کہاں ورنہ لارڈ وکفیلڈ کے ذہن میں یہی تشبیہ آئی اور وہ اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا اس نے دو ایک بار اس سے قریب ہونے کی کوشش بھی کی لیکن رومیلا سے لفٹ نہیں ملی اور وہ تو اس مشرقی شہزادے کو دیکھ رہی تھی! جس کے جسم پر سلک کا ایک خوبصورت لبادہ تھا اور سر پر پگڑی۔۔۔ اور پگڑی پر شتر مرغ کا پر لہرا رہا تھا وہ بہت خوبصورت تھا!۔۔۔ لیکن چہرے پر حماقت کے آثار نظر آ رہے تھے! جب ریپی موٹی شمعیں بجھا کر کیک کاٹ رہی تھی اس وقت اس مشرقی شہزادے نے اسے دعا دی تھی!۔۔۔ ہاتھ اٹھانے کے انداز سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس نے دعا دی ہو!۔۔۔ لیکن اس نے جو کچھ بھی کہا تھا وہ کسی کی سمجھ میں نہیں آیا تھا ویسے اگر وہاں کوئی اردو جاننے والا ہوتا تو اس مشرقی شہزادے کی بولیاں بھی نہ تھیں! اس نے کہا تھا

"اگر تم میرے ملک میں ہوتیں تو باجرے کی روٹیاں پکاتے پکاتے تمہارے ہاتھ سیاہ پڑ جاتے۔

"خدا تجھے کسی دہقان سے آشنا کرے"

رومیلا اس میں بڑی کشش محسوس کر رہی تھی!۔۔۔ جب رقص کے لئے وہ سب عمارت کے وسیع ہال میں اکٹھا ہوئے تو رومیلا نے ریپی سے اس کے متعلق پوچھا۔

"وہ۔۔۔!" ریپی مسکرائی "کریک ہے!۔۔۔ دنیا کا سب سے بڑا احمق"

"اپنے قومی لباس میں ہے!" رومیلا نے پوچھا

"میں نہیں جانتی کہ اس کا قومی لباس کون سا ہے!۔۔۔ اس کے جسم پر میں نے ہزار قسم کے لباس دیکھے ہیں!"

"کوئی مشرقی شہزادہ ہوگا۔۔۔ کیا ترک ہے!۔۔۔"

"ملو گی اس سے!"

"ضرور۔۔۔ ضرور۔۔۔ مجھے مشرق سے عشق ہے! اس وقت تو یہ پرانی کہانیوں کا شہزادہ معلوم ہو رہا ہے!"

ریپی ہنسے گی! لیکن کچھ کہا نہیں وہ اسے اس مشرقی شہزادے کے قریب لے گئی۔۔۔ جو گوشے میں کھڑا اس طرح پلکیں جھپکا رہا تھا جیسے کوئی شرمیلی لڑکی بے لگام مردوں کے درمیان پھنس گئی ہو!

"مسٹر علی عمران!۔۔۔" ریپی نے کہا "اور یہ موزیل رومیلا ڈیگال۔۔۔!"

"سلام علیکم!" عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں پیشانی تک ہاتھ لے گیا!۔۔۔ پھر مصافحہ کرتا ہوا بولا۔۔۔ "پرنس آف ڈھمپ آپ سے مل کر بہت خوش ہوا۔۔۔"

"اور میرے لئے بھی یہی کہئے!" رومیلا مسکرائی!۔۔۔

"آج دن بھر موسم بڑا واہیات رہا!" عمران نے کہا!۔۔۔

"مجھے احساس ہی نہ ہو سکا" رومیلا بولی "لندن مجھے بہت پسند ہے!"

"یہاں ہوا کی راتیں ساری دنیا میں سب سے زیادہ خوشگوار ہوتی ہیں!"

"آپ ادھر سے ہیں!۔۔۔"

"میرے دادا کا انتقال وہیں ہوا تھا!۔۔۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا!

"ارے تم میری سالگرہ کے موقعے پر بھی ایسی غمناک تذکرے لے بیٹھے!" ریپی نے غصیلی آواز میں کہا!

"مجھے افسوس ہے۔۔۔ مس وکی!۔۔۔"

"میں ابھی آئی!" ریپی انہیں چھوڑ کر دوسری طرف چلی گئی!

"فرانس آپ کو کیسا لگا۔۔۔ پرنس ڈھمپ"

"آہا۔۔۔ فرانس کے موسم کا کیا کہنا۔۔۔ بس یہ معلوم ہوتا ہے۔۔۔ جیسے۔۔۔!"

"میں پیرس میں رہتی ہوں!"

"تب تو آپ بڑی خوش قسمت ہیں! وہاں کا موسم۔۔۔"

"موسم!۔۔۔ آخر آپ اتنی بار موسم موسم کیوں کہتے ہیں!"

"نہ کہوں... اف فوہ... تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مجھے الو بھی بناتے ہیں.... معاف کیجئے گا... مجھ سے یہی کہا گیا ہے کہ پہلی ملاقات پر موسم وغیرہ کی باتیں کی جاتی ہیں۔"

رومیلا ہنسنے لگی!... پھر اس نے کہا!

"میں تکلفات کی عادی نہیں ہوں!... آپ مجھ سے موسم کے علاوہ بھی دوسری چیزوں کے متعلق گفتگو کر سکتے ہیں!"

"اب تو ضرور کروں گا... میرا دل چاہتا ہے بہت سی باتیں کروں!... اور کیا بتاؤں پہلی ملاقات ہی سے موسم کی باتیں کرتا آ رہا ہوں اور دوسری ملاقات آج تک کسی سے ہوئی ہی نہیں"

"چہ چہ!" رومیلا نے افسوس ظاہر کیا!

"تو اب میں دوسری قسم کی گفتگو شروع کروں!" عمران نے احمقانہ انداز میں پوچھا!

"ضرور...!" رومیلا اس میں بے تحاشا دلچسپی لے رہی تھی!

"مگر دوسری قسم کی باتیں!" عمران سوچنے لگا" دوسری قسم کی کون سی باتیں کی جائیں... اچھا آپ کو مرغیوں سے دلچسپی ہے!"....

"صبح کے ناشتے میں انڈوں کی حد تک!" رومیلا نے جواب دیا!

"میرے محلات میں پچاسی ہزار مرغیاں ہیں!"

"نہیں!..." رومیلا نے حیرت ظاہر کی!۔

"آپ میرے ڈیڈی کو خط لکھ کر دریافت کر سکتی ہیں!"

"اتنی مرغیاں! میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھیں!..."

"واہ... بڑا روح پرور منظر ہوتا ہے! جب ساری مرغیاں ایک ساتھ کڑکڑاتی ہیں! اور جب ایک بار تقریباً اسی ہزار انڈے ملتے ہیں واہ... واہ... یہ جنت نگاہ وہ فردوس گوش ہے!"

"اتنے انڈے کیا ہوتے ہوں گے!..."

"ریاست کے عوام میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں! اس سے ان کا معیار حیات ناشتے کے وقت بلند ہو جاتا ہے...!"

"محلات میں گندگی بہت پھیلتی ہو گی!" رومیلا نے کہا۔

"ہرگز نہیں!... ہر مرغی کے پیچھے ایک آدمی ہر وقت موجود رہتا ہے۔"

"میرے خدا... کتنے مصارف ہوتے ہوں گے! مشرق کے شہزادے عجیب ہیں اسی لئے مجھے مشرق سے بہت محبت ہے!"

"آپ اس مرغیوں سے شروعات کیجئے!" عمران نے اسے مشورہ دیا!

"ڈیڈی مجھے قتل کر دیں گے! انہیں مرغیوں سے بڑی نفرت ہے!"

"انہیں سمجھایئے کہ وہ غلطی پر ہیں!"

رقص کے لئے موسیقی شروع ہو گئی!

"اب آپ کے احباب آپ سے رقص کی درخواست کریں گے!..." عمران نے کہا۔

"نہیں! یہاں میرا کوئی دوست نہیں ہے!"

"آہا وہ دیکھئے... لارڈ وگفیلڈ ادھر ہی تشریف لا رہے ہیں! شاید وہ آپ سے رقص کی درخواست کریں گے!"

"وحشت!... اس بندر کے ساتھ تو میں نہ رقص کروں گی! آپ نے ابھی مجھ سے رقص کے لئے کہا تھا!..."

"ہم... میں نے...!" عمران نے حیرت سے کہا! لیکن دوسرے ہی لمحے میں رومیلا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا!... اور پھر وہیں سے وہ والز ناچتے ہوئے رقص کرنے والوں کی بھیڑ میں پہنچ گئے! لارڈ وگفیلڈ کے قریب سے گذرتے وقت عمران نے بلند آواز میں رومیلا سے کہا۔ "کنفیوشس نے کہا تھا کہ ایک دن سورج کی روشنی... تاریکیوں میں جا سوئے گی... اس لئے سورج کو سلیپنگ سوٹ سلوا لینا چاہئے!..." لارڈ وگفیلڈ جو شاید رومیلا ہی کی توقع پر رقص میں شریک نہیں ہوا تھا۔ کھسیانے انداز میں مسکراتا ہوا دوسری طرف چلا گیا!

ڈچز آف ونڈ لیر کلب چیئر میں بیٹھی ہوئی رقص دیکھ رہی تھی!

"ہلو بوبی!... اس نے لارڈ وگفیلڈ کو مخاطب کیا" مجھے حیرت ہے کہ تم تنہا ہو!"

"ہاں... میں تنہا ہوں!" لارڈ وگفیلڈ اس کے قریب ہی بیٹھتا ہوا بولا۔ "میں محسوس کر رہا ہوں کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے!"

"مسز ایکن کے یہاں کی تقاریب میں بھی کسی کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔ مجھے یہ سن کر حیرت ہوتی ہے!"

"کیا جنرل ڈیگال کی لڑکی پہلی بار لندن آئی ہے؟" لارڈ وگنفیلڈ نے اس سے پوچھا۔

"میں نہیں جانتی! وہ بڑی مغرور معلوم ہوتی ہے!" ڈچز وڈلمیر نے کہا! پھر اس کی طرف جھک کر آہستہ سے رازدارانہ انداز میں بولی "یہ جنرل ڈیگال کوئی خاندانی آدمی نہیں ہے! اس کا باپ ایک دوا فروش تھا اور ماں ایک موچی کی لڑکی! جب یہ چھوٹے آدمی ترقی کر جاتے ہیں تو ان کے دماغ آسمان پر ہوتے ہیں! میں نہیں سمجھتی کہ سر ڈیکن نے اسے کیوں منہ لگایا ہے!... اس کی لڑکی کو دیکھو! وہ اس احمق مشرقی کے ساتھ ناچ رہی ہے!...."

"یہ مشرقی کون ہے!...."

"سر ڈیکن کے کسی دوست کا لڑکا!... یہاں سائنس میں ریسرچ کر رہا ہے!"

"شہزادہ ہے؟"

"پتہ نہیں کیا ہے! میں نہیں جانتی!... ویسے سر ڈیکن کے ساتھ یہیں رہتا ہے!"

"یہیں رہتا ہے!" لارڈ وگنفیلڈ کے لہجے میں حیرت تھی!

پھر وہ دونوں اس وقت تک خاموش بیٹھے رہے جب تک کہ رقص کی موسیقی ختم نہیں ہو گئی!... لارڈ وگنفیلڈ اب بھی رومیلا کو دیکھ رہا تھا جو احمق شہزادے سے علیحدہ ہو کر ریپی کے پاس جا بیٹھی تھی! اور احمق شہزادہ کٹے ہوئے پتنگ کی طرح سارے ہال میں چکراتا پھر رہا تھا!... لارڈ وگنفیلڈ نے ایک طویل سانس لی... اور مڑ کر ٹرالی سے ایک پیگ اٹھایا! اس وقت کئی ٹرالیاں ہال میں چل رہی تھیں جن پر مختلف قسم کی شرابیں موجود تھیں!

"حیرت انگیز! وہ بڑا اچھا ناچتا ہے!... اس نے مجھے بتایا کہ وہ سائنس میں ریسرچ کر رہا ہے! کیا یہ سچ ہے!" رومیلا نے پوچھا۔

"بالکل سچ ہے!...."

"مجھے حیرت ہے! ارے وہ باتیں تو بالکل احمقوں کی سی کرتا ہے!"

"مگر وہ باتیں کرتا کب ہے!" ریپی نے کہا۔

"واہ... خوب بولتا ہے! مگر طوطے کی طرح... یہ مرغیوں کا کیا معاملہ ہے!..."

"ایک وہی نہیں درجنوں معاملے ہیں!... کیا اس نے تم سے کتوں کے متعلق باتیں نہیں کیں!"

"نہیں!...."

"کتوں کے علاوہ اسے اور کوئی پرندہ پسند نہیں!...."

"بنتا ہے یا سچ مچ خبطی ہے!" رومیلا نے پوچھا۔

"اگر میں نے اسے عقلمند دیکھا ہوتا تو یہی سوچتی کہ وہ بنتا ہے... مگر تم اس میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہی ہو!" ریپی مسکرائی۔

"تمہارا پیارا وقت بہت اچھا کٹتا ہوگا کہہ رہا تھا کہ وہ یہیں رہتا ہے!"

"وقت اچھا کٹتا ہوگا" ریپی ہنسی!... "وہ مجھ سے اس طرح گفتگو کرتا ہے جیسے میرا دادا ہو!... کیا تم نے نہیں دیکھا تھا کہ اس نے کس طرح ہاتھ اٹھا کر مجھے دعا دی تھی!...."

"تمہارے ڈیڈی اسے کس طرح برداشت کرتے ہیں!"

"میرا خیال ہے کہ وہ بھی کریک ہو گئے ہیں!"

"کیوں؟" رومیلا نے حیرت سے کہا!

"وہ گھنٹوں اس سے گفتگو کرتے ہیں!... کبھی فرنچ میں اور کبھی جرمن میں... اور مجھے دونوں زبانیں نہیں آتیں...."

"وہ فرنچ اور جرمن بھی بول سکتا ہے!" رومیلا نے پھر حیرت ظاہر کی۔

"بالکل جرمنوں اور فرانسیسیوں کی طرح!... لہجے سے تم تمیز نہ کر سکو گی کہ وہ اہل زبان نہیں ہے!... یہ بات مجھے ڈیڈی نے بتائی تھی۔ ڈیڈی اسے کسی بات سے روکتے نہیں! اب بھی دیکھو وہ اس وقت بالکل اسٹیج کا مسخرہ معلوم ہوتا ہے!... لیکن ڈیڈی نے شاید اس سے یہ بھی نہ کہا ہو کہ اسے کم از کم اس موقع پر تو آدمیوں کی طرح رہنا چاہیے!"

"ارے نہیں اس لباس میں تو وہ بڑا شاندار لگتا ہے... انتہائی رومانی... قدیم کہانیوں کا شہزادہ... الف لیلیٰ کا کردار...!"

"مجھے خوابوں کی باتوں سے دلچسپی نہیں ہے!..." ریپی نے کہا۔ دوسرے راؤنڈ کے لئے موسیقی شروع ہو گئی!... اس بار آرکسٹرا کوئیک اسٹیپ کے لئے موسیقی بکھیر رہا تھا... صرف نوجوان اور سمارٹ قسم کے جوڑے اپنی میزوں سے اٹھے....

عمران ٹہلتا ہوا اس طرف آ نکلا جہاں ڈچز آف وڈلمیر بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈچز اسے کسی حد تک پسند کرتی تھی کیونکہ وہ اس سے کتوں کے علاوہ اور کسی موضوع پر گفتگو نہیں کرتا تھا!....

"ہاؤ ڈی یو ڈو مائی لیڈی!..." اس نے بڑے ادب سے کہا!

"او کے ڈاڈھمپ!... آؤ... بیٹھو!... مجھے حیرت ہے کہ تم تنہا ہو!..."

"میں بہت محتاط آدمی ہوں!... مائی لیڈی!... صرف وہی لوگ مجھ سے قریب ہو سکے ہیں جن کی رگوں میں شاہی خون ہو!... مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ابھی میں ایک فوجی کی لڑکی کے ساتھ ناچتا رہا ہوں!..."

"مجھے خود بھی حیرت تھی ڈاڈھمپ!..."

"میں سمجھتا تھا کہ وہ کسی اچھی نسل کی ہے... آہا... خیر مائی لیڈی میں نے اپنے محلات میں ایک تجربہ کیا تھا! آج مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ سو فیصدی کامیاب رہا!— میں بہت خوش ہوں مائی لیڈی!"

"کیسا تجربہ...!"

"ڈیکھنڈ کی مادہ کا جوڑ لینڈی ڈاگ سے لگایا تھا...!"

"لینڈی ڈاگ؟" ڈچز نے حیرت سے کہا" یہ نسل میرے لئے بالکل نئی ہے!"

"اوہو! لینڈی ڈاگ میرے ملک میں بکثرت پایا جاتا ہے!... ہر گلی میں کم از کم پچاس عدد لینڈی ڈاگ ضرور ملتے ہیں!"

"اوہو— تو اس تجربے کا نتیجہ کیا رہا!"

"حیرت انگیز بچے!... میرا دعویٰ ہے کہ میں نے ایک بالکل ہی نئی نسل پیدا کی ہے! وہ بچے نہ تو دوغلے لینڈی ڈاگ معلوم ہوتے ہیں اور نہ دوغلے ڈیکھنڈ بالکل عجیب!— میں نے ان کی تصویریں منگوائی ہیں آپ کو ضرور دکھاؤں گا!..."

"مجھے بھی ایک لینڈی ڈاگ منگوا دو ڈاڈھمپ!..."

"ضرور منگوا دوں گا مائی لیڈی!..."

"تم بھی وڈلمیر کیسل آؤ!"

"ضرور آؤں گا مائی لیڈی!..." عمران نے بڑے خلوص سے کہا!

"آپ نے آخری بار کب رقص کیا تھا!..."

"اوہ!... بہت پرانی بات ہے!" ڈچز نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا" بہت پرانی۔"

"اب کیوں نہیں کرتیں!"

"اب..." ڈچز اسے گھورنے لگی" کیا تم مجھے بیوقوف بنا رہے ہو!"

"نہیں مائی لیڈی!... میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں!"

"اب میری رقص کرنے کی عمر ہے!... اور پھر میں کتنے آدمیوں کے ساتھ رقص کرنا بھی پسند کروں گی!... کیا یہاں تمہیں ایک بھی ڈیوک نظر آ رہا ہے!"

"نہیں مائی لیڈی!— مگر میں چنگیز خان کی نسل سے ہوں!..."

"تم!... بکواس بند کرو!... ڈاڈھمپ!... میں تمہارے ساتھ رقص کروں گی! کیا میں تمہاری ہم عمر ہوں!..."

"میں تو کوئی حرج نہیں سمجھتا!..." عمران نے مغموم لہجے میں کہا!... پھر ادھر ادھر دیکھتا ہوا اٹھا... اور ایک ٹرالی روک کر ایک پگ میں کئی طرح کی شرابیں ملائیں۔ پھر پگ کو ہاتھ میں لئے ہوئے ڈچز کے پاس آیا اور نہایت ادب سے اس کی طرف بڑھاتا ہوا بولا۔" یہ کاک ٹیل مائی لیڈی! آپ یقیناً پسند کریں گی!... مگر میں اس کے بنانے کا طریقہ آپ کو نہ بتا سکوں گا کیونکہ یہ ڈاڈھمپ خاندان کا ایک مقدس راز ہے!"

ڈچز نے پگ اس کے ہاتھ سے لے کر کاک ٹیل چکھی!... اور آہستہ سے بولی" واقعی بہت عمدہ ہے!"

"ڈاڈھمپ خاندان میں یہ کاک ٹیل کی بجائے ڈاگی ٹیل[1] کہلاتی ہے!"

ڈچز ہنسنے لگی" تم بہت دلچسپ ہو ڈاڈھمپ!..."

"یس مائی لیڈی..."

پھر عمران نے اسے پے در پے تین چار پگ پلائے اور وہ چوتھے راؤنڈ میں اس کے ساتھ ناچنے پر تیار ہو گئی!... جس نے بھی اس جوڑے کو دیکھا ششدر رہ گیا!

روشیلا اپنے باپ کے ساتھ تھی! اسے چھوڑ کر وہ اس میز پر آئی جہاں ریڈی حیرت سے منہ کھولے بیٹھی اپنے دانتوں پر گراں گزر رہی تھی!... روشیلا اسے اٹھا کر الگ لے گئی!...

"وہ اس بوڑھی عورت کے ساتھ ناچ رہا ہے!" اس نے کہا!

---

[1] کتے کی دم

"اور ڈیوک آف وِنڈلیر اپنی قبر میں پچھاڑیں کھا رہا ہوگا وہ بڑی مغرور عورت ہے رومیلا اکثرو
کو لئے دیئے رہتی ہے اگر یہ کرتیک... میں کچھ نہیں سمجھ سکتی!... وِنچ شاید نشے میں ہے—؟"
ہال میں چاروں طرف قہقہے گونج رہے تھے! لیکن وِنچ کو اس کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں
تھی—کیونکہ ڈھمپ خاندان کی ڈکی نیل اس کے ذہن پر اپنا سکہ اچھی طرح بٹھا چکی تھی۔
"تم بہت حسین ہو!..." عمران آہستہ آہستہ اس کے کان میں کہہ رہا تھا! "وِنڈلیر تم
بہت دلکش ہو!..."
"اوہ... ڈھمپ ڈارلنگ مائی ہنی[1]..."
"شہد تو تم ہو! میں شہد کا مکھا ہوں!..."
"میں جوان ہوتی تو تم سے شادی کر لیتی!..."
"شادی تو میں صرف کیلی پیٹرسن سے کروں گا..."
"کس سے!..."
"کیلی پیٹرسن سے!..."
"بکواس ہے!... قطعی بکواس!... تم اسے کبھی نہ پا سکو گے؟"
"ہوں! میں... میں اسے جانتا ہوں!..."
"تب تم... تک کارٹر کو بھی جانتے ہو گے—! لیکن یہ ناممکن ہے!"
"اچھا تک کارٹر... وہ جو گوشت کی دوکان کرتا ہے!..."
"تم گدھے ہو! تک کارٹر کی شان میں گستاخی کر رہے ہو...؟"
اگر کسی آسٹریلوی کے سامنے تم نے... یہی بات کہہ دی تو وہ تمہیں گولی مار دے گا!"
"میں سارے آسٹریلیا کو فنا کر دوں گا!— تم کیا سمجھتی ہو وِنڈلیر!"
"میں کچھ نہیں جانتی! مجھے ایک لینڈی ڈاگ منگوا دو!"
"پہلے تم کیلی پیٹرسن سے میری شادی کرا دو!"
"ابھی تم مجھ سے محبت کر رہے تھے!..."
"دوسری یاد آ گئی تھی!"

۱۔ شہد

"کیا!..."
"کچھ نہیں بہتیری محبت کرتا ہوں گا مگر کیلی پیٹرسن!"
"تم میں کئی کیلی پیٹرسن! میں نے پچھلے سال سے اسے نہیں دیکھا!"
"تو اس کی تصویریں مل سکے..."
"شٹ اپ!— کیلی کی بکواس بند کرو!"
"تک کارٹر... کو میں پچاس جوتے لگاؤں گا..."
"تم بدتمیز ہو ڈھمپ!... وہ ایک خاندانی آدمی ہے!... بہت شاندار...!"
"وہ کہاں ہے!... میں اس سے ملوں گا...!"
"وہ شاید ملک معظم سے بھی ملنا پسند نہ کرے!... میں اب نہیں ناچوں گی!
چلو!... واپس چلو!... مجھے وہی کاک ٹیل دو!... اس کی ترکیب مجھے بھی بتاؤ...
ڈھمپ خاندان جہنم میں گیا! پورے ڈھمپ خاندان پر میرا ایک کتا حکومت کر سکتا ہے—!"
"تم مجھے تک کارٹر کے متعلق بتاؤ!... میں تمہیں ڈھمپ خاندان کا مقدس ترین راز بتا
دوں گا..."
"میں خاموش ہوں!... پلیز شٹ اپ!... ڈھمپ یو انسپائرڈ ایڈیٹ!"
"میں کاک ٹیل کی ترکیب نہیں بتاؤں گا..."
"نہ بتاؤ..."
"لینڈی ڈاگ نہیں منگواؤں گا..."
"نہ منگاؤ!..." وِنچ اس کی گرفت سے نکل کر لڑکھڑاتی ہوئی ایک طرف چلی گئی!...
اور عمران پھر کٹے ہوئے پتنگ کی طرح ڈولنے لگا!... لیکن اب وہ جدھر سے بھی گزرتا
قہقہے اس کا استقبال کرتے!...
"او ڈھمپ کے بچے!" اچانک سر ڈیکن نے اسے آہستہ سے آواز دی جب کہ وہ ایک
ویران گوشے سے گزر رہا تھا!...
"یس سر!..." عمران پلٹ پڑا...
سر ڈیکن ایک دراز قد اور گٹھیلے جسم کے آدمی تھے!... چڑھی ہوئی سفید مونچھیں انہیں

یقیناً شاندار رہی تھیں!... چہرہ بھرا ہوا اور جھریوں سے بے نیاز تھا۔

"تم نے تو اس وقت کمال ہی کر دیا!..."

"مگر... میں شاید پندرہ دن تک کسی ہسپتال میں پڑا رہوں!"

"آؤ... ادھر آؤ! میرا خیال ہے کہ تم نے وقت نہیں برباد کیا!"

وہ وہاں سے نکل کر طویل راہداری سے گذرتے ہوئے ایک کمرے میں آئے!

"مجھے یقین ہے کہ وہ کیلی پیٹرسن کے متعلق بہت کچھ جانتی ہے!" عمران نے کان کھجاتے ہوئے کہا!

"کیا جانتی ہے!..."

"کیا آپ کسی ٹنک کارٹر کو جانتے ہیں!"

"نہیں... ٹنک کارٹر... اس نام سے کان آشنا معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ میں اسے جانتا ہوں!"

"اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر تم کیلی پیٹرسن سے واقف ہو تو ٹنک کارٹر کو بھی جانتے ہو گے۔ اس پر میں نے ٹنک کارٹر کو گالی دی!... اور وہ بگڑ گئی!... کہنے لگی کہ اگر تم نے یہ بات کسی آسٹریلوی کے سامنے کہی ہوتی تو وہ تمہاری گردن اڑا دیتا!..."

"آسٹریلوی... اوہ!" سر ڈیکن نے کچھ سوچتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر کہا!

"ٹھہرو... ٹھہرو... تم نے ٹنک کارٹر کہا تھا!... ٹنک کارٹر... اور آسٹریلیا... ٹھیک تو مجھے خیال پڑتا ہے کہ آسٹریلیا کے کسی معاملے میں ٹنک کارٹر کا نام بارہا سن چکا ہوں!"

"اس نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک معزز آدمی ہے... بہرحال یہ سوچنے کی بات ہے کہ ٹنک کارٹر اور کیلی پیٹرسن میں کیا تعلق ہو سکتا ہے!"

"مجھے کیلی پیٹرسن سے کوئی دلچسپی ہے نہ کسی ٹنک کارٹر سے۔ میں تو ہر حال میں لندن کی فضا پر امن دیکھنا چاہتا ہوں! پچھلی رات بھی مکلارنس کے آدمیوں نے مختلف عمارتوں پر چھاپے مارے ہیں! انہیں کیلی پیٹرسن کی تلاش ہے... تو میرا خیال صحیح نکلا کہ وہ لڑکی کیلی پیٹرسن کے متعلق بہت کچھ ضرور جانتی ہے!... لیکن اس سے کوئی بات اگلوا لینا بڑا مشکل کام ہے!"

"کیلی پیٹرسن کا معاملہ آج تک میری سمجھ میں نہیں آیا!" عمران بڑبڑایا۔

"کل میں تفصیل سے بتاؤں گا..." سر ڈیکن نے کہا "ویسے میں نہیں سمجھ سکتا کہ مکلارنس کو اس کی تلاش کیوں ہے!..."

وہ دونوں پھر ہال میں واپس آ گئے... سر ڈیکن عمران کی صلاحیتوں سے بخوبی واقف تھے اور انہیں اس کی یہ حرکت بھی پسند تھی کہ وہ عام آدمیوں میں خود کو احمق ظاہر کرتا تھا!

کبھی کبھی وہ انہیں بھی گھسنے کی کوشش کرتا لیکن سر ڈیکن ہنس کر ٹال دیتے! عمران نے بار ہا ان کی مدد کی تھی! اکثر قتل کے کیسوں میں وہ انہیں ایسے نکتے بتاتا کہ وہ دنگ رہ جاتے!... مگر نہیں!... پہلے وہ اس کی احمقانہ تجویزوں پر قہقہے لگاتے!... لیکن جب وہ اس کا تجزیہ کر کے گہرائیوں میں پہنچتے تو ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل جاتیں!

بحیثیت پولیس کمشنر آج کل ان کی زندگی بڑی الجھنوں میں گذر رہی تھی! لندن کے پرانے فتنے نے پھر سر اٹھایا تھا!... یہ تھا پراسرار اور خوفناک آدمی مکلارنس!... جو لندن کا زلزلہ کہا جاتا تھا! جس طرح زلزلے کے متعلق پہلے سے کچھ نہیں کہا جا سکتا اسی طرح مکلارنس کے بارے میں بھی کچھ بتانا دشوار تھا... وہ اچانک آندھی اور طوفان کی طرح اٹھتا اور جو کچھ بھی کرنا چاہتا تھا کر گزرتا! غیر متعلق لوگ تماشائیوں کی طرح دور سے دیکھتے اور بے حس و حرکت کھڑے رہتے! کس میں ہمت تھی کہ اسے یا اس کے آدمیوں کو روک سکتا!... جب تک زلزلہ رہتا پولیس جاگتی رہتی! جب زلزلہ ختم ہو جاتا تو کچھ اس انداز میں اطمینان کا سانس لیتی جیسے اللہ نے بڑا فضل کیا ہو!... اس کے علاوہ اور ہو بھی کیا سکتا تھا—مکلارنس کا پتہ پولیس کمشنر کو نہیں تھا ورنہ اس کے گلے میں زنجیر ڈال کر سارے لندن میں تشہیر کرائی جاتی! پولیس کے پاس صرف اس کے کارناموں کا ریکارڈ تھا لیکن اس کی شخصیت کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا تھا۔

اکثر اس کے گروہ کے ایک آدھ آدمی پکڑے بھی گئے... مگر اس سے صرف اتنا ہی ہو سکا کہ ان کی نشاندہی پر دو چار اور ہاتھ آ گئے۔ اور بس!

مکلارنس... کون تھا... کہاں تھا؟... وہ بھی نہ بتا سکے!... ویسے ان کا بیان تھا کہ حملوں اور ڈاکوں کے وقت ان کی قیادت وہی کرتا ہے!... لیکن وہ یہ بھی نہیں بتا سکتے تھے کہ اس کی شکل کیسی ہے!... کیونکہ اس کا چہرہ سیاہ نقاب میں پوشیدہ ہوا کرتا تھا! انہیں اس کی قیام گاہ کا بھی علم نہیں تھا!... بہرحال لندن کی پولیس آج تک مکلارنس پر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب

نہیں ہو سکی تھی!

جب اس کا دل چاہتا اپنے آدمیوں سمیت لندن کے بھرے بازاروں میں تباہی اور افراتفری پھیلاتا ہوا گذر جاتا!... اس کی گاڑی میں چاروں طرف مشین گنیں فٹ ہوتیں!... لیکن گولیوں کی بوچھاڑ اس وقت شروع ہوتی جب کوئی اسے روکنے کی کوشش کرتا!... مگر اب تک صرف دو بار ایسے مواقع پیش آئے تھے!... اور دونوں ہی بار حیرت انگیز طور پر بچ نکلا تھا... یہی کہنا چاہئے کہ اس کا مقدر بڑا اچھا تھا۔ ایک بار تو اس ریڈیو کار کا ٹرانسمیٹر ہی خراب ہو گیا تھا جو اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ ورنہ چاروں طرف سے مکلارنس کی گاڑی گھیر لی جاتی!

دوسرا واقعہ الیکشن کے زمانے میں پیش آیا تھا۔ لندن کی اس سڑک سے ایک جلوس گذر رہا تھا جس پر پولیس نے مکلارنس کی گاڑی کا تعاقب شروع کیا تھا — اگر پولیس اس وقت عقلمندی سے کام نہ لیتی تو اس سڑک پر ہزاروں لاشیں نظر آتیں!...

مکلارنس کے سلسلے میں ایک خاص بات اور بھی تھی وہ یہ کہ اکثر مہینوں گذر جاتے اور مکلارنس کا نام تک نہ سنا جاتا! اور پھر اچانک وہ چار دنوں کے لئے لندن میں زلزلہ سا آ جاتا تھا... بے شمار قتل ہوتے۔ لاتعداد ڈاکے پڑتے اور نہ جانے کتنی عمارتیں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتیں! بعض اوقات تو یہ بھی نہ معلوم ہو پاتا کہ مکلارنس چاہتا کیا ہے!

پچھلے چھ ماہ سے لندن کی فضا پر سکون رہی تھی لیکن آج کل پھر مکلارنس نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی تھیں!... یہی وجہ تھی کہ لندن کے پولیس کمشنر والٹر ڈیکن اس خوشی کے موقع پر بھی فکرمند تھے... حالانکہ انہیں اپنی اکلوتی لڑکی کی انیسویں سالگرہ پر بہت زیادہ مسرور ہونا چاہئے تھا۔

(۲)

دوسری صبح ڈیکن ہال میں معدودے چند مہمان رہ گئے تھے! یہ وہی لوگ تھے جو باہر سے آئے تھے! ان میں رومیلا بھی تھی جس نے صبح کے ناشتے کی میز پر عمران کی عدم موجودگی کو بہت شدت سے محسوس کیا تھا... اسے توقع تھی کہ ناشتے کی میز پر اس سے ضرور ملاقات ہوگی! — اس نے ریتی سے اس کی عدم موجودگی کا سبب پوچھا!

"اوہ — وہ!... وہ بھی ناشتے میں ہمارے ساتھ نہیں ہوتا! وہ اس وقت اپنے کمرے میں

سر کے بل کھڑا ہوگا!"

"سر کے بل!..." رومیلا کچھ اس انداز میں ہنس پڑی جیسے ریتی نے یہ جملہ اسے چڑھانے کے لئے کہا ہو!

"تمہیں یقین نہیں آیا... اچھا ابھی دیکھیں گے!" ریتی بولی! رومیلا بہت بے چین تھی! پچھلی رات بھی وہ اس کریک شہزادے کے متعلق بہت کچھ سوچتی رہی تھی!

ناشتہ ختم کرنے کے بعد وہ دونوں ساتھ ہی اٹھیں!... ریتی اسے عمران کے کمرے کی طرف لے جا رہی تھی!

دروازے کے سامنے رک کر اس نے آہستہ سے کہا۔ "کنجی کے سوراخ سے جھانکو...!"

رومیلا! ادھر ادھر دیکھنے لگی!

"نہیں ادھر کوئی نہیں آئے گا!..." ریتی نے سرگوشی کی!

رومیلا آہستہ سے گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھ گئی!... ایک آنکھ کنجی کے سوراخ سے لگائی ہی تھی کہ اسے بے ساختہ ہنسی آ گئی!... ہنسی قہقہے میں تبدیل ہوئی... اور ساتھ ہی اندر سے کچھ اس قسم کی آوازیں آئیں جیسے میزیں اور کرسیاں الٹ رہی ہوں!

پھر دروازہ کھلا عمران خاکی پتلون اور سینڈو کٹ بنیان میں سامنے کھڑا تھا — اس وقت رومیلا اس کی جسمانی ساخت کا اندازہ لگا سکی!... بازوؤں کی مچھلیاں دیکھنے میں ہی فولاد معلوم ہوتی تھیں!

"گڈ مارننگ — یو کڈیز!" عمران نے الوؤں کی طرح دیدے نچا کر بزرگانہ انداز میں کہا۔

"ہم بچیاں ہیں!..." ریتی آنکھیں نکال کر غرائی۔

"بوڑھا ڈھب یہی سمجھتا ہے؟"

"ہٹو ادھر!" ریتی اسے ایک طرف دھکیل کر کمرے میں گھستی ہوئی بولی۔ "میری مہمان! تمہارا کمرہ دیکھنا چاہتی ہیں!"

"آپ کی اجازت سے!" رومیلا نے مسکرا کر کہا اور کمرے میں چلی گئی۔ اس بار پھر اس پر ہنسی کا دورہ پڑا۔ کمرہ کچھ اسی قسم کا تھا! لوگ اپنے کمرے کی دیواروں پر شیروں، ہرنوں اور بارہ سنگھوں وغیرہ کے سر لگاتے ہیں! عمران کے کمرے میں گدھوں کے تین سر نظر آ رہے تھے۔

تصاویر میں زیادہ تر بوڑھی عورتوں کی تصویریں تھیں! اتنی بوڑھی کہ ان کے چہروں پر جھریوں کے علاوہ اور کسی قسم کے خدوخال نہیں پائے جاتے تھے!..... پھر پھوڑوں پھوڑوں اور بندروں کی تصاویر کا نمبر تھا!.....

"کیا حماقت ہے!....." عمران جھلا گیا "جو بھی یہاں آتا ہے..... ہنسنے لگتا ہے..... گویا میں الو ہوں!....."

"اور تم اپنی تصویر یہاں لگانا بھول گئے!....." ربی نے سنجیدگی سے کہا۔

"بھول نہیں گیا، مصلحتاً نہیں لگائی!..... کئی آدمی مجھ سے لڑ چکے ہیں کہ میں نے ان کی تصویر اپنے کمرے میں کیوں لگا رکھی ہے؟"

رومیلا بڑی دلچسپی سے چاروں طرف دیکھتی رہی..... مختلف جگہوں پر اونچے اونچے اسٹولوں پر ہانڈیاں..... دیگچیاں اور سلابچیاں رکھی ہوئی تھیں!

"یہ کیا ہے؟" رومیلا نے پوچھا.....

"یہ سب کچھ آج سے ایک ہزار سال بعد کے لئے ہے؟" عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب—؟"

"اب مطلب بھی بتاؤں!" عمران جھنجھلا کر بولا!.....

"میں بتاتی ہوں مطلب!....." ربی مسکرا کر بولی "پرنس آف ڈھمپ کا خیال ہے کہ جس طرح آج ہم لوگ اپنے کمروں میں قدیم یونانی اور مصری ظروف رکھتے ہیں! اسی طرح اب سے ایک ہزار سال بعد یہ ہانڈیاں یہ دیگچیاں اور یہ سلابچیاں کمروں کی زینت بنیں گی!....."

"اور گدھوں کے سر!" رومیلا نے الو بنانے والے انداز میں پوچھا!

"یہ تاریخی گدھے ہیں!....." عمران گرج کر بولا "یہ چنگیز خان کے گدھے کا سر ہے! یہ گدھا فرعون چہارم کا چچا تھا....."

رومیلا ہنسنے لگی اور عمران پھر بگڑ کر بولا "تم مجھے بھونا سمجھتی ہو!..... تم سے خدا سمجھے! فرعون سوم نے اس گدھے کو بھائی بنایا تھا!..... اس لئے یہ فرعون چہارم کا چچا ہوا!....."

"اور..... یہ تیسرا....."

"تیسرے کے متعلق ابھی تحقیق جاری ہے....."

"پھر یہ تاریخی کیسے کہا جاسکتا ہے!....."

"کیونکہ مجھے اس کی تاریخ پیدائش زبانی یاد ہے!..... بس اب گدھوں کے متعلق گفتگو ختم!..... بعض لوگ تو ان پر اس طرح ناک بھوں چڑھاتے ہیں جیسے میں نے ان کے عزیزوں کے سر کاٹ کر دیوار پر لگا رکھے ہوں؟"

رومیلا کو اس بار عمران کے لہجے پر بے تحاشہ ہنسی آئی! ربی کبھی ہنستی اور کبھی سنجیدگی اختیار کرنے کی کوشش کرنے لگتی!.....

پھر رومیلا نے بوڑھی عورتوں کی تصاویر پر اعتراض کیا!.....

"میں اب یہاں پانچ سو تیس بوڑھیوں کی تصویریں لگاؤں گا میری پسند ہے۔ کسی کو اس سے کیا غرض!....."

"پرنس آف ڈھمپ! کیا بات ہے آج تمہارا موڈ بہت خراب معلوم ہوتا ہے!" ربی نے کہا۔

"تم لوگ میری عبادت میں خلل انداز ہوئی ہو!....."

"آہا! تو تم سر کے بل کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہو!....." رومیلا نے کہا!

"اب اس کا بھی مذاق اڑاؤ گی—ہائیں؟"

"نہیں!..... نہیں!....." ربی جلدی سے بولی! "آج کی خبریں سناؤ؟"

"آج کی خبریں!..... عبادت کے دوران میں آج کے متعلق جو انکشافات ہوئے ہیں وہ ایسے نہیں ہیں کہ عام آدمیوں کے سامنے دہرائے جاسکیں!"

"انکشافات!" رومیلا آنکھیں پھاڑ کر بولی!

"ہاں!..... ہاں!" ربی نے مضحکہ خیز سنجیدگی کے ساتھ کہا "جیسے ہی یہ سر کے بل کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کی عقل معدے سے کھوپڑی میں اتر آتی ہے..... اب اس وقت پھر معدے میں چلی گئی ہو گی!"

"جی ہاں!....." عمران سر ہلا کر مغموم لہجے میں بولا۔ "بچپن ہی سے یہی عالم ہے!"

اتنے میں ایک نوکرنے آکر اطلاع دی کہ سرڈیکن لائبریری میں عمران کا انتظار کر رہے ہیں اور وہیں اس کا ناشتہ بھی موجود ہے! لڑکیاں جو شاید تفریح کے موڈ میں تھیں۔ اس اطلاع پر کچھ جھنجھلا سی گئیں!..... لیکن اسے سرڈیکن نے طلب کیا تھا اس لئے ربی دخل انداز بھی نہیں

ہو سکتی تھی۔

جس وقت عمران لائبریری میں پہنچا سر ڈیکن اخبار کے مطالعہ میں مشغول تھے۔ عمران چپ چاپ اس میز پر جا بیٹھا جس پر اس کے ناشتے کا سامان موجود تھا!.....

جیسے ہی اس نے ناشتہ ختم کیا!..... سر ڈیکن اخبار ایک طرف ڈال کر چشمہ اتارنے لگے پھر انہوں نے کہا! "ہم پچھلی رات کیلی پیٹرسن کے متعلق گفتگو کر رہے تھے!"

"جی ہاں!....."

"کیلی پیٹرسن ایک بہت بڑی فرم کی مالک ہے! لیکن کوئی نہیں جانتا کہ کیلی پیٹرسن کون ہے؟"

"کیلی پیٹرسن!....." سر ڈیکن نے ایک طویل سانس لی! "کیلی پیٹرسن کا پر اسرار وجود ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا جب کہ اس کا وکیل مطمئن ہے! لیکن جب سے مکلارنس اس میں دلچسپی لینے لگا ہے پولیس کی تشویش بڑھ گئی ہے! اور اب ہم محض کیلی کی حفاظت کے لئے اسے منظر عام پر لانا چاہتے ہیں!..... تین دن پہلے کی بات ہے کہ مکلارنس کے آدمی پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے جنرل منیجر کو پکڑ لے گئے تھے!..... دو دن تک اس پر اس سلسلے میں تشدد کرتے رہے لیکن وہ غریب کیلی پیٹرسن کی شخصیت سے واقف نہیں ہے۔ انہیں بتاتا کیا! بہر حال انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور وہ اب شفاخانے میں اپنی چوٹوں کا علاج کرا رہا ہے!....."

"کیلی پیٹرسن ہے کیا بلا!....." عمران نے پوچھا!

"دراصل پیٹرسن! ڈیرنگ پیٹرسن ایک لاولد آدمی تھا!..... اس کی موت کے بعد ترکہ اس کی بھتیجی کیلی پیٹرسن کو ملا!..... جو آسٹریلیا میں مقیم تھی!..... میرا خیال ہے کہ شائد ڈیرنگ پیٹرسن نے بھی کبھی اس کی شکل نہ دیکھی ہو! ڈیرنگ کا چھوٹا بھائی راجر پیٹرسن آسٹریلیا میں جا بسا تھا!..... وہیں اس نے شادی کی اور اس کا خاندان کبھی انگلینڈ نہیں آیا....."

"یہ تو کسی جاسوسی ناول کا پلاٹ معلوم ہوتا ہے سر ڈیکن!"

"ہاں!..... لندن ایسی جگہ ہے..... یہاں ذرا ذرا سی باتیں کہانیاں بن جاتی ہیں!..... ہاں بہر حال..... ڈیرنگ پیٹرسن کی موت کے بعد وہ اس کی تنہا وارث تھی!..... راجر پیٹرسن کے خاندان میں بھی اس کے علاوہ اور کوئی نہیں بچا تھا! دس سال پہلے اس کے والدین اور تین بھائی ایک وبا کا شکار ہو گئے تھے! ڈیرنگ پیٹرسن کو اس کا علم تھا کہ اس کی کوئی بھتیجی سڈنی میں موجود

ہے! لہذا اس نے اس کے لئے باقاعدہ طور پر وصیت نامہ مرتب کر لیا تھا!"

"ڈیرنگ پیٹرسن کے انتقال کو کتنا عرصہ گذرا ہے!" عمران نے پوچھا!

"پانچ سال!..... اس کے انتقال کے بعد بھی وہ ایک سال تک آسٹریلیا میں رہی! پھر لندن! چار سال سے وہ یہیں کہیں رہتی ہے! لیکن اسے کوئی بھی نہیں جانتا!---"

"اگر اس کی اور مکلارنس کی شادی ہو جائے تو کیسی رہے! اسے بھی کوئی نہیں جانتا!"

"بکواس شروع کر دی تم نے!"

"سر ڈیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی آخر کیلی پیٹرسن کا کام کیسے چلتا ہوگا! کوئی نہ کوئی تو اسے جانتا ہی ہوگا!"

"کیلی پیٹرسن کا وکیل بھی وہی ہے جو اس کے چچا ڈیرنگ پیٹرسن کا وکیل تھا! وہ مطمئن ہے کہ فرم کا سارا منافع کیلی پیٹرسن ہی کو پہنچ رہا ہے!"

"تو پھر وہ اس سے واقف ہوگا!"

"ہو سکتا ہے!"

"تب تو مکلارنس بڑا گدھا ہے کہ اس نے اس کی بجائے فرم کے منیجر کو پکڑ لیا!....."

"اس پر ہاتھ ڈالنا بہت مشکل ہے!" سر ڈیکن نے کہا!

"کیوں؟"

"وہ مور گیٹ اسٹریٹ کی پولیس چوکی کے برابر رہتا ہے!"

"تو پولیس کی رسائی اس تک ہے! آپ وکیل ہی کے ذریعہ اسے کیوں نہیں ڈھونڈ نکالتے!....."

"وہ انکار کرتا ہے!..... اس کا کہنا ہے کہ وہ بھی کیلی پیٹرسن کی شخصیت سے واقف نہیں ہے!"

"تب پھر وہ مطمئن کیسے ہے۔ سر ڈیکن!"

"اوہ--- ایک معزز عورت نے اس کی ضمانت دی ہے!..... وہ کیلی پیٹرسن کے دستخط پہچانتی ہے!..... کیلی پیٹرسن کو اچھی طرح جانتی ہے خود بھی عرصہ تک سڈنی میں رہ چکی ہے!"

"وہ معزز عورت کون ہے! سر ڈیکن!"

"ڈچز آف وڈلیر!....."

"آہ.....!" عمران سینے پر ہاتھ رکھ کر کراہا!

سر ڈیکن نے دوسری طرف منہ پھیر لیا!... وہ مسکرا رہے تھے! اور عمران احمقوں کی طرح منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑے بیٹھا رہا! کچھ دیر بعد سر ڈیکن نے کہا! "کیا تم نے کیلی پیٹرسن کے مضامین ہفت روزہ "سنسیشن" میں نہیں پڑھے!..."

"میں گھٹیا قسم کے رسائل نہیں پڑھتا!..."

"کیلی پیٹرسن!... ہر ہفتہ اپنے تجربات اس کے لئے لکھتی ہے!... وہ کہتی ہے کہ مجھے اپنی یہ پر اسرار زندگی بڑی پرکشش معلوم ہوتی ہے! میں لاکھوں کی مالک ہوں لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا!... میں اپنے ملازمین کے قریب سے گذر جاتی ہوں لیکن وہ نہیں جان سکتے کہ ان کی مالکہ ابھی ان کے قریب سے گذری ہے!... وہ یہ بھی لکھتی ہے کہ میں عرصہ تک خود اپنی فرم میں ایک معمولی ملازم کی حیثیت سے کام کر چکی ہوں!"

"اس کی شادی مکلارنس سے ضرور ہونی چاہئے!" عمران بڑبڑایا۔

"مکلارنس!— اگر مکلارنس تین ماہ کے اندر اندر گرفتار نہ ہوا تو میں استعفیٰ دے دوں گا!..." سر ڈیکن نے کہا!

"اور میں شمال کی طرف چلا جاؤں گا!... چنار ہوں گا!... حتیٰ کہ بحر منجمد شمالی کی حدیں شروع ہو جائیں گی!— پھر برف کا طوفان آئے گا— اور"

"اور یہ بکواس بند کرو!" سر ڈیکن نے میز پر ہاتھ مار کر کہا "مکلارنس سے بھی پہلے کیلی پیٹرسن کا سراغ ملنا چاہئے!"

"اور مکلارنس اتنا بدھو ہے کہ وہ ڈیوک آف وڈلیر اور کیلی پیٹرسن کے وکیل مسٹر ہارڈنگ پر ہاتھ ڈالنے کی بجائے ادھر ادھر ٹکریں مارتا پھر رہا ہے!... نہیں سر ڈیکن... یہ بات میری سمجھ میں نہیں آسکتی!..."

"آنی بھی نہ چاہئے!..." سر ڈیکن نے کہا! "ویسے میرا دعویٰ ہے کہ یہ دونوں بھی محفوظ نہیں ہیں!"

سر ڈیکن نے میز سے ایک رسالہ اٹھا کر عمران کے سامنے پھینک دیا!... اور پھر بولے "یہ ہفت روزہ سنسیشن ہے!... اس میں کیلی پیٹرسن نے مکلارنس کو چیلنج کیا ہے۔"

"ہائیں!... تب تو یہ شادی ضرور ہوگی سر ڈیکن!"

سر ڈیکن کچھ نہیں بولے! عمران رسالے کے صفحات الٹتا رہا!

اس نے کیلی پیٹرسن کا چیلنج پڑھا... اس نے لکھا تھا کہ مکلارنس کوئی وحشی ہے!... عقل نہیں رکھتا! اس نے میری فرم کے جنرل منیجر پر اس لئے تشدد کیا تھا کہ میرے متعلق معلومات حاصل کر سکے!... حالانکہ یہ ایک بڑی حماقت تھی... لندن میں مجھے صرف ایک ہستی جانتی ہے اگر مکلارنس چاہے تو میں اس کا نام بھی بتا سکتی ہوں! لیکن میرا دعویٰ ہے کہ مکلارنس اس پر بھی ہاتھ نہیں ڈال سکے گا! میں اس کی حفاظت کروں گی!— لیکن اس سے پہلے مکلارنس کو یہ بتانا پڑے گا کہ اسے میری تلاش کیوں ہے!...

"وہ ضرور بتائے گا کہ کس کیلی پیٹرسن اسپ!..." عمران ہونٹ بھینچ کر سر ڈیکن کی طرف دیکھنے لگا

"کیا خیال ہے اس چیلنج کے متعلق!..." سر ڈیکن نے پوچھا!

"مجھے تو اس سے کچھ فراڈ معلوم ہوتا ہے سر ڈیکن!..."

"کیا مطلب!"

"فراڈ کا مطلب سمجھنے میں دیر لگتی ہے! ویسے عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کیلی پیٹرسن کا وجود سرے سے ہے ہی نہیں"

"تب آرچر ڈیوک آف وڈلیر کا وقار خطرے میں پڑ جاتا ہے!" سر ڈیکن نے کہا۔

"مگر!— وہ تو کہتی ہے کہ میں بھی ذاتی طور پر کیلی پیٹرسن سے واقف نہیں ہوں!— مگر سر ڈیکن... یہ ٹنگ کارڈز!"

"اسے چھوڑو!... ڈیوک کو تم نے پچھلی رات بہت زیادہ پلا دی تھی!—"

"پھر بھی یہ ٹنگ کارڈز!..."

"وہ مر چکا ہے! اسے پچیس سال کا عرصہ ہوا میں نے تصدیق کر لی ہے!"

"وہ تھا کون!..."

"ایک آسٹریلوی باشندہ جس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا کامیاب علاج دریافت کیا تھا... اسی لئے آج بھی آسٹریلوی اس کا نام عزت سے لیتے ہیں!"

"مگر ڈیوک نے تو کہا تھا کہ وہ ایک معزز خاندانی آدمی ہے!"

"کہا ہوگا عمران! ٹنگ کارڈز کے پیچھے پڑنا فضول ہے... نشے میں ڈیوک بظاہر اچھی خاصی

نظر آتی ہے! لیکن اس کا دماغ بالکل الٹ جاتا ہے!" تم سے بنیادی غلطی ہوئی تھی بچو! تمہیں کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا چاہئے تھا" عمران کچھ نہ بولا! اس کی فکر میں ڈوبی ہوئی آنکھیں خلا میں گھور رہی تھیں!

"ہوں" وہ تھوڑی دیر بعد مسکرایا "پیٹرسن لی چنگ کارپوریشن! یہ لی چنگ کیا بلا ہے؟"

"ہاں اب تم نے ڈھنگ کی بات پوچھی ہے! یہ فرم دراصل لی چنگ کی شراکت میں چل رہی ہے!... لی چنگ ایک متمول چینی ہے! لیکن اچھا آدمی نہیں ہے! کم از کم پولیس کی نظر میں تو بہت ہی برا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ لندن کے کئی خیراتی ادارے محض اس کی امداد پر چل رہے ہیں۔ لی چنگ "موریگیٹ اسٹریٹ" کی ایک شاندار عمارت میں رہتا ہے اور یہ عمارت اس کی اپنی ہے۔"

"آہا! وہ بھی موریگیٹ اسٹریٹ ہی میں رہتا ہے!— اور پیٹرسن کا وکیل بھی وہیں رہتا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے سر ڈیکن!- لی چنگ بھی مکلارنس کا شکار ہو سکتا ہے۔ آخر اس نے ابھی تک اس کی خبر کیوں نہیں لی! لی چنگ پیٹرسن کا پارٹنر ہے! ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے واقف ہو! میری ہی طرح مکلارنس کی عقل بھی معدے میں قیام پذیر ہے.... ایسے م[illegible] میرا خیال ہے کہ ڈیزی ہماری بہت رہنمائی کر سکے گی—!"

"ہاں! لیکن اس سے کوئی بات معلوم کر لینا بہت مشکل ہے!..."

"آپ قانونی طور پر اسے مجبور نہیں کر سکتے!..."

"غلطی یہیں! ایسی صورت میں ممکن ہے جب کوئی یہ شبہ ظاہر کرے کہ کیلی پیٹرسن بجائے خود فراڈ ہے! دو آدمی اس کے لئے بہت مناسب ہیں!.... ایک تو پیٹرسن کا وکیل ہارلنگ اور دوسرا پیٹرسن کا پارٹنر لی چنگ لیکن ان میں سے ایک مطمئن ہے اور دوسرا خاموش۔ ایسی صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں!"

"ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں!"

"یعنی!"

"آج میں پہلے لی چنگ سے ملوں گا"

"ضرور ملو!... لیکن.... ہوشیار رہنا.... وہاں تمہیں ایک خطرناک آدمی بھی ملے گا"

"کون—؟"

"مسٹر ہی—ایک دوغلا چینی! جس کے متعلق لندن کی پولیس شبہات میں مبتلا ہے!"

"ہوگا!... میں صرف لی چنگ کی شکل دیکھنا چاہتا ہوں! اس کے بعد خدا نے توفیق دی تو پیٹرسن کے وکیل ہارلنگ سے بھی دو دو باتیں ہو جائیں گی۔"

"لیکن مکلارنس سے بچے رہنا—!"

"آپ—جناب!... مجھے اپنی موت پر بھی افسوس نہیں ہوتا!... آپ فکر نہ کیجئے!"

(۳)

عمران کی ٹیکسی موریگیٹ اسٹریٹ میں داخل ہوئی!... اور پولیس چوکی کے سامنے سے گزرتی ہوئی ایک بڑی عمارت کے سامنے رک گئی! لی چنگ یہیں رہتا تھا!...

عمران نے ٹیکسی سے اتر کر کرایہ ادا کیا اور عمارت کے برآمدے میں پہنچ کر کال بیل کا بٹن دبانے لگا!... کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھے انگریز بٹلر کا سر دکھائی دیا۔

"کیا بات ہے!..." اس نے عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھتے ہوئے ذرا تیز ہو کر پوچھا۔

"مسٹر لی چنگ سے ملنا ہے!"

"لی چنگ سے کوئی ملنے نہیں آیا" بٹلر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا "یہ ڈاک خانہ نہیں ہے!"

قبل اس کے عمران کچھ کہتا۔ دروازہ بند ہو گیا!... تقریباً دو تین منٹ بعد اس نے پھر گھنٹی کا بٹن دبایا!... اس بار دروازہ کھلنے میں دیر نہیں لگی!... لیکن جس نے دروازہ کھولا تھا وہ کوئی انگریز نہیں تھا!...

عمران نے اسے بہت غور سے دیکھا! اور دیکھتا ہی رہ گیا!... یہ ایک دراز قد اور دبلا پتلا چینی تھا... اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں حیرت انگیز طور پر چمکیلی تھیں! عمران نے اتنے لمبے قد کا کوئی چینی آج تک نہیں دیکھا تھا! اس کی ناک چپٹی ضرور تھی لیکن پھر بھی وہ خالص چینی نہیں معلوم ہوتا تھا—

"فرمائیے!" اس نے نرم لہجے میں پوچھا—

"میں جانتا ہوں!" عمران نے جرمنوں کے سے انداز میں انگریزی بولنے کی کوشش کی "میں جانتا ہوں کہ یہ ڈاک خانہ نہیں ہے!- اور نہ میں نے یہی پوچھا تھا کہ لی چنگ سے کوئی ملنے آیا ہے"

"خط!..." عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا "کس کا خط کیسا... خط.... کہیں میں کسی پاگل خانے میں تو نہیں آ گیا!... پہلے آپ کے بٹلر نے کہا کہ پینگ سے کوئی خط نہیں آیا... حالانکہ میں نے کہا تھا کہ مسٹر پی چنگ سے ملنا چاہتا ہوں اب آپ بھی کسی خط کا تذکرہ کر رہے ہیں!"

دراز قد چینی عمران کو بہت غور سے دیکھنے لگا پھر مسکرا کر انگریزی میں بولا!

"اوہو... یہ شاید تمہارے ساتھ چنگ پانگ کھیلنے آئے ہیں!..."

"جی نہیں۔" عمران سر ہلا کر بولا! "میں تو یہ کہنے آیا تھا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔"

"کیا مطلب!..." پی چنگ اچھل پڑا پھر خوفزدہ آواز میں بولا "آپ کیا کہہ رہے ہیں!..."

اچانک پھر اس نے پلٹ کر دراز قد چینی پر دو گھونسہ چلایا اور بالکل پہلے ہی کے انداز میں بولا۔ "حرامزادے!"

"میں یہ کہہ رہا تھا!..." عمران نے کہا! "زندگی کا کوئی اعتبار نہیں! پتہ نہیں کب آپ کو بھی مکلارنس پکڑ لے جائے!"

پی چنگ نے مکلارنس کی ماں سے اپنے ناجائز رشتے کا اعلان کیا!

"آپ کی پارٹنر... کیلی پیٹرسن...!"

لیکن پی چنگ نے اسے جملہ نہیں پورا کرنے دیا کیونکہ اس بار اس کی سیٹی جیسی آواز کیلی کی ماں سے بھی اسی رشتے کا اعلان کر رہی تھی! پھر وہ عمران پر برس پڑا۔ "تم مجھے دھمکانے آئے ہو! میں کسی مکلارنس وکلارنس سے نہیں ڈرتا! چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ میں پولیس کو فون کر دوں گا۔"

"آپ غلط سمجھے!" عمران نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ "میں تو یہ پوچھنے آیا تھا کہ آپ نے اپنی زندگی کا بیمہ کرایا ہے یا نہیں اگر نہ کرایا ہو تو میں اپنی کمپنی کی خدمات پیش کروں!"

اس پر کمپنی کی ماں کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے کیلی اور مکلارنس کی ماؤں کا ہو چکا تھا۔۔۔ اس کے بعد پی چنگ سارے لندن کی ماؤں پر احسان کرتا ہوا کمرے سے چلا گیا۔

"آپ ہی اپنی زندگی کا بیمہ کرا لیجئے!"... عمران نے مسکین صورت بنا کر دراز قد چینی سے کہا!

"ضرور... ضرور...!" وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور عمران کے قریب آ کر آہستہ سے بولا۔

"میں نہیں سمجھا جناب کہ آپ کیا فرما رہے ہیں!"

"سم... تپ... وہ ابھی ایک بٹلر آیا تھا میں نے اس سے کہا کہ میں مسٹر پی چنگ سے ملنا چاہتا ہوں... لیکن اس نے جواب دیا کہ پی چنگ سے کوئی خط نہیں آیا۔ یہ ڈاک خانہ نہیں ہے"

"اوہ— وہ!" دراز قد چینی چیخنے لگا "وہ دراصل بہرہ ہے! لیکن آپ مسٹر پی چنگ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں!"

"میں برلن سے آیا ہوں!... اور میرے پاس ان کے لئے ایک خط ہے؟"

"اوہو!... مگر مسٹر پی چنگ اس وقت بہت اداس ہیں! کیونکہ ان کا طوطا مر گیا ہے! اگر آپ آئیے! میں کوشش کروں گا کہ وہ اس وقت آپ سے ملنے پر رضامند ہو جائیں۔ آپ کا نام؟"

"میرا نام فورباخ ہے!..." عمران نے کہا۔

"اوہو!... آپ فلسفی فورباخ کے خاندان سے تو نہیں!"

"میرے خاندان میں ہر قسم کے فورباخ گذرے ہیں موچی سے لے کر فلسفی تک... تم اس کی پرواہ مت کرو!"

"خوب!" دراز قد چینی اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا اور پھر ایک طرف ہٹتا ہوا بولا "آئیے..."

وہ عمران کو ساتھ لئے ہوئے ایک ایسے کمرے میں آیا جو غالباً نشست کے لئے تھا اور بہترین قسم کے آرائشی فرنیچر سے مزین تھا!

وہ اسے وہاں بٹھا کر چلا گیا! پھر تھوڑی دیر بعد ایک پستہ قد اور گول مٹول سے چینی کے ساتھ واپس آیا... وہ اتنا موٹا تھا کہ اسے چلنے میں بھی شاید دشواری محسوس ہو رہی تھی لیکن جب وہ بولا تو عمران بمشکل تمام اپنی ہنسی روک سکا کیونکہ اس کی آواز سیٹی سے مشابہ تھی بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی ہاتھی "میاؤں میاؤں" کر رہا ہو!

"کس کا خط لائے ہیں آپ مسٹر" اس نے کہا اور پھر کچھ اس طرح پلٹ کر دراز قد چینی پر اپنے دونوں ہاتھ چلائے جیسے اس نے اس کی پشت پر چٹکی لی ہو۔ دراز قد چینی اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اور پی چنگ نے برا سا منہ بنا کر کہا "ترا حرلوے!"

پھر عمران سے بولا... "ہاں مسٹر... جلدی... آپ کس کا خط لائے ہیں!"

"خط!..." عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا "کس کا خط کیسا... خط... کہیں میں کسی پاگل خانے میں تو نہیں آ گیا!... پہلے آپ کے بٹلر نے کہا کہ پی چنگ سے کوئی خط نہیں آیا... حالانکہ میں نے کہا تھا کہ مسٹر پی چنگ سے ملنا چاہتا ہوں اب آپ بھی کسی خط کا تذکرہ کر رہے ہیں!"

دراز قد چینی عمران کو بہت غور سے دیکھنے لگا پھر مسکرا کر انگریزی میں بولا

"اوہو... یہ شاید تمہارے ساتھ پنگ پانگ کھیلنے آئے ہیں!..."

"جی نہیں۔" عمران سر ہلا کر بولا "میں تو یہ کہنے آیا تھا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔"

"کیا مطلب!..." پی چنگ اچھل پڑا پھر خوفزدہ آواز میں بولا "آپ کیا کہہ رہے ہیں!..."

اچانک پھر اس نے پلٹ کر دراز قد چینی پر دو ہتھڑ چلایا اور بالکل پہلے ہی کے انداز میں بولا۔ "ترا حرلائے!"

"میں یہ کہہ رہا تھا..." عمران نے کہا "زندگی کا کوئی اعتبار نہیں! پتہ نہیں کب آپ کو بھی مکلارنس پکڑ لے جائے!"

پی چنگ نے مکلارنس کی ماں سے اپنے ناجائز رشتے کا اعلان کیا!

"آپ کی یاد تر... کیلی پیچ من...!"

لیکن پی چنگ نے اسے جملہ نہیں پورا کرنے دیا کیونکہ اس بار اس کی سیٹی جیسی آواز کیلی کی ماں سے بھی اسی رشتے کا اعلان کر رہی تھی! پھر وہ عمران پر برس پڑا۔ "تم مجھے دھمکانے آئے ہو! میں کسی مکلارنس وکلارنس سے نہیں ڈرتا! چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ! ورنہ میں پولیس کو فون کر دوں گا"

"آپ غلط سمجھے!" عمران نے سعادت مندانہ لہجے میں کہا۔ "میں تو یہ پوچھنے آیا تھا کہ آپ نے اپنی زندگی کا بیمہ کرا لیا ہے یا نہیں! اگر نہ کرایا ہو تو میں اپنی کمپنی کی خدمات پیش کروں!"

اس پر کمپنی کی ماں کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے کیلی اور مکلارنس کی ماؤں کا ہو چکا تھا— اس کے بعد پی چنگ سارے لندن کی ماؤں پر احسان کرتا ہوا کمرے سے چلا گیا۔

"آپ ہی اپنی زندگی کا بیمہ کرا لیجئے!"... عمران نے مسکین سی صورت بنا کر دراز قد چینی سے کہا!

"ضرور... ضرور...!" وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور عمران کے قریب آ کر آہستہ سے بولا۔

"اتنی دیر میں سارے دروازے مقفل ہو چکے ہوں گے! تم یہاں سے باہر نہیں نکل سکو گے۔"

"اوہو!... بہت بہت شکریہ!" عمران نے شرمیلی ہنسی کے ساتھ کہا۔ "میں بہت تھک گیا ہوں! شاید آپ مجھے شام تک یہاں آرام کرنے کی اجازت دے دیں گے!"

"تمہارا تعلق کس کمپنی سے ہے۔ ویسے تم مجھے جرمن نہیں معلوم ہوتے!"

"میرا تعلق نیو لائف انشورنس کمپنی سے ہے اور میں جرمن نہیں ہوں!"

"پھر کون ہو!..."

"میں درویش ہوں!..."

"تم مجھ سے نہیں اڑ سکتے! سمجھے!..." دراز قد چینی نے اردو میں کہا "میں جانتا ہوں کہ تم کس قوم یا نسل سے تعلق رکھتے ہو!"

عمران کو اس پر سخت حیرت ہوئی لیکن اس نے اپنے چہرے سے نہیں ظاہر ہونے دیا اور برجستہ بولا "میں چینی زبان نہیں سمجھ سکتا!"

"تمہاری اپنی زبان کیا ہے!..."

عمران نے اپنی پوری زبان منہ سے نکال کر اسے دکھائی! اور دراز قد چینی جھنجھلا گیا!

"اگر تمہیں منگلارنس نے بھیجا ہے تو میں تمہیں چلا جانے دوں گا مگر یہ جان بخشی ایک کام کے صلے میں ہوگی!..."

"آپ مجھے اپنی عمر بتائیے تاکہ میں آپ کو کوئی مفید مشورہ دے سکوں!" عمران نے خالص کاروباری انداز میں کہا۔

"منگلارنس سے کہہ دینا اس طرف آنکھ اٹھانے کی بھی جرأت نہ کرے ورنہ اس کا سارا بھرم خاک میں مل جائے گا۔ بلکہ اس سے یہ بھی کہہ دینا کہ پی چنگ کی پشت پر کوئی برساتی مینڈک نہیں بلکہ سنگ ہی ہے!"

"ہائیں... کیا کہا!... پی چنگ برساتی مینڈک ہے!" عمران نے حیرت ظاہر کی! ویسے اسے اس پر حیرت تھی کہ یہی مچھر سا آدمی سنگ ہی ہے۔ اس نے سنگ ہی کا نام بہت زیادہ سنا تھا اور لندن ہی کے دوران قیام میں سرخ چین کے ریڈیو سے اس نے بھی سنا تھا کہ سنگ ہی نے سرخ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی اور اپنے مقصد میں ناکام رہنے پر وہاں سے بھاگ

نکلا تھا! اس کے ملک بدر کر دیے جانے کی خبر تو محض سرکاری رسمیات میں سے تھی! اس پر چاؤن کا تختہ پڑ ہی نہیں سکا تھا۔

"تم ضرورت سے زیادہ عقلمند معلوم ہوتے ہو!" سنگ ہی اسے گھورتا ہوا بولا "لیکن اتنی کم عمری میں تمہیں اتنا دلیر نہ ہونا چاہئے! اچھے! سنگ کی نصیحت ہمیشہ یاد رکھنا... ویسے مجھے افسوس ہے کہ تم منگلارنس جیسے گھٹیا چوہے کے لئے کام کر رہے ہو!"

"جی ہاں سنگ! مجھے خود افسوس ہے۔ مگر میں مجبور ہوں!" عمران نے دردناک لہجے میں کہا۔

"کیا مجبوری ہے—!"

"میری محبوبہ پکڑ والی ہے اس نے!..."

"کوئی بکری تھی!..." سنگ ہی سنکر کر بولا "پکڑ والی ہے کا مطلب تو یہی ہو سکتا ہے!"

"خود تمہاری محبوبہ ہوگی بکری!..." عمران بگڑ گیا! "ذرا زبان سنبھال کر!... ورنہ میں بہت خراب آدمی ہوں!..."

سنگ ہی اس طرح ہنسا جیسے کسی ننھے سے بچے کے لاف و گزاف پر ہنس پڑا ہو!... پھر دفعتاً سنجیدہ ہو کر ہمدردانہ لہجے میں بولا "اوہ— تم نہیں سمجھے میرا مطلب!— کیا وہ کوئی بے سہارا لڑکی تھی!..."

"نہیں!... دیوار کے سہارے کھڑی تھی! بس اچانک اس کے آدمی اس پر ٹوٹ پڑے... اور پکڑ لے گئے!... بقول کنفیوشس..."

"شش!..." سنگ برا سا منہ بنا کر بولا "یہ نفرت انگیز نام آئندہ میرے سامنے نہ لینا— ہاں تو پھر کیا ہوا!"

"پھر یہ ہوا کہ میری مٹی پلید ہو رہی ہے!..." عمران رو دینے کے سے انداز میں بولا "اب مجھے منگلارنس کی طرف سے دھمکیاں ملتی ہیں کہ اگر میں اس کا کام نہیں کروں گا تو وہ میری محبوبہ کو مار ڈالے گا!"

"تم سے وہ کیا کام لیتا ہے!"

"اوہ— کیا بتاؤں! کبھی پریس رپورٹر بنا دیتا ہے۔ اور کبھی کسی بیمہ کمپنی کا ایجنٹ۔"

"لیکن اس نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا تھا!"

"تاکہ میں اسکے متوقع حملے کا تذکرہ کر کے مسٹر چنگ کو زندگی کا بیمہ کرانے کا مشورہ دوں!"

"اس کا مقصد!...."

"مقصد میں نہیں جانتا!"

"یہ حکم تمہیں کس نے دیا تھا!"

"سکلارنس نے!"

"تم نے سکلارنس کو دیکھا ہے!...."

"نہیں اس کے احکامات مجھے ہمیشہ فون پر موصول ہوتے ہیں!"

"تم کرتے کیا ہو!...."

"پڑھتا ہوں!...."

"طالب علم ہو!...."

"ہاں! میں یہاں پڑھنے کے لئے آیا تھا! ایک لڑکی سے وہ ہو گئی!" عمران نے شرما کر کہا۔

"تم مجھے بالکل چغد معلوم ہوتے ہو!"

"کیا کہا!...." عمران گھونسہ تان کر اس کی طرف بڑھا!... لیکن دوسرے ہی لمحہ میں اس کے دونوں ہاتھ سنگ ہی کی گرفت میں تھے!

عمران نے محسوس کیا کہ وہ اپنے ہاتھ چھڑا لینے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا! اس کی انگلیاں اسے اپنی کلائی پر جونکوں کی طرح لپٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں!... اس نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے کی بجائے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا!... "اگر میں چغد ہوں تو تم الو ہو!"

"یہ دوسری بات ہے!" سنگ ہی نے ہنس کر اس کے ہاتھ چھوڑ دیے اور بولا "تم... اب اگر یہاں سے واپس گئے تو شاید مار ہی ڈالے جاؤ!"

"کیوں؟" عمران نے خوفزدہ آواز میں پوچھا!

"میں بھی محسوس کر رہا ہوں!... ویسے تم اپنی محبوبہ کو اس کے پنجے سے رہائی دلانا چاہو تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں!"

"ارے جاؤ! تم کیا مدد کرو گے اسکلارنس تمہیں کسی مچھر کی طرح مسل کر پھینک دے گا!.... واہ.... کیا بات کہی تم نے! کیا نشے میں ہو یار!"

"اچھا بیٹا!" سنگ ہی آنکھ مار کر بولا "تم دیکھنا کہ میں کس طرح اسے اس کے بل سے نکال کر ایک حقیر چوہے کی طرح مار ڈالتا ہوں!"

"تم کیلی پیٹرسن کا پتہ تو بتا نہیں سکتے اسکلارنس کو کیا نکالو گے!"

"کیلی پیٹرسن" سنگ ہی نے برا سا منہ بنایا۔

"ارے!... تم ورار اگر تم نے اس کے خلاف نفرت ظاہر کی.... مجھے اس کے نام ہی سے...!" عمران نے شرما کر سر جھکا لیا!... پھر آہستہ سے بولا "وہ ہو گئی ہے!"

"کبھی کسی عورت سے گفتگو کرنے کا بھی اتفاق ہوا ہے!" سنگ ہی نے طنزیہ لہجے میں پوچھا!

"تمہارے مطلب!... لیکن تم نے کیلی کے نام پر نفرت کیوں ظاہر کی تھی!...."

"کیلی!... فراڈ ہے!" سنگ ہی نے کہا!

"یعنی---!"

"ضروری نہیں ہے کہ میں تمہیں کچھ سمجھاؤں بھی!" سنگ ہی اسے گھورتا ہوا بولا!

"یہ تمہیں سمجھانا ہی پڑے گا! تم نے ایک ایسی لڑکی کو فراڈ کہا ہے جس کا نام مجھے بہت وہ لگتا ہے.... پیارا.... پیارا...."

"اچھا اب تم یہاں سے چپ چاپ کھسک جاؤ سمجھے!... میں سمجھ گیا!"

"کیا سمجھ گئے؟" عمران نے پوچھا!

"تم کسی اخبار کے رپورٹر ہو اور کیلی پیٹرسن کے متعلق ہماری رائے دریافت کرنا تمہاری آمد کا مقصد ہے.... چلو.... نکلو.... نہیں تو دھکے دے کر نکال دوں گا!"

"ارے.... وہ دروازہ ہے، دے کر تو دیکھو دھکے!... میں کیا تم سے کمزور ہوں۔ ویسے شریف آدمی ہاتھا پائی نہیں کرتے!"

"باہر نکلو!" سنگ ہی نے اسے دھکا دیا۔

"ارے دیکھو ہاں!.... میں بہت برا آدمی ہوں!...." عمران دھکا کھا کر پلٹا اور دور ہی سے سنگ ہی کو گھونسہ دکھاتا رہا۔

سنگ ہی نے پھر اسے دھکا دیا!....

"ارے.... دیکھو!... میں سمجھائے دیتا ہوں.... اب دھکا دیا تو اچھا نہیں ہو گا!"

سنگ ہی اسے دھکے دیتا ہوا دروازے تک لایا... اور عمران باہر نکلتا ہوا بولا "اچھا... میں دیکھوں گا!... مچھر کی اولاد!"

سنگ ہی نے دروازہ بند کر لیا اور عمران کھڑا اونچتا رہا!

"تم لوگ کمینے ہو!... کتے ہو!... بد اخلاق ہو!... میں تم سے سمجھوں گا ساری شیخی دھری رہ جائے گی!"

پھر وہ اس طرح وہاں سے چل پڑا جیسے اسے دروازے پر بھیک نہ ملی ہو!... مگر وہ عمران تھا! تھوڑی ہی دور چلنے کے بعد اس نے محسوس کر لیا کہ کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے!

مور گیٹ اسٹریٹ سے نکل آنے کے بعد بھی وہ پیدل ہی چلتا رہا۔

پھر ایک جگہ رک کر ایک دوا فروش کی دوکان میں گھس کر ایک ایسی تجارتی فرم کے نمبر ڈائیل کئے جس کی لائنیں ہمیشہ انگیج رہتی تھیں! ظاہر ہے کہ دوسری طرف سے اس کو جواب نہ ملا ہوگا! لیکن عمران نے باقاعدہ اسٹارٹ لے کر بولنا شروع کر دیا! تعاقب کرنے والا چینی بھی دوکان کے اندر آ گیا تھا اور کاؤنٹر پر کچھ اس انداز میں کھڑا تھا جیسے اسے بھاری مقدار میں دوائیں خریدنی ہوں!

عمران ماؤتھ پیس میں کہہ رہا تھا "ہیلو!... آواز بھی آ رہی ہے اور زور سے بولئے... ہاں!... اس نے مجھے دھکے دلوا کر نکال دیا! یہ نہیں کرائے گا! وہ آپ سے بھی خوفزدہ نہیں ہے!... وہاں ایک دبلا پتلا مچھر سا آدمی بھی تھا اس نے آپ کو بہت گالیاں دیں... ہائیں تو آپ مجھے کیوں گالیاں دے رہے ہیں، ارے واہ... دیکھئے خدا کے لئے اب میری پیاری کی کو چھوڑ دیجئے ورنہ میں خودکشی کر لوں گا — ہاں!... کیا... اس کا نام... ٹھہرئیے بتاتا ہوں... یہ چینی نام عجیب ہوتے ہیں!... پنگ پانگ... نہیں... کچھ ایسا ہی تھا... پنگ پی... چنگ پی... جہنم میں جائے... مجھے نام نہیں یاد آ رہا... خدا کے لئے چھوڑ دیجئے میری کی کو... ہائیں بند کر دیا... خدا غارت کرے!"

عمران ریسیور رکھ کر بڑی بڑی گالیاں بکنے لگا!... اچانک کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا اور وہ چونک کر مڑا... یہ سنگ ہی تھا جس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

"میرا نام سنگ ہی ہے!..." اس نے اردو میں کہا!

عمران فون کی طرف جھپٹا!

"ٹھہرو!" سنگ ہی نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا "کی بہت خوبصورت لڑکی ہے!... خیر ہوگی... ویسے تم اردو سمجھتے ہو! اور میرا اندازہ غلط نہیں تھا کہ تم برصغیر کے کسی ملک کے باشندے ہو!"

عمران خاموش ہو کر پلکیں جھپکاتا رہا!

"کیا میں غلط کہہ رہا ہوں...!" سنگ ہی نے مسکرا کر پوچھا! "تم نے کس نمبر پر رنگ کیا تھا!"

"ڈبل تھری فور ڈبل ناٹ!..."

"یہ کس کے نمبر ہیں!... تم نے معلوم کرنے کی کوشش تو کی ہوگی!..." سنگ ہی نے عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا!...

"میں نے کئی بار ٹیلیفون ڈائرکٹری میں تلاش کرنے کی کوشش کی!... لیکن مجھے..."

"تم نہیں بتاؤ گے!..."

"مجھے معلوم ہی نہیں مسٹر پنگ لی!... چنگ چنگ... پن چن... پھر بھول گیا شاید آپ کا نام!..."

"کیا تم نے ایکسچینج سے معلوم کرنے کی کوشش نہ کی ہوگی!..."

"کی تھی! معلوم ہو گیا تھا — مگر مجھے نام یاد نہیں رہتے!... پورا پتہ ذہن سے اتر گیا! بالکل یاد نہیں!... لیکن وہ کوئی سر تھا... اوہو... ٹھہرئیے!... یاد آ گیا! سر کھمن تھا شاید نہیں سر ڈکمن!... اوہا... وہ مارا!... آ گیا یاد... سر ڈیکن... سر ڈیکن!"

"سر ڈیکن!... کیا بکتے ہو!... پورے لندن میں صرف ایک ہی سر ڈیکن ہے اور وہ ہے پولیس کمشنر!..."

"وہ مارا...!" عمران خوش ہو کر بولا "اب بالکل یاد آ گیا! یہی نمبر تھا... اور عمارت ایکمن ہال...؟"

"کیا تم مجھے الو سمجھتے ہو!..." سنگ ہی جھلا گیا!

"الو میرا پسندیدہ پرندہ ہے! میں تمہیں اس قابل نہیں سمجھتا!" عمران نے سنجیدگی سے

کہا۔ "جو کچھ مجھے معلوم تھا تمہیں بتا دیا! وہ بھی محض اس لئے کہ مجھے مکلارنس سے محبت نہیں ہے!.... اور اب یہ چاہتا ہوں کہ اگر وہ میری گلی کو رہا نہیں کرتا تو مجھے بھی مار ڈالے!...."

"مجھ سے الٹنے کی کوشش نہ کرو!.... میں تمہیں یہاں اس دوکان میں بھی درست کر سکتا ہوں!...."

"پہلے خود کو درست کرلو پھر مجھے درست کرنا!.... ذوگرے کا بال امرت پیا کرو یا اشرف میڈیکل لیبوریٹریز لائل پور سے بہار اطفال اور اکسیر مسان منگوالو.... تم سوکھے کے مرض میں مبتلا معلوم ہوتے ہو!.... یہ دوائیں ضرور استعمال کرو! انڈے کی زردی میں تجویز کروں گا.... ٹاٹا....!"

عمران ہاتھ ہلاتا ہوا دوکان سے نکل گیا!.... سنگ ہی نے بھی اس کے ساتھ ہی دوکان سے باہر قدم نکالا!

"تم خفا ہو گئے ہو دوست!...." سنگ ہی پھر اس کا بازو پکڑتا ہوا بولا!

"نہیں تو!...." عمران نے پلٹ کر کہا.... "مگر اب تم میرا پیچھا چھوڑ دو!.... ورنہ کہیں پولیس مجھے کسی شبہے میں دھر نہ لے! تم صورت سے گرہ کٹ معلوم ہوتے ہو!...."

"کیا بکتے ہو! کس میں اتنی ہمت ہے کہ میری طرف آنکھ بھی اٹھا سکے! میں ایک معزز آدمی ہوں۔"

"معزز مچھر.... طیریا والا...." عمران نے سر ہلا کر کہا!

سنگ ہی کو غصہ نہیں آیا! وہ بدستور مسکراتا رہا!....

"تم رہتے کہاں ہو!...."

"تیرہ وہار لے اسٹریٹ!...."

"خیر ہوگا! تم کہیں رہتے ہو! مجھے اس سے غرض نہیں ہے! مگر نہ جانے کیوں میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں!...."

"سچ!...." عمران پر مسرت لہجے میں چیخا! اور لندن کی ایک بھری پڑی سڑک پر اس سے بغلگیر ہو گیا!

"تم پہلے آدمی ملے ہو جس نے مجھے پسند کیا ہے!" عمران اس کی پشت تھپکتا ہوا بولا "اب

میں تمہیں مچھر نہیں کہوں گا!"

سنگ ہی نے آہستہ سے اسے الگ ہٹاتے ہوئے کہا "چلو ہم کہیں بیٹھ کر کچھ غم غلط کریں گے؟"

"یار تم بڑی بامحاورہ اردو بول لیتے ہو!" عمران نے حیرت ظاہر کی!

"میں دس زبانوں کا ماہر ہوں!"

وہ دونوں اسی سڑک کے ایک جوائنٹ میں آبیٹھے!....

"کیا پیو گے!...." سنگ ہی نے پوچھا!

"آج تو دودھ کی لسی پینے کو جی چاہتا ہے!"

"تم لندن میں ہو برخوردار فضول بکواس نہ کرو! وہسکی اور سوڈا منگواؤں!...."

"میں شراب نہیں پیتا!...."

"اوہو.... کیا لندن میں بھی تم اتنے ہی کمزور دل کے ہو؟"

"ہاں!.... لندن میں بھی مجھے ٹھنڈا پانی مل ہی جاتا ہے چچا!"

سنگ ہی نے اس کے لئے چائے اور اپنے لئے وہسکی کا آرڈر دیا۔

"لندن.... پیسہ مانگتا ہے!...." سنگ ہی بڑبڑایا!

"بابا خدا کے نام پر!...." عمران نے ہانک لگائی۔

"تم ایک گلی کو رو رہے ہو! یہاں ہزاروں گلیاں تمہاری راہ میں آنکھیں بچھانے کو تیار ہیں؟"

"ہائیں۔ کہاں.... کدھر!...." عمران بوکھلا کر چاروں طرف دیکھنے لگا....!

"ہر جگہ!.... لیکن تمہاری جیب میں پیسہ ہونا چاہئے!.... بیشمار.... لاتعداد!"

"یہی تو نہیں ہے!.... چچا سنگ!"

"چچا سنگ تمہیں سونے اور چاندی میں دفن کر سکتا ہے!...."

"آہا تو پھر میں آج ہی اپنے تابوت کے لئے آرڈر دوں گا!...."

"تم مذاق سمجھتے ہو برخوردار!" سنگ ہی آگے جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور اسے میز پر پٹخ کر کہا "یہ سو پونڈ ہیں انہیں رات تک ختم کر دینا! کل اتنے ہی مجھ سے پھر لے جانا...."

"آہا...." عمران پر مسرت لہجے میں بولا "میں آج سے تمہیں انکل کی بجائے فادر کہوں

گا!..... ہاہا!....."

عمران نے نوٹوں کی گڈی کھینچ کر اپنی جیب میں ڈال لی!.....

"کل پھر مجھے یہیں!..... اسی وقت ملنا!....."

"اب تو میں ہر وقت یہیں مل سکتا ہوں!....." عمران نے بڑے خلوص سے کہا! "کیونکہ دن رات بیکار ہوں!....."

شراب آگئی تھی! سنگ ہی کسی بلانوش کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا..... ذرا سی دیر میں آدھی بوتل صاف ہو گئی!..... لیکن عمران نے سنگ ہی کی ظاہری حالت میں کوئی فرق نہیں محسوس کیا! البتہ اب وہ عمران کو تھوڑے تھوڑے وقفے سے اس طرح گھورنے لگا تھا..... جیسے وہ کہیں سے کوئی چیز چرا کر بھاگا ہو!..... اچانک تھوڑی دیر بعد سنگ ہی بولا "تم جو کچھ نظر آتے ہو! حقیقتاً وہ نہیں ہو!"

"کیا!..... تو کیا تم مجھے کتے کا پلا سمجھتے ہو!....."

"نہیں..... میں تم میں کچھ ایسی صلاحیتیں دیکھ رہا ہوں، جو مجھے پسند ہیں!"

"تب تو تم کل مجھے سو پونڈ سے بھی زیادہ دو گے!"

"بکواس نہ کرو!..... یہ پاؤنڈ میں نے بطور خیرات تمہیں نہیں دیئے!....."

"اگر مجھے اس کا شبہ بھی ہو جائے تو تمہارا گلا گھونٹ دوں!....." عمران نے آنکھیں نکال کر کہا!

"تمہیں میرا ایک کام کرنا ہوگا!....."

"بتاؤ"

"تمہیں لندن کی ایک معزز عورت کے ہاں ملازمت کرنی پڑے گی!"

"عورت کی ملازمت!....." عمران بھنا کے اکڑ گیا! "ارے لو یہ اپنے روپے! میں کسی عورت کی ملازمت نہیں کروں گا!..... تم پر بھی لعنت ہے..... ہاں!....."

"وہ ایک معزز عورت ہے!..... ڈچز آف وڈلیر..... اس کے یہاں تقریباً نصف درجن نوجوان اور خوبصورت ملازمائیں ہیں!..... کیا سمجھے..... اور تم اس کے کتوں کی دیکھ بھال کرو گے!"

"گدھے چراؤں گا!....." عمران جھلا گیا!..... "یہ لو اپنے روپے میں جا رہا ہوں!....."

اس نے نوٹوں کی گڈی اٹھا کر سنگ ہی کے سامنے ڈال دی اور آدھی پیالی چائے چھوڑ کر اٹھ گیا!.....

"اچھا دوست!" سنگ ہی ایک طویل سانس لیکر بولا "تم جاؤ! لیکن آج تک کوئی ایسا آدمی ایک ہفتے سے زیادہ نہیں زندہ رہ سکا..... جس نے سنگ ہی کی کوئی بات ماننے سے انکار کر دیا ہو!"

"کیا بگاڑ لو گے میرا!....."

"میں تمہاری صورت بگاڑ دوں گا!..... اتنے بدصورت ہو جاؤ گے کہ کبھی کوئی لڑکی تمہارے منہ پر تھوکنا بھی پسند نہ کرے گی!....."

عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں بیٹھ گیا!..... اپنی دانست میں وہ سنگ ہی کے گرد اپنا جال مضبوط کرتا جا رہا تھا!.....

"ہم..... ہپ!..... میں جانتا ہوں!..... تم مجھے پہلے ہی لفنگے معلوم ہوئے تھے!" عمران ہانپتا ہوا بولا! "میں جانتا تھا کہ تم مجھے کسی جال میں پھانسنے کی کوشش کر رہے ہو!....."

"تم احمق ہو!..... میں تمہیں تمہاری کئی واپس دلانا چاہتا ہوں۔ فی الحال تم سے جو کام لینا چاہتا ہوں اس کے لئے تم سے زیادہ موزوں آدمی اور کوئی نہ مل سکے گا!....."

"کیوں مجھ میں کون سی موزونیت نظر آرہی ہے تمہیں! کیا میری شکل عورتوں کے ملازموں کی سی ہے! ارے اگر شوہروں جیسی شکل بھی ہوئی تو میں خودکشی کر لوں گا—"

"نہیں میری جان تم تو شہزادے معلوم ہوتے ہو!" سنگ ہی عمران کا ہاتھ سہلاتا ہوا بولا!

"پھر تم مجھے کسی عورت کا ملازم کیوں بنانا چاہتے ہو!....."

"کہا میری بات بھی تو سنو! وہاں تم کسی شہزادے کی طرح زندگی بسر کرو گے! ڈچز آف وڈلیر کو ایک ایسے پڑھے لکھے آدمی کی ضرورت ہے جو اس کے کتوں کی دیکھ بھال کر سکے! اسے شریفوں سے عشق ہے! وہ فوراً تمہیں رکھ لے گی!..... اور پھر اپنے دوستوں میں فخریہ کہے گی کہ مغل اعظم کی نسل کا ایک شہزادہ اس کے کتوں کی دیکھ بھال کرتا ہے! بلکہ زیادہ اچھا تو یہ ہو گا کہ تم اس سے یہی کہہ دو.....!"

"کیا کہہ دو—!"

"یہی کہ تم مغل اعظم کی نسل سے ہو!..... وہ تمہیں ہاتھوں ہاتھ لے گی!"

"پھر—!"

"پھر تم کتوں سے زیادہ آدمیوں کی دیکھ بھال کرنا!..... میں دراصل ڈچز کے ملنے جلنے

والوں کی فہرست چاہتا ہوں!"

"جاسوسی!" عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا اور اچانک اس کے چہرے پر جوش کے آثار نظر آئے اور وہ سنگ ہی کا ہاتھ دبا کر بولا "میں ضرور کروں گا۔۔۔ میں ضرور دہاں کی ملازمت کروں گا! مجھے جاسوسی کا بڑا شوق ہے۔۔۔۔ لاؤ نوٹ مجھے واپس کردو!"

سنگ ہی نے نوٹوں کی گڈی اس کی طرف کھسکا دی! عمران سوچ رہا تھا کہ وہ اور سنگ ہی دونوں ایک ہی نتیجے پر پہنچے ہیں! عمران کی نظر پہلے سے ڈچز پر تھی اور اسے یقین تھا کہ نہ صرف کیلی بلکہ مکلارنس تک پہنچنے کا ذریعہ بھی سو فیصد وہی عورت ہو سکتی ہے۔

وہ بڑے غور سے سنگ ہی کی تجاویز سنتا رہا! حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں سن رہا تھا! اس کا ذہن کہیں اور تھا۔ لیکن سنگ ہی کو اس کا احساس بھی نہیں ہو سکا کہ عمران اس کی تجاویز میں دلچسپی نہیں لے رہا۔

(۴)

دوسرے دن لندن کے باشندے کیلی پیٹرسن اور مکلارنس کے سلسلے میں ایک نئے نام سے واقف ہوئے! یہ نام تھا سنگ ہی۔۔۔ اور اس سنگ ہی نے مکلارنس کو ایک مقامی اخبار کے ذریعہ چیلنج کیا تھا! ویسے یہ دوسری بات ہے کہ سنگ ہی اس چیلنج کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا ہو۔ اس کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ یہ چیلنج کس نے شائع کرایا ہے!۔۔۔۔

یہ چیلنج دراصل پی چنگ کی حمایت میں تھا! مضمون میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ ممکن ہے پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے منیجر کے بعد خود پی چنگ کا نمبر آجائے! لہذا سنگ ہی کی طرف سے مکلارنس کو چیلنج تھا کہ پی چنگ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ ہی لے!

یہ چیلنج پی چنگ کی نظر سے گذرا تو اس کی سانس پھولنے لگی! حقیقتاً وہ ایک ڈرپوک آدمی تھا! اور ان دنوں تو اسے ہر وقت اپنے چاروں طرف مکلارنس کے بھوت دکھائی دیتے تھے۔

"تو حرامزادے تو نے یہ کیا کیا؟".... پی چنگ سنگ ہی پر ملکا تان کر دوڑا۔

"میں نہیں جانتا کہ یہ کس کی حرکت ہے!...."

"تم جانتے ہو! میں بھی جانتا ہوں! تم سے سوائے حرامزدگی کے اور کس بات کی توقع کی جا سکتی ہے....؟"

"اچھا چلو!... یہی سہی! میں نے اسے چیلنج کیا ہے.... پھر؟"

"میرا حوالہ کیوں دیا تو نے ۔۔۔؟" پی چنگ اپنے سر پر دو ہتھڑ مار کر چیخا!

"یار وہ تمہیں مار ڈالے اور تمہاری ڈچ محبوبہ آزاد ہو جائے! وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے....؟"

"حرامزادے!...." پی چنگ چیخ کر اس پر جھپٹا!.... سنگ ہی بڑی پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا!... اور پی چنگ توند کے بل فرش پر چلا آیا۔

دوسرے ہی لمحے میں سنگ ہی چھلانگ مار کر اس کی پشت پر سوار تھا۔ پی چنگ نے اٹھنے کی کوشش کی.... لیکن وہ سنگ ہی کی گرفت تھی۔ اس نے اپنے پیر اور ہاتھ اس کے تھلتھلے جسم میں پیوست کر دیئے تھے! بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی کیکڑا کسی موٹی مچھلی سے چمٹ گیا ہو!

پھر وہ آہستہ آہستہ کہنے لگا "پی چنگ! تم مجھے دن میں ہزار بار حرامزادہ کہا کرو مجھے ذرہ برابر بھی پروا نہیں ہوگی!.... لیکن تمہاری وہ ڈچ محبوبہ مجھے بہت پسند ہے!.... اگر وہ نہیں تو پھر تمہاری بھتیجی جین!.... مجھے آج کل ایک محبوبہ کی ضرورت ہے، میں بہت اداس ہوں!۔۔۔ لندن کی عورتیں مجھ سے نفرت کرتی ہیں...."

"حرامزادے....؟" پی چنگ تکلیف سے چیخا! اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سنگ ہی کی انگلیاں اس کا گوشت پھاڑ کر ہڈیوں تک اتر گئی ہوں!

"اور تم یہ جانتے ہو کہ سنگ ہی تمہاری حفاظت کر رہا ہے! اگر میں یہاں سے چلا جاؤں تو تم جہنم میں پہنچ جاؤ! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ انگریز تم سے کتنی نفرت کرتے ہیں! تمہارے معاملے میں وہ مکلارنس کے ساتھ ہوں گے!...."

"مجھے چھوڑ دے! میں مرا جا رہا ہوں!" پی چنگ نے رو دینے والی آواز میں کہا! سنگ ہی اسے چھوڑ کر الگ ہٹ گیا! اتنے میں فون کی گھنٹی بجنے لگی! سنگ ہی نے بڑھ کر ریسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو!...." اس کے حلق سے بالکل پی چنگ کی سی آواز نکلی!.... لیکن اب پی چنگ میں اتنی سکت نہیں رہ گئی تھی کہ وہ اس پر احتجاج بھی کر سکتا!.... وہ ایک آرام کرسی میں پڑا بری طرح ہانپ رہا تھا!

"ہاں!.... میں پی چنگ ہوں!" سنگ ہی ماؤتھ پیس میں کہہ رہا تھا "اوہ.... ہوں!.... میں بے قصور ہوں!.... میرا اس چیلنج سے کوئی تعلق نہیں!.... نہیں اب سنگ ہی یہاں نہیں ہے!

آپ اپنے کسی آدمی کو بھیج دیجئے!..... میں دو ہزار پونڈ کا چیک دے دوں گا..... ایجاد ہی منگوا لیجئے! میں تو آپ کا غلام ہوں!..... اگر مجھے کیلی پیٹرسن کے بارے میں کچھ معلوم ہو تو وہ بھی بتا دیتا۔۔!"

سنگ ہی ریسیور رکھ کر مڑا.....

"کون تھا....." پی چنگ ہانپتے ہوئے پوچھا!

"مکلارنس!"

"ارے..... باپ رے!"..... پی چنگ توند پر دونوں ہاتھ رکھ کر کرا!

"دو ہزار پونڈ تیار رکھو اس کا ایک آدمی آ رہا ہے۔۔!"

"ارے میں مر گیا دو ہزار پونڈ..... پھر تمہاری موجودگی سے فائدہ ہی کیا"

"تم نکالو تو..... یہ رقم!..... مکلارنس کے تابوت کے لئے خرچ کرو نگا اس کا آدمی لگ بھگ دس منٹ بعد یہاں پہنچ جائے گا۔ اس نے یہی کہا ہے!"

"دو ہزار پونڈ..... نہیں..... میں نہیں دے سکتا....."

"نہیں دے سکتے تو میں یہاں سے جا رہا ہوں!....."

"ہائے....." پی چنگ پھر توند پر ہاتھ رکھ کر کراہا۔!

"اٹھو!..... جلدی کرو!..... موت کے بعد دولت تمہارے کس کام آئے گی!....."

"چپ حرامزادے!..... موت آئے تیری۔۔خدا تجھے غارت کرے.....!"

پی چنگ!..... اٹھ کر کراہتا اور کڑا تا کمرے سے چلا گیا! سنگ ہی بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا! وہ دو چار منٹ اسی کمرے میں ٹھہرا پھر نشست کے کمرے میں چلا آیا جہاں سے وہ صدر دروازے پر آنے والوں کو صاف دیکھ سکتا تھا!

گھڑی وہ اب بھی دیکھ رہا تھا!..... فون موصول ہونے کے ٹھیک دس منٹ بعد سیڑھیوں پر ایک آدمی نظر آیا!..... اور یہ آدمی عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا اس نے اپنے بائیں شانے سے ایک ایئر گن لٹکا رکھی تھی!..... سنگ ہی جھنجھلا گیا!..... گھنٹی بجی اور خود سنگ نے صدر دروازہ کھولتے ہوئے عمران کو ایک گندی سی گالی دی.....

"ارے تم ہوش میں ہو یا نہیں! اس وقت میں مکلارنس کی طرف سے دو ہزار پونڈ وصول

کرنے آیا ہوں!....."

"تم....." سنگ اسے گھورنے لگا!

"ہاں!..... میں!..... ابھی میں نے تمہارا کام نہیں شروع کیا! فی الحال مکلارنس کا کام کر رہا ہوں! تمہارا ابھی جلدی ہی شروع ہو جائے گا فکر کی بات نہیں ہے!....."

"میں تمہیں مار مار کر ادھ موا کر دوں گا۔۔" سنگ ہی دانت پیس کر بولا!

اپنی زندگی میں شاید اسے پہلا ہی آدمی ملا تھا!

"ارے چلو!..... اپنا کام کرو!" عمران ایئر گن کے کندے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا "میں کیا تم سے کمزور پڑتا ہوں!..... دو ہزار پونڈ کی رقم وصول کرنے تنہا آیا ہوں! اگر کوئی حسرت دل میں ہے تو نکال لو..... کھلا ہوا چیلنج ہے ارے تم مجھے تو چیلنج کر نہیں سکتے! مکلارنس کو کیا کرو گے! مکلارنس بہت اونچا آدمی ہے!..... اب تم اپنا حشر دیکھ لینا!....."

"تم دو ہزار پونڈ مجھ سے لے جاؤ گے....."

"ہاں!..... تم سے ابھی اور اسی وقت! یہ مکلارنس کا حکم ہے!..... اگر نہیں دو گے تو یہاں تمہاری اور اس موٹے کی لاشیں نظر آئیں گی!....."

"میں نہیں دیتا دو ہزار پونڈ!..... چلو دیکھوں تم کیا کرتے ہو؟"

عمران نے نہایت اطمینان سے اپنی ایئر گن سیدھی کی اور سنگ ہی کی پیشانی کا نشانہ لیتا ہوا بولا "نکالو۔ دو ہزار پونڈ!"

ٹھیک اسی وقت چھ آدمی دھڑ دھڑاتے ہوئے کمرے میں گھس آئے..... یہ سب شریف صورت تھے! ان کے جسموں پر عمدہ لباس تھا!..... لیکن چہروں کی شرافت کا سا انداز ہاتھوں میں نہیں تھا کیونکہ ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے!.....

ان میں سے ایک نے کسی سے کہا "کام! تم انہیں دیکھو اس عمارت میں نصف درجن سے زیادہ آدمی نہیں ہوں گے!"

پھر پانچ آدمی اندر گھستے چلے گئے اور ایک وہیں ان دونوں پر ریوالور تانے کھڑا رہا۔

"نہیں..... بیٹھو تم اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ! یہ ریوالور بغیر آواز کا ہے! ذرا سا بھی شور نہیں ہونے پائے گا....."

عمران کے ہاتھ ایئر گن سمیت اوپر اٹھ گئے۔ سنگ ہی نے بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لیے تھے! لیکن اس کے ہونٹوں پر ایک شریر سی مسکراہٹ تھی!

"تم اپنی ہوائی بندوق زمین پر ڈال دو ننھے بچے!" ریوالور والے نے تحقیر آمیز لہجے میں کہا۔

"نہیں.... امی سے کہہ دوں گا ہاں!...." عمران نے کسی ننھے سے بچے کی طرح دھمکی دی!.... ویسے ایئر گن کی نال ریوالور والے کے چہرے کی طرف تھی اور ایک انگلی ٹریگر پر۔

"اسے زمین پر ڈال دو!" دوسری بار تحکمانہ لہجے میں کہا گیا! لیکن اچانک ایک ہلکا سا کلک ہوا اور ایئر گن کے دہانے سے زرد رنگ کے غبار کی ایک دھار سی نکل کر ریوالور والے کے چہرے پر پڑی۔

پھر وہ بوکھلا کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اسے سنبھلنے کی بھی مہلت نہ مل سکی! اس کا ریوالور عمران کے ہاتھ میں تھا اور خود وہ فرش پر.... سنگ ہی نے اپنی ناک جلدی سے دبالی تھی۔

"کھسکو!" عمران نے اسے اندر کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا! "ورنہ ہم بھی بیہوش ہو جائیں گے!"

ان دونوں نے دوسرے کمرے میں داخل ہو کر پچھلا دروازہ بند کر دیا!.... سنگ ہی عمران کو عجیب نظروں سے گھور رہا تھا!....

"میں نہیں سمجھ سکا اس چال کا مطلب...." عمران آہستہ سے بولا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ مکلارنس کے آدمی ہیں!.... پھر مجھے تنہا کیوں بھیجا گیا تھا!...."

"پرواہ نہ کرو!...." سنگ ہی جلد ہی بولا! "تم یہاں کہیں چھپ جاؤ! میں ان سے نپٹ لوں گا"

"ہاں! یہ ٹھیک ہے!.... ورنہ پھر میں خطرے میں پڑ جاؤں گا اور میری پیاری گی گی"

عمران کی آواز گلوگیر ہو گئی! سنگ ہی نے اسے برابر والے کمرے میں دھکیل کر باہر سے دروازہ بند کر لیا۔ عمران نے اس کے اس رویہ پر احتجاج کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی! اس کے لمحات فیصلہ کن تھے!.... وہ سوچ رہا تھا کہ یا تو اس کی اتنی محنت برباد ہو جائے گی یا میدان اس کے ہاتھ رہے گا!۔۔ سنگ ہی کی طرف سے اخبار میں اسی نے چیلنج شائع کرایا تھا اور اسی نے فون پر دو ہزار پونڈ کا مطالبہ بھی اس نے کیا تھا اور وصولیابی کے لئے بھی خود ہی پہنچ گیا تھا! مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا کہ مکلارنس اور سنگ ہی میں باقاعدہ طور پر ٹھن جائے

ویسے بادی النظر میں سنگ ہی مکلارنس پر پہلے ہی سے ادھار کھائے بیٹھا تھا! لیکن ان دونوں کا ٹکراؤ ضروری بھی نہیں تھا۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا جب مکلارنس لی چنگ کو چھیڑنے کی کوشش کرتا۔۔ مگر یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ وہ اسے چھیڑ ہی بیٹھتا جب فرم کا جنرل منیجر کیلی پیئرسن کے متعلق کچھ نہیں بتا سکا تھا تو لی چنگ سے اس کی توقع رکھنا فضول ہی سی بات تھی!

بہر حال عمران نے ابھی تک جتنی بھی حرکتیں کی تھیں ان کا مقصد یہی تھا کہ مکلارنس اور سنگ ہی کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں مگر اس وقت کے حادثے نے بساط ہی بدل دی تھی! عمران کو توقع نہیں تھی کہ مکلارنس کے آدمی اتنی جلدی چڑھ دوڑیں گے!....

اور یہ بات بھی اس پر آج ہی واضح ہوئی کہ اس کے گروہ کے لوگ اپنی شخصیت کو چھپانے کی کوشش نہیں کرتے!.... ان میں سے ایک کے چہرے پر بھی اسے نقاب نہیں نظر آئی تھی۔ ان کے چہرے بھی ایسے نہیں تھے کہ میک اپ کا گمان ہوتا!

عمران ایک آرام کرسی میں گر کر سوچنے لگا.... اس نے جو طریقہ اختیار کیا تھا انتہائی خطرناک تھا! ان حالات میں یہ بھی ممکن تھا کہ سنگ ہی کو اس کی اصلیت کا علم ہو جاتا!....

اس نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا لیکن دروازہ باہر سے مقفل تھا!.... اس کمرے میں بھی ایک دروازہ تھا.... اور اوپر دو روشندان تھے! وہ بھی اتنے چھوٹے تھے کہ ان سے نکل جانا محالات میں سے تھا۔

وہ پھر بیٹھ گیا! اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ سنگ ہی کیا کرے گا! ابھی پانچ مسلح آدمی عمارت میں موجود تھے! ایک تو بیہوش ہو چکا تھا جس کا چار گھنٹے سے قبل ہوش میں آنا مشکل ہی تھا!

تقریباً آدھے گھنٹے تک عمران اس کمرے میں بند رہا.... پھر دروازہ کھلا آنے والا سنگ ہی تھا!.... مگر وہ اتنا ہشاش بشاش نظر آ رہا تھا جیسے ابھی ابھی خوبصورت عورتوں کے درمیان سے اٹھ کر آ رہا ہو۔

"اٹھو بچے!.... تم بھی نکلو!...." اس نے عمران سے کہا۔

"وہ لوگ چلے گئے!...." عمران نے خوفزدہ آواز میں پوچھا۔

"نہیں اب روانہ کئے جائیں گے!.... اور تمہاری روانگی کے متعلق میں نے سوچا ہے کہ اسے [illegible] کیا جائے۔ چلو باہر نکلو!"

عمران کمرے سے نکل کر سنگ ہی کے ساتھ چلنے لگا!.... لیکن اب اس کی ایئر گن سنگ ہی کے ہاتھ میں تھی! عمران نے ذرہ برابر بھی تشویش نہیں ظاہر کی۔

وہ ایک بڑے کمرے میں آئے جہاں چھ بہت بڑے بڑے بنڈل پڑے ہوئے تھے!....

"ان کے پارسل تیار ہیں!.... اور ان کی بکنگ تم کراؤ گے!...." سنگ ہی مسکرا کر بولا!

"کیا تم نے انہیں ختم کر دیا!" عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر کہا!

"نہیں!.... میں بے وجہ کسی کو جان سے نہیں مارتا!.... یہ صرف بیہوش ہیں البتہ ان کے کپڑے میں نے ضبط کر لئے ہیں!...."

عمران نے دیکھا! پارسلوں پر تحریر تھا! "مسکلارتس کی خدمت میں! ایک غریب الوطن کی طرف سے!"

"تم انہیں شارع عام پر پھنکوا دو گے!" عمران نے پوچھا!

"قطعی! یہی خیال ہے میرا.... ویسے ابھی ساتواں تھیلا خالی پڑا ہے اب تم بھی بیہوش ہو جاؤ!...."

"ارے واہ.... اے.... خبردار...." عمران اچھل کر پیچھے ہٹ گیا اور سنگ ہی نے قہقہہ لگایا۔

"تمہاری ایئر گن مجھے بہت پسند آئی ہے!.... اسے میں اپنے پاس رکھوں گا!"

"وہ تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی!...." عمران نے فخریہ انداز میں کہا!

"مجھے سچ سچ بتاؤ تم کون ہو!...."

"میں جنت کی حور ہوں!...." عمران نے لڑکیوں کی طرح چہکتے ہوئے کہا۔

"خیر اب تم یہاں اس وقت تک ٹھہرو گے! جب تک کہ مجھے مطمئن نہ کر دو!"

"میں ساری زندگی یہاں ٹھہر سکتا ہوں چچا سنگ!.... آج کے سو پونڈ دلواؤ.... وہ تم نے کل رات ہی ختم کر دیے تھے!...."

"تم مجھے یعنی سنگ ہی کو الو بنانے کی کوشش کر رہے ہو!"

"ارے توبہ توبہ! یہ آپ کیا فرما رہے ہیں چچا جان" عمران اپنا منہ پیٹنے لگا۔ اتنے میں دو آدمی کمرے میں داخل ہوئے! یہ بھی چینی ہی تھے! انہوں نے وہ پارسل ڈھونے شروع کر دیئے

دس منٹ کے اندر ہی اندر کمرہ خالی ہو گیا!

"بیٹھ جاؤ!" سنگ ہی نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہا! عمران بیٹھ گیا۔

"کیا تم نے مجھے اس وقت دو ہزار پونڈ کے لئے فون نہیں کیا تھا!"

"کیا تھا!" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا!

"مقصد!...."

"مقصد ظاہر ہے.... میں دو ہزار پونڈ وصول کرنا چاہتا تھا!" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ "میں نے اخبارات میں آپ کا چیلنج پڑھ کر سوچا کہ براہ راست لی چنگ کو دھمکانا چاہیے! وہ ڈرپوک آدمی ہے بھرے میں آجائے گا! میں یہ بھی جانتا تھا لی چنگ نے اس چیلنج کی مخالفت کی ہوگی!"

"تم سب کچھ جانتے تھے بچے!.... مگر یہ بتاؤ کہ یہ چیلنج کس نے شائع کرایا تھا!"

"کیا؟" عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ "کیا وہ چیلنج.... یعنی کہ آپ.... میں نہیں سمجھا!"

"میں نے نہیں شائع کرایا!...." سنگ ہی نے ناخوشگوار لہجے میں کہا "میں ان لوگوں کو پرلے سرے کا گدھا سمجھتا ہوں، جو کسی کو للکار کر مارتے ہیں!.... بہر حال تم مجھے بتاؤ! کہ اس چیلنج کا کیا مطلب ہے!"

"بھلا میں کیا بتا سکتا ہوں چچا!"

"مجھے میں بہت برا آدمی ہوں!.... اتنا برا کہ میرے باپ نے مرتے دم تک میری ماں سے شادی نہیں کی تھی!.... اور میں نے اپنے باپ کی چھوٹی بہن سے اس وقت شادی کی تھی جب وہ چالیس سال کی تھی اور میں انیسویں سال میں قدم رکھ چکا تھا!"

"آہا.... تب تو تم واقعی بہت گریٹ ہو!.... بلکہ بہت گرینڈ بھی!"

"چیلنج کس نے شائع کرایا تھا!...." سنگ ہی غصے میں بھر گیا!

"کسے میں کیا جانوں!.... بابا.... ویسے اگر تم مجھے بھی تھیلے میں پیک کرنا چاہتے ہو تو میں اس کے لئے تیار ہوں!.... مگر تمہیں کافی محنت کرنی پڑے گی۔ میں ایسا مرغ نہیں کہ آسانی سے ہاتھ آجاؤں.... کرو کوشش!...."

عمران پھر کھڑا ہو گیا! مگر کچھ اس انداز میں جیسے اڑنے کے لئے پر تول رہا ہو—!

سنگ ہی خاموش بیٹھا اسے گھورتا رہا! آخر اس نے آہستہ سے کہا" بیٹھ جاؤ!"

"نہیں بیٹھوں گا..... اب تم پر اعتماد نہیں کر سکتا! معلوم نہیں تم کب اچھل کر دبوچ لو!"

"ابھی تک کیسے اعتماد کیا تھا!....."

"وہ دوسری بات ہے! اس وقت تک تمہارے خیالات میری طرف سے خراب نہیں ہوئے تھے!"

"تم خود ابھی اعتراف کر چکے ہو کہ دھوکے سے دو ہزار پونڈ وصول کرنے کی نیت سے آئے تھے!"

"اگر میں اعتراف نہ کرتا تو تمہیں معلوم کیسے ہوتا! اور اگر اعتراف نہ کرنا چاہتا تو تمہارے فرشتے بھی نہ کروا سکتے! یقیناً میں نے ایک غلطی کی تھی اس پر مجھے افسوس ہے!"

"تم نے چیلنج نہیں شائع کرایا تھا.....!"

"ارے چچا!... میری جان! تم کیسی باتیں کر رہے ہو!..... مجھے کیا پڑی ہے کہ خواہ مخواہ... اور پھر اس میں میرا فائدہ ہی کیا تھا..... مگر ٹھہرو اب ایک بات سمجھ میں آ رہی ہے..... مجھے سوچنے دو.....!"

"اچھی طرح سوچ لو بھتیجے! تم نے مجھے چچا بنایا ہے!....."

عمران کچھ دیر تک بیٹھا سر کھجاتا رہا پھر سنجیدگی سے بولا" یہ حرکت کیلی پیٹرسن کی بھی ہو سکتی ہے!..... چیلنج بازی اس کا محبوب مشغلہ ہے! ہفت روزہ سنسیشن میں اس کے مضامین بھی شائع ہوتے ہیں! ایک بار وہ خود بھی مکلارنس کو چیلنج کر چکی ہے!..... ہو سکتا ہے اس نے سوچا ہو کہ مکلارنس اور سنگ ہی کو ایک دوسرے سے ٹکرا دیا جائے! ظاہر ہے اگر تم دونوں الجھ جاؤ تو وہ محظوظ ہو جائے گی.....!"

"بھتیجے تم کافی عقلمند معلوم ہوتے ہو! اسی لئے مجھے مکلارنس سے زیادہ تمہارے متعلق تشویش ہو گئی ہے!... جو شخص سنگ ہی کو الو بنانے کی کوشش کرے وہ یقیناً کچھ نہ کچھ وزن رکھتا ہو گا!"

"ایک من پانچ سیر!... بھوک کی حالت میں کھانا کھانے پر ایک سیر وزن بڑھ جاتا ہے!"

"اب مجھے اس میں بھی شبہ ہے کہ مکلارنس کبھی تم سے کام لیتا رہا ہو گا!" سنگ ہی اسے گھورتا ہوا بولا!...

عمران نے ایک طویل سانس لی اور آرام کرسی میں لیٹ گیا! چند لمحے کمرے کی فضا پر بوجھل سا سناٹا طاری رہا!... پھر عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا!

"میں بڑا بیوقوف آدمی ہوں!.... انجام پر غور کئے بغیر میں نے یہ حرکت کر ڈالی.... مگر اب پچھتانا فضول ہے!.... تمہارا جو دل چاہے کرو!.... ویسے میں کوئی چوہا بھی نہیں ہوں کہ تم مجھے آسانی سے مار ڈالو!"

"اب آئے ہو راہ راست پر!" سنگ ہی مسکرایا" مجھ سے بچ نکلنا بہت مشکل ہے! ہاں اب جلدی سے مجھے اپنے متعلق سب کچھ بتا دو۔ ہو سکتا ہے میں تمہیں معاف ہی کر دوں!...."

"نہ صرف مجھے بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی معاف کرنا پڑے گا، چچا سنگ!" عمران نے گلوگیر آواز میں کہا" میں نے ایسی ہی زبردست غلطی کی ہے! میں دراصل پی چنگ کو الو بنا کر کچھ رقم اینٹھنا چاہتا تھا! مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم جیسا زبردست آدمی بھی یہاں موجود ہے۔ ورنہ میں بھی ادھر کا رخ نہ کرتا! پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے جنرل منیجر پر مکلارنس نے ہاتھ ڈالا تھا!.... میں سمجھا کہ اس سے پی چنگ بھی خوفزدہ ہو گیا ہو گا! لہٰذا قبل اس کے کہ مکلارنس اس کی طرف رخ کرے کیوں نہ میں ہی اس کی آڑ میں کچھ رقم بنا لوں!.... مگر تم...."

عمران خاموش ہو گیا!.... اور سنگ ہی نے پوچھا۔

"تمہارا مکلارنس سے کوئی تعلق نہیں!...."

"نہیں چچا... بالکل نہیں!...."

"پھر تم نے اس دن فون کسے کیا تھا!...."

"باپ!.... ہاہاہا!...." عمران نے ایک زوردار قہقہہ لگایا! دیر تک ہنستا رہا پھر بولا" دو آنکھیں پیچھے بھی رکھتا ہوں! یہاں سے نکلتے ہی میں نے محسوس کر لیا تھا کہ میرا تعاقب ہو رہا ہے!.... لہٰذا میں نے ایک دوا فروش کی دوکان میں گھس کر ایک ایسی فرم کے نمبر ڈائیل کئے جس کی لائنیں قریب قریب ہمیشہ انگیج رہتی ہے! ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں وزیر اعظم تک سے گفتگو کی جا سکتی تھی!"

سنگ ہی اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا! آخر کار اس نے کہا" میں تم میں دوسرا سنگ ہی دیکھ رہا ہوں۔"

"مگر میرے باپ شادی شدہ آدمی ہیں!" عمران نے مایوسی سے کچھ اس انداز میں کہا کہ سنگ ہی بیساختہ ہنس پڑا۔

"تم... واقعی عجیب ہو!" سنگ ہی بولا۔ "تم نے مجھے پولیس کمشنر کے نمبر بتائے تھے؟"

"محض معاملے کو الجھانے کے لئے! ورنہ پھر کس کے نمبر بتاتا! ویسے یہ کسی جاسوسی ناول کی سی سچویشن ہو جاتی... سنسنی خیز... کہ جو نمبر پولیس کمشنر کے ہیں وہی مکلارنس کے بھی ہیں! کیوں؟ تھی نا سنسنی خیز بات؟"

"ہوں!" سنگ ہی اسے پھر شبے کی نظر سے دیکھنے لگا... چند لمحے وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔ پھر سنگ ہی بولا۔ "مکلارنس سے سارا لندن تھراتا ہے تم نے آخر اس کا راستہ کاٹنے کی جرأت کیسے کی تھی!..."

"سنو چچا سنگ! مکلارنس جب پیدا ہوا ہوگا تو اس کی حیثیت ایک حقیر گوشت کے لوتھڑے سے زیادہ نہ رہی ہوگی... لیکن آج وہ مکلارنس ہے!... ضروری نہیں کہ میں اس گوشت کے لوتھڑے سے خوفزدہ ہو جاؤں!... ارے وہ تو کچھ بھی نہیں ہے! میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں آجاؤ سامنے دو دو ہاتھ ہو جائیں! اور تم یہ بھی نہ سمجھنا کہ میں تمہاری ہسٹری سے واقف نہیں ہوں!... میں جانتا ہوں کہ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو۔"

"کرو گے دو دو ہاتھ!" سنگ ہی مسکرا کر بولا۔

"ہر طرح تیار ہوں!"

"اچھا تو نکالو ریوالور...!"

"میں ریوالور نہیں رکھتا۔"

"مجھ سے لو!..." سنگ ہی نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کی گود میں پھینک دیا اور بولا "اسے اچھی طرح پرکھ لو! پورے راؤنڈ موجود ہیں!"

عمران نے چرخی کھول کر دیکھی اور کارتوسوں کی طرف سے مطمئن ہو جانے کے بعد کھڑا ہو گیا! کمرے کے دوسرے سرے پر سنگ ہی موجود تھا!

"فائر کرو!" سنگ نے کہا!

"مگر تم خالی ہاتھ ہو!"

"پرواہ نہ کرو!... جتنی تیزی سے فائر کر سکتے ہو کرو!"

"ارے یار اگر اس طرح مر گئے تو مجھے بڑا افسوس ہوگا" عمران نے بسور کر کہا۔ "میرا بیمہ نہیں ہے!..."

"چلو!... فائر کرو!... میں مذاق نہیں کر رہا...!"

عمران نے اس کے پیروں پر ایک فائر جھونک دیا! لیکن گولی دیوار سے ٹکرائی سنگ ہی اس سے شاید تین فٹ کے فاصلے پر کھڑا مسکرا رہا تھا!

"نہیں نہیں! پے در پے گولیاں چلاؤ! مجھے سنبھلنے کا موقع مت دو!..." عمران نے بڑی تیزی سے سارے راؤنڈ ختم کر دیے! سنگ ہی کے پیر زمین پر ٹکتے نہیں معلوم ہو رہے تھے! وہ کسی ایسے بندر کی طرح اچھل کود رہا تھا جس پر چند شریر بچوں نے پتھراؤ کر دیا ہو!

"کیوں بھتیجے... کیا خیال ہے!" سنگ ہی نے مسکرا کر پوچھا! اس کے جسم پر کہیں کوئی ہلکی سی خراش بھی نہیں آئی تھی! ساری گولیاں دیواروں پر پڑی تھیں!... عمران کا یہ عالم تھا جیسے سکتہ ہو گیا ہو!

اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا "میں ڈر ڈر کر فائر کر رہا تھا!"

"پھر یہ بھی نہیں! دوسرے راؤنڈ چلاؤ!... اس بار نڈر ہو کر فائر کرنا" سنگ ہی نے جواب دیا! ساتھ ہی اس نے عمران کو چھ کارتوس اور دیے!... اس بار عمران نے بہت ہوشیاری سے فائر کیے... یہی نہیں بلکہ اس کی حرکات و سکنات کو بھی غور سے دیکھتا رہا!... لیکن سنگ ہی اس بار بھی صاف بچ گیا!...

"کیا بتاؤں!..." عمران ہانپتا ہوا بولا! "ہاتھ کانپ جاتے ہیں! میں خود ہی بچا بچا کر فائر کر رہا ہوں!"

"پھر سہی!..." سنگ ہی بولا!

عمران نے مختلف بہانوں سے سنگ ہی پر چھتیس راؤنڈ چلائے لیکن سنگ ہی کا بال بیکا نہیں ہوا— اور عمران... شائد وہ دنیا کے ایک عجیب ترین آرٹ سے نہ صرف روشناس ہوا تھا بلکہ اس نے اسے اچھی طرح سمجھ بھی لیا تھا... چھتیس بار فائر کرنے کا مقصد یہی تھا کہ وہ بچاؤ کے پینترے ذہن نشین کر سکے! اس صلاحیت کے معاملے میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا!...

"ہاپ....!" اس نے ریوالور سنگ ہی کو دیتے ہوئے جماہی لی! چند لمحے اپنا داڑھیاں کھجاتا رہا پھر بولا "چچا تم یہ نہ سمجھنا کہ میں اس سے مرعوب ہو گیا ہوں! ایسے کرتب مجھے بھی آتے ہیں!.... اگر یقین نہ ہو تو مجھ پر فائر کرو!"

سنگ ہی ہنس پڑا.... مگر ہنسنے کا انداز تحقیر آمیز تھا۔

"ہائیں!" عمران آنکھیں پھاڑ کر بولا "کیا تم مجھے بالکل چغد ہی سمجھتے ہو!"

"ہاں! بالکل...... وقت نہ برباد کرو تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں۔"

"نہیں پہلے فائر!"

سنگ ہی کافی دیر تک اسے محض مذاق سمجھتا رہا لیکن عمران نے کچھ اس قسم کی گفتگو شروع کر دی کہ اسے غصہ آ گیا! حالانکہ اس طرح جھنجھلانا سنگ ہی کی روایات کی خلاف تھا! مگر وہ بھی عمران ہی تھا جو اسے بعض اوقات کسی کثیر العیال کلرک کی طرح چڑچڑا بنا دیتا تھا! بہر حال سنگ ہی نے ریوالور لوڈ کیا.... لیکن فائر کرنے سے پہلے ایک بار اسے باز رکھنے کی کوشش کی! مگر عمران پر بھی شائد بھوت ہی سوار تھا!....

سنگ ہی نے فائر کیا! اور اپنا سا منہ لے کر رہ گیا!.... پہلے تو وہ کافی شرمندہ ہوا.... پھر اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نظر آنے لگے عمران دوسرے سرے پر کھڑا مسکرا رہا تھا!.... سنگ ہی نے چپ چاپ ریوالور اپنی جیب میں ڈال لیا! وہ کچھ مضمحل سا بھی نظر آنے لگا تھا!

"کیوں چچا! تم کچھ اداس ہو گئے ہو!" عمران نے نہایت ادب سے کہا!

"کچھ نہیں.... میں سمجھتا تھا کہ ساری دنیا میں یہ فن صرف میرے پاس ہے!"

"ارے لاحول!.... تم غلط سمجھے تھے!.... یہ فن تو میری خالہ کی چچی کی نواسی کو بھی آتا تھا! میں نے برسوں ان کا حقہ بھر کر یہ فن حاصل کیا تھا!"

سنگ ہی کچھ نہ بولا! وہ ہتھیلی پر ٹھوڑی ٹیکے عمران کو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا! کم از کم عمران تو اندازہ نہیں کر پایا کہ سنگ ہی کے دل میں کیا ہے اور آنے والے لمحات عمران کے لئے خوشگوار ہوں گے یا بدترین!....

"کیوں چچا! کیا بات ہے!...." عمران نے پوچھا!

"کچھ نہیں!" سنگ ہی ایک طویل سانس لے کر بولا! "میرا دل چاہتا ہے کہ تم پر اعتماد کر لوں اور اب میرا خیال ہے کہ تم ونڈلیر کیسل کیلئے روانہ ہو جاؤ! وہ چیز تمہیں ہاتھوں ہاتھ لے گی!"

(۵)

اسکاٹ لینڈ یارڈ کا سر اغرسان کیپٹن پاول کمشنر کے آفس میں داخل ہوا۔ سر ڈیکن نے اسے خصوصیت سے یاد کیا تھا! ورنہ ان کے دفتر میں ادنیٰ آفیسروں کا کیا کام!.... سر ڈیکن نے اپنے سر کو خفیف سی جنبش دے کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا! پاول بیٹھ تو گیا لیکن اس کے چہرے پر کچھ ایسے آثار تھے جن میں بے چینی اور احساس کمتری دونوں شامل تھے۔

"میں نے تمہیں اس لئے طلب کیا ہے کہ تم سے مک کارٹر کے متعلق کچھ پوچھوں!...." سر ڈیکن نے کاغذات سے نظر ہٹائے بغیر کہا!

"جناب عالی! مک کارٹر آسٹریلیا کا ایک مشہور آدمی تھا!.... اس کی ہسٹری دراصل اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب اس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا کامیاب علاج دریافت کیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کی ہسٹری تاریکی میں ہے! انتہائی کوششوں کے باوجود بھی کچھ نہیں معلوم ہو سکا!"

"وہی بہت زیادہ اہم ہے!" سر ڈیکن بولے!

"لیکن اس سے پہلے کی زندگی پر ابھی تک روشنی نہیں پڑ سکی! معلومات حاصل کرنے کے سارے ذرائع اختیار کئے جا رہے ہیں!"

"ان آدمیوں کے متعلق کچھ بتاؤ جو تھیلوں سے برآمد ہوئے ہیں!"

"وہ آپس میں ایک دوسرے سے ناواقف ہیں! ہر ایک کا بیان مختلف ہے.... دو آدمیوں کا کہنا ہے کہ وہ بلومز بری کے ایک شراب خانے میں شراب پی رہے تھے لیکن انہیں نہیں معلوم کہ کس نے انہیں برہنہ کر کے تھیلوں میں بند کر دیا!.... تین پچھلی رات اپنے گھروں میں سوئے تھے انہیں بھی نہیں معلوم وہ برہنہ حالت میں ان تھیلوں میں کس طرح پہنچے! ایک کا بیان ہے کہ وہ اپنے مکان کے زینوں پر چڑھ رہا تھا کہ کسی نے پشت سے اس کے سر پر ضرب لگائی پھر اسے پتہ نہیں کہ کیا ہوا!.... صرف یہی ایک آدمی ہے جس کے سر پر چوٹ ہے بقیہ اچھے خاصے ہیں ان کے جسموں پر ہلکی سی خراشیں بھی نہیں پائی گئیں!"

"اور ان تھیلوں پر تحریر تھا، مسکلارنس کی خدمت میں ایک غریب الوطن کی طرف سے"

"جی ہاں! اسی لئے خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ مسکلارنس ہی کے آدمی ہیں اور شاید یہ حرکت سنگ نے کی ہے! کیونکہ کل ہی اس کا چیلنج بھی شائع ہوا تھا!....."

"پھر تم نے پی چنگ کے مکان پر چھاپہ ضرور مارا ہوگا!"

"جی ہاں! مگر ناکامی ہوئی! عمارت خالی تھی! حتیٰ کہ وہاں فرنیچر بھی نہیں مل سکا... ایک کمرے کی دیواروں پر گولیوں کے بیالیس نشانات ملے ہیں! بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مجبوراً اس آدمی نے دیواروں پر فائرنگ کی ہو!—"

"اگر وہ عمارت خالی ملی ہے تو یہ حرکت سو فیصدی سنگ ہی کی معلوم ہوتی ہے!"

"جی ہاں! یہی خیال ہے!"

"پھر ہمیں نئی الجھنوں کے لئے تیار ہو جانا چاہئے!"

"اس میں کیا شبہ ہے! سنگ ہی جیسے آدمی کو تو لندن میں داخلے کی اجازت ہی نہ ملنی چاہئے تھی!" سر ڈیکن نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا!... کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر انہوں نے پوچھا "ڈچز آف ونڈلیر سے ملے تھے!"

"جی ہاں! انہوں نے بڑی سختی سے کہا تھا کہ ایسے وقت میں جب کہ لڑکی خطرے میں ہے کسی کو کچھ نہیں بتایا جا سکتا!"

"خیر!—اب تم اس سے کچھ نہ پوچھنا!—"

"مگر جناب والا! یہ ڈچز کی زیادتی ہے! کیا قانون انہیں مجبور نہیں کر سکتا!"

"کر سکتا ہے!..... مگر ایسے حالات میں ہم کیلی پیٹرسن کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتے!..... وہ خود جو کچھ بھی کر رہی ہے اپنی ذمہ داری پر..... کیلی پیٹرسن پر خاک ڈالو... جب تک وہ ہم سے رجوع نہ کرے ہم پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی! انجمن مسکلارنس... اب یہ سلسلہ ختم ہی ہو جانا چاہئے! لندن کی پولیس کی شہرت پر بدنما داغ لگ رہا ہے!"

"ہر امکانی صورت اختیار کی جا رہی ہے!" پاول نے کہا!..... "آپ خود فرمایئے کہ ہم اسے کہاں تلاش کریں!..... ویسے ذاتی طور پر میرا خیال ہے کہ مسکلارنس نچلے طبقے کا آدمی نہیں معلوم ہوتا!"

"کیوں؟....."

"وہ چھ آدمی جو برہنہ حالت میں برآمد ہوئے تھے کسی حیثیت سے بھی نچلے طبقے کے نہیں ہو سکتے! ان کا شمار شرفا میں ہوتا ہے..... پڑھے لکھے اور باعزت ہیں!....."

"مجھے علم ہے!"

"ظاہر ہے کہ نچلے طبقے کا کوئی آدمی ایسوں پر حکومت نہیں کر سکتا!"

"مگر وہ تو اس واقعے کی نوعیت خود ہی نہیں سمجھ سکے!" سر ڈیکن نے کہا!

"ٹھیک ہے!" پاول کچھ سوچتا ہوا بولا! "مگر پھر ان کے اس طرح پائے جانے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے! میرا خیال ہے کہ کل ہی مسکلارنس کے آدمی سنگ ہی پر چڑھ دوڑے ہوں گے!"

"اور سنگ ہی نے ان کے ساتھ یہ برتاؤ کیا!" سر ڈیکن مسکرائے پھر آگے جھک کر آہستہ سے بولے! "یہ بہترین موقعہ ہے۔ پاول اپنی آنکھیں کھلی رکھو! سنگ ہی سے اس کا ٹکراؤ ہر حال میں ہمارے لئے مفید ہوگا!....."

"میرا بھی یہی خیال ہے!" پاول بھی جواباً مسکرایا!

(۲)

ونڈلیر کیسل کی شاندار لائبریری میں ڈچز بیٹھی ہوئی کسی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھی!..... اور یہ بات قطعی یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ وہ کتاب کتوں کی پرورش اور دیکھ بھال ہی سے متعلق رہی ہوگی! ورنہ ڈچز کو کتابوں سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی!

دفعتاً ایک بٹلر طشتری میں ایک لفافہ رکھے ہوئے اندر آیا!

"کیا ہے؟" ڈچز نے کتاب سے نظر ہٹائے بغیر پوچھا!

"ایک تار ہے مائی لیڈی..... "بٹلر نے ادب سے جواب دیا۔

ڈچز نے تار طشتری سے اٹھا لیا! اور وہ بے آواز قدموں سے چلتا ہوا باہر نکل گیا! ڈچز نے لفافہ چاک کر کے تار کا فارم نکالا اور پڑھنے لگی!

"ڈچز آف ونڈلیر کو پرنس آف ڈھمپ کی طرف سے معلوم ہو کہ میں نے کافی غور و فکر کے بعد لندن میں ہی لیڈی ڈاگ پیدا کرنے کا طریقہ سوچ لیا ہے! میرا دعویٰ ہے کہ یہ طریقہ سو فیصدی کامیاب ہوگا!

اس لئے میں کل ونڈلیر کیسل پہنچ رہا ہوں!" ڈچز نے تار ختم کر کے ایک طویل سانس لی

اور چھت کی طرف دیکھنے لگی! اس کی پیشانی پر گہرے تفکر کی بنا پر سلوٹیں ابھر آئی تھیں۔ تقریباً پندرہ منٹ تک وہ اسی طرح بیٹھی رہی! پھر یک بیک چونک پڑی۔

دوسرے ہی لمحے میں وہ میز کے ایک پائے سے لگے ہوئے بٹن کو بار بار دبا رہی تھی۔ یہ سلسلہ اس وقت ختم ہوا جب ڈچز نے کسی کے قدموں کی آہٹ سن لی!

ایک خوش پوش نوجوان لائبریری میں داخل ہوا...... دروازے پر رک کر وہ احتراماً تھوڑا سا جھکا اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"کل ایک معزز مہمان آ رہا ہے!..... ایک مشرقی شہزادہ...... ! اس کے لئے تین کمرے مشرقی طرز پر سجا دیئے جائیں!"

"بہتر ہے...... محترمہ!......"

"اس کمرے میں بہترین قسم کے ایرانی قالین موجود ہیں!......" ڈچز نے لائبریری کے آخری سرے والے سبز رنگ کے دروازے کی طرف اشارہ کیا!...... اور میز کی دراز کھول کر ایک کنجی نکالی پھر اسے اس کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔

"قالینوں کا انتخاب تم خود کرو گے! مجھے تمہاری پسند پر اعتماد ہے!"

"شکریہ مائی لیڈی!" وہ پھر تعظیماً جھک کر سیدھا کھڑا ہوتا ہوا بولا۔ "مگر میرا قصور تو مجھے بتا دیجئے!...... مجھ سے کون سی غلطی سرزد ہوئی ہے کہ آپ مجھے اس کمرے میں بھیج رہی ہیں؟"

ڈچز کا ہاتھ دوبارہ میز کی دراز میں رینگ گیا! اچانک وہ ایک پستول سمیت پھر باہر آ گیا جس کا رخ نوجوان کے سینے کی طرف تھا!......

"تم وہاں آرام سے رہو گے!......" ڈچز نے اسے گھورتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "ورنہ تم مجھے جانتے ہو!......"

"اچھی طرح مائی لیڈی!" نوجوان کے لہجے میں بڑی تلخی تھی۔

"چلو!" ڈچز نے تحکمانہ لہجے میں کہا!

نوجوان چپ چاپ سبز دروازے کی طرف مڑ گیا! ڈچز پستول لئے اس کے پیچھے چل رہی تھی! نوجوان نے دروازہ میں کنجی لگائی۔ قفل کھولا! اور چپ چاپ اندر داخل ہو گیا!......

ڈچز نے دروازہ اپنی طرف کھینچ کر کنجی گھما دی جو قفل ہی میں لگی ہوئی تھی!......

پھر وہ بڑے اطمینان سے میز کی طرف واپس آئی! پستول میز کی دراز میں ڈال دیا اور پہلے ہی کی طرح کتاب کے مطالعے میں مشغول ہو گئی۔

(۷)

ڈیکن ہال میں ابھی کچھ مہمان مقیم تھے!...... ان میں روشیلا ویگال بھی تھی۔ اسے اس بات پر بڑی تشویش تھی کہ عمران اچانک کہاں غائب ہو گیا! دو دن سے اس کی شکل نہیں دکھائی دی تھی!...... اس نے دو ایک بار ریٹی سے بھی پوچھا لیکن اس نے لاعلمی ظاہر کی۔

"کیا تمہیں تشویش بھی نہیں!" روشیلا نے حیرت سے کہا!

"مجھے کیوں ہوتی تشویش!...... وہ اکثر اسی طرح اطلاع دیئے بغیر غائب ہو جاتا ہے! میرا خیال ہے کہ ڈیڈی بھی اس سے نہیں پوچھتے کہ وہ کہاں تھا!"

روشیلا خاموش ہو گئی۔

اس دن تقریباً دس بجے عمران ڈیکن ہال میں داخل ہوا۔ سر ڈیکن سے سب سے پہلے مڈبھیڑ ہوئی!...... شاید وہ اس کے منتظر ہی تھے۔

"تم کہاں سے آ رہے ہو!" سر ڈیکن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"یہ نہ پوچھئے!...... میں ان چھ برہنہ آدمیوں کا حال اخبار میں پڑھ کر بیہوش ہو گیا تھا! بعد میں مجھ پر جو کچھ بھی گذری ہو خدا جانے!"

"کیا مطلب......؟"

"جناب کھیل شروع ہو گیا ہے! میں نے پنگ پانگ کے بلے سے فٹ بال پر ہٹ لگائی ہے!...... کیا کروں غلطی ہو ہی گئی!"

"سیدھی بات کرو ورنہ میں تم پر آنسو گیس چھڑوا دوں گا!"

"ارے جناب بس مذاق ہی مذاق میں! مجھے کیا معلوم تھا کہ چھ آدمی برہنہ کر کے تھیلوں میں ٹھونس دیئے جائیں گے۔ ورنہ میں کپڑے پہن کر مذاق کرتا! بات بس اتنی سی تھی کہ میں نے سنگ ہی کو چھیڑنے کے لئے اس کی طرف سے ایک چیلنج شائع کروا دیا تھا!"

"کیسے!...... تو وہ تم نے شائع کروایا تھا!" سر ڈیکن اچھل پڑے۔

"جی ہاں! بس غلطی ہو ہی گئی!" عمران نے مغموم آواز میں کہا۔

"خدا کی پناہ!" سر ڈیکن ایک طویل سانس لیکر بولے۔ "جانتے ہو اس کا انجام کیا ہوگا---؟"

"خدا جانے اب تو جو کچھ بھی ہوتا تھا ہو چکا!"

"سارا لندن جہنم بن جائے گا!"

"او ہاپ!.... تب مجھے فوراً پیرس چلا جانا چاہئے!"

"ہوں!.... مگر شاید اب مکلارنس کی شامت ہی آگئی ہے!"

"کیوں!...."

"اسے دو قوتوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا! پولیس اور سنگ ہی سے! اور وہ یقیناً ان میں سے ایک کا شکار ہو جائے گا....!"

"تو گویا.... مجھے اپنا مذاق جاری رکھنا چاہئے!" عمران چہک کر بولا!

"تم!" سر ڈیکن مسکرائے! "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہارے جسم میں کس شیطان کی روح حلول کر گئی ہے!"

"ارے باپ رے!" عمران نے خوفزدہ آواز میں کہا "میں شیطان سے بہت ڈرتا ہوں!"

"بکواس بند کرو اب کیا پروگرام ہے!"

"وہ.... میں فی الحال وِنڈلیر کیسل جا رہا ہوں!"

"کیوں....؟"

"ڈچز کے کتوں کی نسلیں برباد کر دوں گا---! مجھے انگلینڈ ہی میں ایک لینڈی ڈاگ پیدا کرنی ہے خواہ کچھ ہو۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم وہاں رہ کر.... کیلی پیٹرسن کا پتہ لگا سکو گے!"

"ہو سکتا ہے لگا ہی لوں!"

"لیکن!.... ڈچز نے اسے پچھلے سال سے نہیں دیکھا۔ یہ بات میں نے ابھی کچھ دیر قبل اسی سے فون پر معلوم کی ہے!"

"یہ آپ نے کیا کیا!" عمران نے مایوسانہ لہجے میں کہا

"کیوں؟"

"اب میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے کامیابی ہوگی بھی یا نہیں!--- اب وہ یقیناً میری طرف

سے بدگمان ہو جائے گی!"

"مجھے تمہارے پروگرام کا علم نہیں تھا!...." سر ڈیکن بولے!

عمران کسی سوچ میں پڑ گیا! پھر تھوڑی دیر بعد بولا "پرواہ نہیں! دیکھا جائے گا! بہر حال میں جا رہا ہوں!...."

وہ اپنے کمرے میں آیا اور ضروری چیزیں یکجا کرنے لگا!.... اسے آج ہی شام کی گاڑی سے قصبہ وِنڈلیر پہنچنا تھا!

عمران سفر کی تیاریاں کر ہی رہا تھا کہ رومیلا آگئی۔

"کیوں آپ کہاں تھے؟"

"جہاں تو میں.... اب وِنڈلیر کیسل جا رہا ہوں!.... وہاں سے قطب جنوبی کے لئے اڑوں گا اور قطب جنوبی سے سیدھا عرش!"

"آپ دوسروں کو احمق کیوں سمجھتے ہیں!...."

"آپ اتنی چڑچڑی کیوں ہیں! میں کہتا ہوں مرغیاں پالئے! مرغیاں پالنے سے آدمی خوش اخلاق اور متحمل مزاج ہو جاتا ہے!" رومیلا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ عمران کا خصوصی ملازم اندر داخل ہوا۔ یہ آئرلینڈ کا باشندہ تھا! عمر ساٹھ سال کے قریب اور شاید محاورۃً بھی سٹھیا گیا تھا....

اس کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح شفاف اور چکنا تھا! آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی اور دھندلی تھیں! وہ عمران کی طرف ایک لفافہ بڑھا کر پتھر کے بت کی طرح بے حس و حرکت کھڑا ہو گیا!

عمران نے لفافہ لے کر بڑے پیار سے اس کی چکنی کھوپڑی پر ہاتھ پھیرا۔ لیکن وہ پہلے ہی کی طرح بے حس و حرکت کھڑا رہا....

عمران نے لفافہ چاک کیا! یہ ڈچز آف وِنڈلیر کا تار تھا۔ اس نے یاد آوری پر عمران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اطلاع دی تھی کہ آج وہ خود ہی وِنڈلیر سے لندن کے لئے روانہ ہو جائے گی! کیونکہ یہاں اسے ایک ضروری کام انجام دینا ہے.... دفعتاً بوڑھے ملازم نے چونک کر پوچھا!

"کیا ابھی حضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا!"

"نہیں اسکیٹنگ کر رہا تھا تمہارے سر پر!.... ویسے ارادہ ہے کہ اس پر ایک ٹینس کورٹ بھی بنواؤں!.... اور جب تم مر جاؤ گے تو تمہارا سر کاٹ کر....!"

عمران دیوار سے لگے ہوئے گدھوں کے سروں کی طرف اشارہ کر کے خاموش ہو گیا!

"آپ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے!" نوکر رو دینے کے سے انداز میں چیخا۔ "آپ ایک کریچر کی لاش کی بے حرمتی نہیں کر سکتے!"

پھر وہ اپنے سینے پر ہاتھوں سے صلیب کا نشان بناتا ہوا کمرے سے چلا آیا!...

"آج ہم لوگ شام کی چائے جیفریز میں پئیں گے!" رومیلا نے کہا!

"میں جیفریز کو ڈائنامائٹ لگا کر اڑا دوں گا!" عمران بڑی سنجیدگی سے بولا!

"کیوں!"

"جب یہ چھت ہی نہ رہ جائے گی تو پھر کیوں نہ میں سارے لندن ہی کو تباہ کر دوں!"

"میں نہیں سمجھی!... یہ چھت کیوں نہ رہ جائے گی!"

"آج صبح عبادت کے دوران میں مجھ پر انکشاف ہوا تھا کہ ٹھیک تین بج کر پندرہ منٹ پر زلزلہ آئے گا اور یہ چھت گر جائے گی!"

رومیلا ہنسنے لگی! لیکن عمران کی سنجیدگی میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا! وہ بار بار اپنی کلائی کی گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا!

"صرف تین منٹ اور رہ گئے ہیں!" وہ تھوڑی دیر بعد بڑبڑایا۔ لیکن رومیلا اسے اس کی بکواس سمجھ کر چھیڑتی اور چڑاتی رہی!... دفعتاً ایک اسٹول بالٹی سمیت فرش پر ڈھیر ہو گیا! عمران کے حلق سے ایک گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی "زلزلہ"! ساتھ ہی رومیلا بھی چیخی اور خو... انداز میں چلاتیں مارتی ہوئی کمرے سے نکل گئی!

عمران نے جھپٹ کر دروازہ بند کر دیا اور اس کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی!... گرا ہوا اسٹول سیدھا کر کے اس پر دوبارہ بالٹی رکھ دینے کے بعد وہ ایک آرام کرسی میں گر گیا!— وہ دراصل سوچنے کے لئے تنہائی چاہتا تھا! لیکن رومیلا اسے ٹلتی ہوئی نہیں دکھائی دی تھی! لہٰذا اسے زلزلہ لانا پڑا۔ وہ اس سے گفتگو کرتے وقت آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا اسٹول کی طرف جا رہا تھا! پھر اس نے اس صفائی سے اسٹول کے پائے میں ٹانگ ماری کہ رومیلا کو اس کا... نہ ہو سکا اور عمران کے چیخنے پر وہ بھی چیختی ہوئی کمرے سے نکل بھاگی۔

عمران اس وقت صحیح معنوں میں الجھن میں مبتلا ہو گیا تھا!... اس کا خیال تھا کہ سر...

نے ڈیزی کو فون کر کے کھیل بگاڑ دیا... ورنہ اگر اسے لندن میں ہزار کام ہوتے تب بھی وہ وڈلیر کیسل میں رک کر اس کا انتظار کرتی...

دوسری طرف اس نے سنگ ہی جیسے خطرناک آدمی کو شیشے میں اتار لیا تھا! مگر اب سوچ رہا تھا کہ اگر اسے اس کی اصلیت معلوم ہو گئی تو بنا بنایا کام بگڑ جائے گا— ڈیزی تک پہنچ جانے کے بعد تو سنگ ہی کے اعتماد کی جڑیں اور زیادہ مضبوط ہو جاتیں اور شائد اس صورت میں وہ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھتا کہ عمران کون ہے اور کس مقصد کے تحت اس سے آ ٹکرایا ہے... مگر ایسے حالات میں جب کہ خود ڈیزی ہی اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرے گی سنگ ہی کا بدگمان ہو جانا لازمی امر ہوگا!

عمران کافی دیر تک سوچتا رہا لیکن ایسی کوئی تدبیر اسے نہ سوجھ سکی جس سے سنگ ہی بھی مطمئن ہو جاتا اور ڈیزی کی غلط فہمیاں بھی رفع ہو جاتیں!

بہرحال کچھ دیر بعد وہ اٹھا! شام کا لباس پہنا اور کمرہ مقفل کر کے نکل کھڑا ہوا...

ایک گھنٹہ بعد وہ سوہو کی ایک گندی سی گلی میں داخل ہو رہا تھا! اسی گلی میں ایک جگہ رک کر اس نے ایک ایسے دروازے پر دستک دی جس کا پالش اڑ گیا تھا... اور جگہ جگہ دیمکوں کی تباہ کاری کے نشانات نظر آ رہے تھے!

تقریباً دس منٹ بعد ہلکی سی چرچراہٹ کے ساتھ دروازہ کھلا اور عمران ایک بوڑھی عورت کی رہنمائی میں ایک متعفن گلیارا طے کرنے لگا۔ عورت نے اس سے یہ بھی نہیں پوچھا تھا کہ وہ کون ہے اور کیا چاہتا ہے!...

وہ اسے ایک کشادہ کمرے میں لائی... اور عمران اس کمرے کے ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر دنگ رہ گیا!... اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب بدبودار راستے سے یہاں تک پہنچا ہے! یہاں اعلیٰ قسم کا فرنیچر تھا دروازوں پر قیمتی اور دبیز پردے تھے! ان میں سے کئی ایسے بھی تھے جن پر مشرقی طرز کا کارچوبی کام بنا ہوا تھا! ایک طرف بخوردان سے خوشبودار دھوئیں کی لکیریں نکل کر خلا میں لہریئے بنا رہی تھیں۔ بہرحال کمرے کا ماحول عجیب یوریشین قسم کا تھا!... بوڑھی عورت عمران کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے دوسرے دروازے سے نکل گئی!... عمران ایک صوفے پر بیٹھ کر سنگ ہی کا انتظار کرنے لگا... اس نے اسے یہیں کا پتہ بتایا تھا!

تھوڑی دیر بعد سنگ ہی کمرے میں داخل ہوا مگر عجیب ہیئت میں۔۔۔۔ بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں کثرت شراب نوشی کی بنا پر سوجی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھیں۔ گالوں پر لپ اسٹک کے دھبے تھے! جنہیں صاف کرنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھی گئی تھی! اس کے ہاتھ میں رائی کی وہسکی کی آدھی بوتل تھی جسے وہ شائد سوڈا ملائے بغیر پیتا رہا تھا!۔۔۔ عمران کو دیکھ کر مسکرایا۔

"کیوں بھتیجے!۔۔۔۔ تم اب بھی لندن ہی میں مقیم ہو!۔۔۔۔"

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ لندن آرہی ہیں!۔۔۔۔ غالباً اپنے بلوحریری والے مکان میں قیام کریں گی۔۔۔!"

"تب تو اور بھی اچھا ہے!۔۔۔ تم یہیں اس سے ملو!۔۔۔۔"

"یہاں ملنا ٹھیک نہیں ہے چچا!۔۔۔ بلوحریری والے مکان کے قرب وجوار میں میرے چند شناسا رہتے ہیں سارا معاملہ چوپٹ ہو جائے گا۔۔۔۔۔!"

"تم بہانہ بازی کر رہے ہو!۔۔۔۔" سنگ ہی جھنجھلا کر بولا!

"ارے!۔۔۔۔ واہ!" عمران نے بھی اسی لہجہ میں جواب دیا!" میں تمہارے باپ کا نوکر ہوں! چونکہ میری تفریح ہی یہی ہے اس لئے میں نے یہ کام انجام دینا منظور کر لیا تھا۔ اگر دھونس دھڑلے پر آؤ گے تو میں بھی تم سے کمزور نہیں ہوں!"

سنگ ہی ہنس پڑا۔۔۔۔ پھر سنجیدگی سے بولا۔

"نہ جانے کیوں تم پر ہاتھ اٹھانے کو دل نہیں چاہتا!۔۔۔۔"

"تم مجھ سے ڈرتے ہو چچا سنگ۔۔۔۔ اپنی کمزوری کو خلوص میں چھپانے کی کوشش نہ کرو۔"

"چلو یہی سہی۔۔۔۔ میں تم سے ڈرتا ہوں!۔۔۔۔ پھر؟۔۔۔۔"

"پھر کچھ نہیں! میں کب کہتا ہوں کہ نہ ڈرو!۔۔۔۔ مگر یہ تمہارے گالوں پر۔۔۔۔"

سنگ ہی نے رومال سے اپنے گال صاف کرتے ہوئے کہا "کام کی بات کرو لڑکے۔۔۔۔ ورنہ سنگ ہی کی سزا تمہیں خودکشی پر مجبور کر دے گی!"

"جو سزا خودکشی پر مجبور کر دے منطقی اعتبار سے اسے سزا کہا ہی نہیں جا سکتا!"

اچانک سنگ ہی نے تین بار تالی بجائی! دوسرے ہی لمحے میں دو قوی ہیکل چینی اندر گھس

آئے!۔۔۔۔ سنگ ہی نے چینی زبان میں ان سے کچھ کہا اور وہ بے تحاشہ عمران پر جھپٹ پڑے۔ عمران پہلے ہی سے تیار بیٹھا تھا! وہ اتنی صفائی سے ان کے درمیان سے نکلا کہ ان کے سر ایک دوسرے سے ٹکرا کر رہ گئے! وہ غصیلی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ حملہ کر بیٹھے! عمران جھکائی دے کر نہ صرف ان کی گرفت میں آنے سے بچ گیا بلکہ ایک کی پشت پر لات بھی رسید کر دی! وہ توازن برقرار نہ رکھ سکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سنگ ہی پر جا گرا! اتنی دیر میں عمران نے دوسرے چینی کی اچھی خاصی مرمت کر دی! سنگ ہی اپنے اوپر گرتے ہوئے چینی کو ٹھوکر مار کر شائد سخت سست کہنے لگا تھا۔

یہ سب کچھ ہوتا رہا لیکن سنگ ہی نے ان دونوں کی مدد نہیں کی! آخر ایک چینی نے چھرا نکال لیا!

"چچا سنگ!۔۔۔۔" عمران ہنس کر بولا "اگر یہ چھرا ان دونوں میں سے کسی کے سینے میں اتر گیا تو تمام تر ذمہ داری تم پر ہوگی!"

"پرواہ نہ کرو!" سنگ ہی نے مسکرا کر کہا۔ "میرے لئے یہ منظر بڑا دلچسپ ہے!"

"تم بھی آجاؤ نا!"۔۔۔۔ عمران نے اسے للکارا۔

"نہیں بھتیجے! میں یہاں بہت آرام سے ہوں۔ میری تفریح میں خلل نہ ڈالو!"

دوسرے چینی نے بھی چھرا نکال لیا اور وہ دونوں ایک ساتھ عمران پر حملہ آور ہوئے لیکن ان کے چھرے میز پر پڑے۔ کیونکہ عمران اسی میز کے نیچے جا گھسا تھا! پھر دیکھتے ہی دیکھتے میز الٹ گئی اور وہ دونوں نیچے ہو گئے! بس پھر کیا تھا عمران نے وہ کرتب دکھائے کہ سنگ ہی ٹوٹے پھوٹے آدمیوں کی مرمت کے لئے ایک کارخانے کے امکانات پر غور کرنے لگا۔

دونوں چینیوں کے چہرے لہولہان ہو گئے تھے!

"بس ختم!" دفعتاً سنگ ہی ہاتھ اٹھا کر بولا "اب میری بوتل میں وہسکی کا ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہا۔۔۔۔ اس لئے یہ تفریح ختم۔۔۔۔!"

پھر چینیوں سے چینی زبان میں کہا "بھاگ جاؤ! لندن کی آب و ہوا نے تمہیں سست اور کاہل بنا دیا ہے!"

وہ جہاں تھے وہیں رک گئے!۔۔۔۔ سنگ ہی نے ہاتھ ہلا کر انہیں جانے کا اشارہ کیا! اور وہ

چپ چاپ کرے سے چلے گئے۔ سنگ ہی عمران کے قریب آ کر اس کی پیٹھ ٹھونکتا ہوا بولا۔

"شاباش! تم واقعی ایک ننھے منے سنگ ہی ہو! میں تمہیں بہت کچھ سکھاؤں گا! سارے فنون میں طاق کر دوں گا! مکار پہلے ہی سے ہو!.... تم مجھے پہلے آدمی ملے ہو جس پر میری محنت ضائع نہیں ہوگی!"

"بیکار باتیں ختم!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا "اب کام کی بات کرو!"

"وہ تو میں بہت دیر سے کرنا چاہتا ہوں!" سنگ ہی نے جواب دیا!

"کیا تم نے کبھی کسی نک کارٹر کا نام بھی سنا ہے!"

"نک کارٹر!— کیوں؟"

"اگر اس شخص کے سلسلے میں تفتیش کی جائے تو ممکن ہے ہماری رسائی کیلی پیٹرسن تک بھی ہو جائے!"

"کیلی پیٹرسن کو تو الگ ہی رکھو!" سنگ ہی نے کہا "اس سے مجھے ذرہ برابر بھی دلچسپی نہیں ہے۔"

"ہے بڑے دل گردے کی عورت.... یہ ماننا ہی پڑے گا"

"اگر مجھے کبھی اسکے وجود پر یقین آ سکا تو ضرور مان لوں گا" سنگ ہی نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"اگر وجود پر یقین نہیں ہے تو پھر مجھے ڈچز آف ونڈلیر کے یہاں کیوں بھیجنا چاہتے ہو!"

"اوہ تمہیں یہ بھی معلوم ہے!" سنگ ہی نے حیرت سے کہا!

"میں کیا نہیں جانتا! چچا! میں یہ بھی جانتا ہوں کہ مکلارنس اس سے پریم کرنے لگا ہے اور اس سے شادی کے بغیر نہیں مانے گا!"

"تم نے شائد الف لیلیٰ کھا رکھی ہے!...." سنگ ہی بولا!

"میں چینی نہیں ہوں!" عمران نے جواب دیا!

سنگ ہی کسی سوچ میں پڑ گیا! پھر اس نے کہا "نک کارٹر کے متعلق تم کیا کہہ رہے تھے!"

"میرا خیال ہے کہ وہ ابھی زندہ ہے!"

"کون! کیا بک رہے ہو! صاف صاف کہو!"

"نک کارٹر! آسٹریلیا کا ایک باشندہ ہے۔ جس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا کامیاب علاج دریافت کیا تھا!.... آسٹریلیا میں وہ مر گیا تھا! مگر لندن میں شائد زندہ ہے!"

"نک کارٹر!" سنگ آہستہ سے بڑبڑایا "ٹھہرو! مجھے سوچنے دو!"

وہ خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا! پھر بولا۔ "میں نے یہ نام سنا ہے!" آسٹریلیا میں کہاں تھا!"

"سڈنی!"

"اوہ.... اچھا!.... میں اس کے متعلق معلومات حاصل کروں گا! میرے ایک انگریز دوست کی زندگی کا بیشتر حصہ آسٹریلیا ہی میں گذرا ہے اور سڈنی میں اس کا قیام تھا!"

"کیا!— وہ یہیں لندن میں رہتا ہے!"

"ہاں— سر وگفیلڈ!.... موجودہ وگفیلڈ کا چچا! بڑا شاندار آدمی ہے!— کیا تم نے اسے کبھی دیکھا ہے!"

"نہیں! لیکن لارڈ وگفیلڈ سے میری جان پہچان ہے! اور وہ مجھے ایک مشرقی شہزادے کی حیثیت سے جانتا ہے!"

"اوہو! تو تم لمبا فراڈ کر رہے ہو!" سنگ ہی مسکرایا!

"اس کے بغیر میرا کام ہی نہیں چلتا! اخراجات بہت وسیع ہیں! تم نے روزانہ سو پاؤنڈ دینے کا وعدہ کیا تھا! مگر ابھی تک ایک ہی قسط ملی ہے!"

"اب مجھے ٹھگنے کا ارادہ ہے! کیوں؟ خیر اس قصے کو ختم کرو۔ کیا واقعی لارڈ وگفیلڈ تمہیں پہچانتا ہے!"

"اچھی طرح!" عمران سر ہلا کر بولا!

"تب پھر تمہارا ڈچز کے یہاں ملازمت کرنا درست نہیں ہوگا!"

"یہی تو میں کہہ رہا تھا۔" عمران بولا "ویسے اگر میں کوشش کروں تو ڈچز کا مہمان ضرور بن سکتا ہوں!"

"وہ کس طرح!...."

"اسی طرح جیسے لارڈ وگفیلڈ سے شناسائی پیدا کی تھی! اور ویسے ڈچز کو کتوں کا خبط ہے.... میں اس سے درخواست کروں گا کہ اس کے کتے دیکھنا چاہتا ہوں!.... پھر اسے اپنے جال میں پھانس لینا میرا کام ہوگا!"

"مجھے تم سے یہی توقع ہے!"

"اچھا تو پھر نکالو رقم۔ میں اس سے شہزادوں ہی کی طرح ملنا چاہتا ہوں!"

"رقم! ہاں رقم ملے گی! مگر تم یہ نہ سمجھنا کہ سنگ ہی کو بیوقوف بنا رہے ہو!"

"ارے...... توبہ...... میری جان.... ار...... ہپ...... چچا جان! یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں!.... مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ آپ کو بیوقوف بنا سکوں...."

"چاپلوسی کی باتیں ختم!......"

عمران نے اپنے ہونٹ مضبوطی سے بند کر لئے!

سنگ ہی نے اسے کئی بڑے بڑے نوٹ نکال کر دیئے!.... اور عمران نے اس طرح لاپروائی سے انہیں جیب میں ڈال لیا جیسے وہ رقم سنگ ہی کے ذمے واجب الادا ہو!۔

(۸)

عمران نے ان دنوں عارضی طور پر اپنی رہائش کا انتظام مسز ملکفرسن کے ساتھ کر لیا تھا! یہ ہارلے اسٹریٹ میں ایک بڑی عمارت کی مالکہ تھی، جو اسے ورثے میں ملی تھی.... اس میں ایک بورڈنگ قائم کر لیا تھا اور غیر ملکی طلبا میں اپنی خوش اخلاقی اور حسن انتظام کیلئے خاصی مشہور تھی!۔

عمران جانتا تھا کہ سنگ ہی ابھی اس کی طرف سے مطمئن نہیں ہوا ہے اس لئے اس نے یہی مناسب سمجھا کہ اب ڈیکن ہال سے دور ہی دور رہے۔ سنگ ہی کی قیام گاہ سے نکلتے ہی اس نے محسوس کر لیا کہ آج پھر اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا وہ نہایت اطمینان سے ہارلے اسٹریٹ کی طرف روانہ ہو گیا! سنگ ہی کو پہلے ہی بتا چکا تھا کہ وہ ہارلے اسٹریٹ میں رہتا ہے!.... اور ملکفرسن کے بورڈنگ کے متعلق ہارلے اسٹریٹ میں سبھی جانتے تھے کہ وہاں زیادہ تر غیر ملکی طلبا رہتے ہیں!

عمران بھی سنگ ہی کی طرف سے مطمئن نہیں تھا! اس نے دو تین ہی ملاقاتوں میں اسے سمجھنے کی کوشش کی تھی اور کسی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سنگ ہی جیسے لوگوں کا دماغ الٹنے میں دیر نہیں لگتی۔ اور ان کے متعلق یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہی دل میں بھی ہو گا!

بہرحال وہ سنگ ہی کی قیام گاہ سے چل کر سیدھا ملکفرسن کے بورڈنگ میں آیا اور شام تک اپنے کمرے میں بیٹھا رہا.... اسے یقین تھا کہ سنگ ہی کے کسی آدمی نے ہارلے اسٹریٹ تک اس کا تعاقب کیا ہے!......

پانچ بجے کے بعد اس نے ڈچز وِنڈلمیر کی بلومزبری والی قیام گاہ پر فون کیا!.... دوسری طرف سے جواب بھی ملا! لیکن ڈچز گھر پر موجود نہیں تھی۔ اس کے لندن کے کار پرداز نے عمران کو بتایا کہ وہ آج سات بجے آکسفورڈ اسٹریٹ کے رائل کلب میں مل سکے گی!......

رائل کلب حقیقتاً رائل کلب تھا! وہاں خطاب یافتہ یا شاہی خاندانوں کے افراد کے علاوہ اور کسی کا داخلہ ممکن نہیں تھا.... عمران ٹھیک ساڑھے چھ بجے وہاں پہنچ گیا.... لیکن سوال داخلے کا تھا!.... اس کے لئے اسے سب سے پہلے ریسپشن روم میں جانا پڑا!.... وہاں اس نے اپنا پرنس آف ڈھمپ والا کارڈ دکھاتے ہوئے سیکرٹری کو بتایا کہ وہ وہاں ڈچز آف وِنڈلمیر سے ملے گا! ویسے عمران اس وقت بڑا شاندار لگ رہا تھا! اس کے چہرے پر پایا جانے والا دائمی احمق پن غائب ہو چکا تھا اور وہ سچ مچ شہزادوں کے سے انداز میں گفتگو کر رہا تھا!—

"کیا ڈچز آپ سے واقف ہیں جناب والا...." سیکرٹری نے پوچھا!

"اچھی طرح!" عمران نے پُر وقار انداز میں جواب دیا!

"مگر وہ ابھی تشریف نہیں رکھتیں! تاوقتیکہ وہ آپ سے ملنے پر رضامند نہ ہوں ہم مجبور ہوں گے!"

"کیا بکواس ہے!...." عمران نے کسی چڑچڑے رئیس کی طرح کہا! "میں کلب کا ممبر بننا چاہتا ہوں!"

"اس کے لئے بھی دوسرے ممبروں کی سفارش ضروری ہے!"

"سفارش پر پرنس آف ڈھمپ لعنت بھیجتا ہے!.... سمجھے مائی ڈیئر سیکرٹری!"

"قانون.... قانون ہے جناب!......"

"اچھی بات ہے تم بہت جلد رائل کلب کا انجام دیکھ لو گے!"

"میں نہیں سمجھا جناب!"

"میں اپنی ریاست میں ایک رائل کلب قائم کروں گا اور اس کی عمارت میں شہر بھر کے بھنگے گدھے باندھے جایا کریں گے!"

"کیا آپ سنجیدگی سے کہہ رہے ہیں!" سیکرٹری نے پوچھا!

"ہاں میں سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں! تم دیکھ لینا!.... اور یہی نہیں بلکہ اس کے بورڈ پر یہ

بھی لکھوا دوں گا کہ یہ لندن کے رواکل کلب کی ایک شاخ ہے!"

"آپ ہرگز ایسا نہیں کر سکیں گے جناب!"

"کیوں! ارے وہ انگلینڈ نہیں بلکہ ڈھمپ ہے! میری اپنی ملکیت! میں ڈھمپ کا شہزادہ ہوں!"

ابھی یہ بحث و تکرار جاری تھی کہ ڈچز آف وِنڈلیر دو آدمیوں کے ساتھ ریسپشن روم میں داخل ہوئی!... عمران کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک گئی۔ پھر بڑی گرمجوشی سے آگے بڑھ کر بولی!

"ہیلو ڈھمپ!..."

"یس یور ہائی نس!" عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا!

کلوک روم میں جانے کے لئے ریسپشن روم سے گذرنا ضروری ہوتا تھا!... ورنہ شاید ڈچز سے اس طرح ملاقات نہ ہو سکتی!

کلوک روم میں اپنے رین کوٹ اتار کر وہ ہال میں آئے! اور ڈچز نے عمران کا تعارف اپنے ساتھیوں سے کرایا! ان میں سے ایک سر وگفیلڈ تھا! لارڈ وگفیلڈ کا چچا اور دوسرا شیرف آف نوٹنگھم! عمران کو یاد آگیا کہ سنگ ہی نے اپنے کسی دوست کا تذکرہ کیا تھا اور اس کا نام بھی وگفیلڈ ہی تھا!... پھر یہ بھی یاد آگیا کہ لارڈ وگفیلڈ کا حوالہ بھی دیا گیا تھا!... تو پھر یہ وہی سر وگفیلڈ تھا! عمران کے چہرے پر اب پھر وہی پہلے کی سی حماقت طاری ہو گئی تھی! اور وہ کچھ اس طرح خاموش تھا جیسے بولنے کی ہمت نہ پڑ رہی ہو!

وہ جب بھی بولتا انداز سے صاف ظاہر ہو جاتا کہ اسے اپنے احمق ہونے کا احساس بہت شدت سے ہے اور وہ بولتے وقت سوچتا بھی ہے کہ کہیں کوئی بیوقوفی کی بات زبان سے نہ نکل جائے۔ ٹھیک نو بجے وہ کلب سے اٹھ گئے! سر وگفیلڈ اور شیرف کو شائد اور کہیں جانا تھا!

"تم میرے گھر تک چلو!" ڈچز نے عمران سے کہا۔

"ضرور... ضرور...!" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا! "میں اپنی اسکیم کے متعلق آپ کو بتانے کے لئے بے چین ہوں!"

"لینڈی ڈاگ والی اسکیم!"

"جی ہاں! وہی!" عمران نے جواب دیا!

"اچھا تو وہیں گھر پر گفتگو ہو گی! اگر تم نے میرے لئے ڈھمپ خاندان کی کاک ٹیل ضرور

تیار کرو گے!"

"سر، چشم! مگر ابھی اس کا راز بتانے کا وقت نہیں آیا! پور نماشی کے دن بتاؤں گا!"

"یہ پور نماشی کیا بلا ہے!"

"جس دن چاند پورا ہو جائے!"

"یہ کیا بکواس ہے!"

"آہا! آپ نہیں سمجھیں!... یہ دوسرا معاملہ ہے! اس کا تعلق روحانیت سے ہے!... آپ جانتی ہیں کہ ہم مشرقی لوگ روحانیت کے معاملے میں کیسے ہوتے ہیں!"

"مگر اس کا روحانیت سے کیا تعلق!"

"ڈھمپ خاندان کا عقیدہ ہے کہ پور نماشی کے علاوہ کسی اور دن یہ راز ظاہر کرنے والا کانا ہو جاتا ہے!"

"کیا کبھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے!"

"اوہ... جی ہاں... میرے دادا اپنی ایک آنکھ کھو بیٹھے تھے...!"

"خیر نہ بتاؤ! لیکن وہ کاک ٹیل بڑی نفیس تھی!..."

"میں آپ کے لئے رات دن کاک ٹیل بنا سکتا ہوں! آپ فکر نہ کیجئے! پتہ نہیں کیوں آپ سے اتنی محبت ہو گئی ہے!"

"میں اس وقت نشے میں نہیں ہوں ڈھمپ چانٹا ماروں گی! تم نے اس رات مجھے بہت شرمندہ کیا تھا!"

"کس رات!"

"تریقی کی سالگرہ کے موقع پر!"

"اس رات!" عمران نے حیرت سے کہا! "اس رات میں نے آپ کو کب شرمندہ کیا تھا!"

"میں نشے میں تھی اور تمہاری باتوں میں آکر رقص کے لئے تیار ہو گئی تھی!"

"وہ کار میں آ بیٹھے!... بیٹھتے وقت سلسلہ گفتگو منقطع ہو گیا!... عمران نے فی الحال خاموش ہی ہو جانا بہتر سمجھا! وہ اس رات کی باتیں دوبارہ نہیں چھیڑنا چاہتا تھا۔

کار تھوڑی ہی دور چلی تھی کہ یک بیک بارش آ گئی!... ہوا پہلے ہی سے تیز تھی! اس لئے

بارش میں بھی خاصا زور موجود تھا! دیکھتے ہی دیکھتے بھری پری سڑک ویران ہو گئی!

اچانک کار بھی رک گئی اور عمران نے ڈرائیور سے استفسار کیا، جواب ملا "شاید بیٹری ختم ہو گئی ہے!"

"ہمپ!" عمران نے ایک لمبی سانس لی اور اطمینان سے پشت گاہ سے ٹک گیا!

ڈچز ہونٹوں ہی ہونٹوں میں نہ جانے کیا بڑبڑا رہی تھی! ڈرائیور اپنا رین کوٹ سنبھالتا ہوا نیچے اتر گیا! لیکن دشواری یہ تھی کہ وہ اس بارش میں بونٹ نہیں اٹھا سکتا تھا۔

وہ ڈچز کے حکم پر چند ایسے آدمیوں کی تلاش میں چلا گیا جو کار کو دھکا دے کر سڑک کے کنارے لگا سکیں!

لیکن وہ جلد ہی ناکام واپس آ گیا! سڑک سنسان ہو جانے کی وجہ سے ایک بھی ایسا آدمی نہیں مل سکا تھا جو کار کو دھکیل کر سڑک کے کنارے پر لگا دیتا!

"اے ڈرائیور!" عمران نے کہا! "تم اسٹیرنگ سنبھالو میں دھکا دیتا ہوں!"

"ارے تم!...." ڈچز نے حیرت سے کہا۔

"ہاں ہاں!"

"تمہیں ایسا بد نما معلوم ہو گا ہمپ! تم ایک معزز آدمی ہو!"

"اونہہ!" عمران ہونٹ سکوڑ کر بولا! "اس بارش میں کسی کو کیا پڑی ہے کہ میرے معزز ہونے پر شبہ کرے گا!"

عمران کار سے نیچے اتر گیا! سڑک تاریک نہیں تھی! لیکن بارش کی وجہ سے ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا تھا! عمران کار کی پشت پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے دھکیلنے لگا! اسے ناکامی نہیں ہوئی کار آگے کی طرف کھسک رہی تھی! ایسے میں ڈرائیور نے اسے اسٹارٹ کرنے کی بھی کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہیں ہوئی!

اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے ناچ گئے ہیں! سر پر لگنے والی ضرب کچھ اتنی ہی شدید تھی! اسے اتنی مہلت بھی نہ مل سکی کہ وہ مڑ کر حملہ آور کی شکل ہی دیکھ لیتا!.... وہ اردو میں "ادب لطیف۔" "بکتا ہوا ڈھیر ہو گیا!".... گرتے گرتے اسے احساس ہوا جیسے سر کے پچھلے حصے سے سورج طلوع ہو کر آنکھوں میں غروب ہو گیا ہو۔

(۹)

عمران کا تو یہی خیال تھا کہ زیادہ دیر تک بیہوش نہیں رہا! ویسے وہ سوچ رہا تھا کہ شاید اس چوٹ کی دھمک میڈیولا اور اوبلانگاٹا تک پہنچ گئی تھی ورنہ وہ بیہوش نہ ہوتا! پھر وہ اپنی بیہوشی کی سائنٹیفک توجیہہ کے چکر میں پڑ گیا! یہ نہ کرتا تو کرتا بھی کیا! جہاں اسے ہوش آیا تھا وہ جگہ بالکل تاریک تھی! اس نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی دیتا ہے یا نہیں!.... اور اسے فوراً احساس ہو گیا کہ نہیں سجھائی دیتا کیونکہ وہ کسی دوسرے آدمی کی ناک ٹٹول رہا تھا!....

لیکن اس دوسرے آدمی نے اس پر احتجاج نہیں کیا! اب عمران اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا لیکن اسے یہ محسوس کر کے بڑی کوفت ہوئی کہ وہ کوئی عورت ہے! پھر دفعتاً اسے یاد آیا کہ اس کے ساتھ ڈچز آف ونڈلیر بھی تھی! اب اس نے بڑے اطمینان سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا! اور پھر اسے معلوم ہو گیا کہ وہ ڈچز ہی ہے کیونکہ اس کے بائیں گال پر ایک ابھرا ہوا تل تھا!

"اے.... ڈرائیور!" عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا! "گاڑی آگے بڑھاؤ!"

"ہم گاڑی میں نہیں ہیں جناب والا!" کسی گوشے سے آواز آئی!

"ڈرائیور...."

"جی حضور...."

"ہم کہاں ہیں!...."

"پتہ نہیں جناب والا! لیکن وہ آٹھ یا دس تھے! جب انہوں نے آپ پر حملہ کیا تو ہر پائی تس چکی تھیں! میں آپ کی مدد کو پہنچا.... وہ سب مجھ سے چمٹ گئے— پھر اس کے بعد اب آنکھ کھلی ہے.... خدا جانے ہم کہاں ہیں!"

"ماچس ہے تمہارے پاس—!"

"سگار لائٹر ہے جناب....!"

"جلاؤ!...."

تھوڑی دیر بعد اندھیرے میں سگار لائٹر کی لو نظر آئی.... سرخ اور مدہم سی روشنی میں دو

بڑے بڑے سائے دیوار پر لرز رہے تھے! عمران ادھر ادھر دیکھنے لگا! ایک طرف دیوار پر اسے سوئچ بورڈ نظر آیا۔ اس کمرے کی چھت سے بجلی کا ایک بلب بھی لٹک رہا تھا۔ عمران نے سوئچ آن کر دیا۔ کمرہ روشن ہو گیا! ڈرائیور نے سگار لائٹر بجھا کر جیب میں ڈال لیا! ڈچز فرش پر چت پڑی ہوئی گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔ اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا!

عمران نے اسے ہلایا جلایا آوازیں دیں لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

"پ..... پتہ..... نہیں کون لوگ تھے جناب!" ڈرائیور ہکلایا!

"جناب نہیں یور ہائی نس!..... میں پرنس آف ڈھمپ ہوں!" عمران نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"او کے یور ہائی نس!" ڈرائیور بوکھلا کر جھکتا ہوا بولا!

تقریباً پندرہ منٹ بعد ڈچز کو ہوش آ گیا! اور وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ بیٹھی!

"ڈھمپ!..... ہم کہاں ہیں!....."

"پتہ نہیں!....." عمران نے گھوم کر اسے اپنی زخمی ہوئی کھوپڑی دکھائی جو جمے ہوئے خون سے چکٹ گئی تھی! ڈچز کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ اچھل کر اٹھی اور عمران کو بازوؤں میں جکڑ کر اس کا سر سہلانے لگی!.....

"یہ کیا ہوا..... ہم کہاں ہیں! ڈھمپ ڈیئر!"

"شاید مکلارنس کی قید میں!....." عمران نے بڑی سادگی سے جواب دیا!

ڈچز ایک خوفزدہ سی چیخ مار کر دیوار سے جا لگی اور اس کی پھٹی ہوئی آنکھیں اس طرح ویران ہو گئیں جیسے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی ہو۔

"مائی ڈیئر وِنڈ لیر!" عمران آگے بڑھ کر اس کا شانہ تھپکتا ہوا بولا! "پروا مت کرو!..... کیلی پیٹرسن کا معاملہ معلوم ہوتا ہے!..... اسے تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا!..... لیکن اگر تم نے مکلارنس پر حقیقت ظاہر کر دی تو اس کے علاوہ پھر اور کوئی دنیا میں نہ رہ جائے گا! مطلب سمجھی ہو نا!..... اس صورت میں وہ تمہیں بھی زندہ نہ چھوڑے گا! پھر وہ کسی ایسے آدمی کا وجود برداشت کر ہی نہیں سکے گا جو اس کے علاوہ کیلی پیٹرسن سے واقف ہو!"

ڈچز کچھ نہ بولی! اس کا چہرہ زرد ہو گیا تھا! اور وہ بری طرح کانپ رہی تھی!

"تمہیں اپنی غلطی تسلیم کرنا پڑے گی!" عمران نے کہا "تم پیٹرسن پیکنگ کارپوریشن کے منیجر کا حال دیکھ چکی تھیں! اس کے باوجود بھی آزادانہ باہر نکلتی رہیں!..... تمہیں اپنے ساتھ کم از کم دو مسلح باڈی گارڈ تو رکھنے ہی چاہئے تھے!"

ڈچز سر پکڑ کر فرش پر اکڑوں بیٹھ گئی اس وقت وہ عمران کو اپنے دیس کی گھاٹنوں اور کٹنیوں سے مشابہ نظر آ رہی تھی!

اچانک دروازہ کھلا اور چار مسلح نقاب پوش اندر داخل ہوئے ان کے ریوالوروں کی نالیں عمران اور ڈرائیور کی طرف تھیں ایک نے آگے بڑھ کر ڈچز کا بازو پکڑا اور اسے فرش سے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا!

"اے..... الگ ہٹو!....." عمران خصیلی آواز میں گرجا "ہر ہائی نس خود ہی اٹھ جائیں گی!"

ڈچز کھڑی ہو گئی تھی! اس کا بازو چھوڑ دیا گیا! اور تین نفوس کا یہ جلوس چار مسلح نقاب پوشوں کی نگرانی میں ایک طویل راہداری سے گزرنے لگا! پھر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچے جہاں بہت تیز روشنی تھی!..... بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے رات کی شوٹنگ کے لئے وہ کسی اسٹوڈیو میں لائے گئے ہوں!

یہاں عمران نے ایک خاص چیز دیکھی ایک بڑی سی لوہے کی انگیٹھی تھی جس میں کوئلے دہک رہے تھے اور ان کے درمیان لوہے کی دو سلاخیں پڑی ہوئی تھیں جن میں لگے ہوئے دستے لکڑی کے تھے۔ عمران کو اس کا مطلب سمجھنے میں دیر نہیں لگی! وہ جانتا تھا کہ مکلارنس کے آدمی کیلی پیٹرسن کا پتہ معلوم کرنے کے سلسلے میں ڈچز کو سخت اذیتیں دیں گے!

"مائی ڈیئر وِنڈ لیر" عمران آہستہ سے بولا "وہ آتشدان دیکھ رہی ہو اور اس میں گرم ہوتی ہوئی سلاخیں!....."

ڈچز کے حلق سے ہسٹریائی انداز کی متعدد چیخیں نکل کر وسیع ہال میں گونجیں اور پھر پہلے ہی کا سا سناٹا طاری ہو گیا!

عمران نے دو تین بار اپنی آنکھوں کو گردش دی اور کھنکھار کر اخلاقیات پر لیکچر دینے لگا! وہ ان نقاب پوشوں کو یوم قیامت اور خدا کی باز پرس سے ڈرا رہا تھا!..... پھر اس نے کرائسٹ اور صلیب کا قصہ چھیڑ دیا! اچانک نقاب پوشوں میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اس کا منہ دبا دیا.....

عمران نے اس سے اپنا منہ چھڑانے کے لئے جدوجہد نہیں کی۔

"ہاں! ڈچز..." اس نقاب پوش نے ڈچز کو مخاطب کیا جو ہال میں پہلے ہی سے موجود تھی۔ "کیا خیال ہے! تم مجھے کیلی کے متعلق بتاؤ گی یا نہیں..."

ڈچز کسی خوفزدہ بکری کی طرح کھانسنے لگی! پتہ نہیں یہ کھانسی تھی یا وہ رو رہی تھی کیونکہ اس کی آنکھوں سے آنسو تو بہرحال بہہ رہے تھے!

"اس سے کام نہیں چلے گا ڈچز!... تم بتاؤ گی یا نہیں بغیر تابوت کے دفن کر دی جاؤ گی!"

"میری زندگی میں تو یہ ناممکن ہے کہ ہر ہائی نس بغیر تابوت دفن کر دی جائیں!" عمران نے غصیلے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمقانہ انداز میں کہا۔

"میں تابوت ضرور مہیا کروں گا! خواہ کچھ ہو جائے!"

"یہ کون ہے!" نقاب پوش نے دوسرے نقاب پوشوں سے پوچھا۔

"پتہ نہیں! ڈچز کے ساتھ تھا!..." ایک نے جواب دیا!

"تم گدھے ہو!" نقاب پوش گرجا "ان دونوں کو لانے کی کیا ضرورت تھی!..."

"ہم سمجھے شاید...!"

"شٹ اپ!" وہ اتنے زور سے چیخا کہ دیواریں تک جھنجھنا اٹھیں!

دوسرا نقاب پوش خاموش ہو گیا!

"ارے یار اگر ہم آ گئے تو کونسی مصیبت آ گئی!" عمران نے بڑا مان جان والے انداز میں کہا! "اگر کہو تو واپس چلے جائیں!"

"اسے مارو... ٹھیک کرو!" نقاب پوش نے جھلائی ہوئی آواز میں کہا! اور وہ چاروں عمران پر ٹوٹ پڑے!

لیکن ان چاروں ہی کو حیرت تھی کہ اپنے انتہائی پھرتیلے پن کے باوجود بھی وہ اسے ہاتھ نہ لگا سکے اور وہ کسی بندر کی طرح اچھل کود کر ہر بار ان کے وار خالی دے رہا تھا! دو آدمی تو جلد ہی بیکار ہو گئے کیونکہ ان کے گھونسے پوری قوت سے دیوار پر پڑے تھے...!

"اوہ!" نقاب پوش دانت پیس کر غرایا! "تم سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا!"

"ٹھہرو!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا "میری ایک بات سن لو!... ڈچز کو تم مار بھی ڈالو تو وہ

نہیں بتائیں گی البتہ... اگر تم شرافت سے پیش آؤ تو یہ ممکن بھی ہے...!"

"میں کبھی نہ بتاؤں گی!..." ڈچز ہسٹریائی انداز میں چیخی! "مجھے مار ڈالو میں ہرگز نہ بتاؤں گی!... میں نچلے طبقے کی کوئی ڈرپوک عورت نہیں ہوں!"

"محترمہ تمہیں بتانا پڑے گا!" نقاب پوش نے زہریلے لہجے میں کہا! "میں تمہیں دنیا کی خوفناک ترین اذیت دینے سے بھی باز نہیں آؤں گا!... سمجھیں!"

"مسٹر!" عمران نے اسے مخاطب کیا! "تم کیا سمجھتے ہو کہ اپنی دھمکی کو بروئے کار لا سکو گے!"

"ارے تم لوگ کیا دیکھتے ہو!" نقاب پوش نے اپنے ساتھیوں کو للکارا! "اس کا منہ بند کر دو!"

"وہ پھر عمران پر جھپٹے لیکن عمران اس بار صرف کرتب ہی نہیں دکھاتا رہا! بلکہ ایک کے ہولسٹر سے ریوالور بھی نکال لیا۔

"خبردار! تم سب اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو!" اس نے انہیں للکارا!... وہ چاروں بوکھلا کر پیچھے ہٹے اور پھر انہیں اپنے ہاتھ اوپر اٹھانے ہی پڑے!

"تم بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ!" عمران نے نقاب پوشوں کے سرغنہ سے کہا! "کیا تم میرے چچا ہو!..."

اس نے بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے! لیکن عمران یہ فیصلہ نہیں کر سکا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے۔ ویسے انہیں زخمی تو کر ہی سکتا تھا۔ مگر زخمی کرنے کے لئے فائر کرنے پڑتے اور فائروں کی آوازیں نہ جانے کون سا نیا ہنگامہ کھڑا کر دیتیں۔ ہو سکتا تھا کہ اس عمارت میں ان پانچوں کے علاوہ اور بھی لوگ رہے ہوں! عمران اپنے دوسرے اقدام کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک دروازہ کھلا اور پانچ چھ نقاب پوش گھس آئے اور انہوں نے بے تحاشا کمرے والے نقاب پوشوں پر فائر کئے!

افراتفری مچ گئی!... عمران کھسک کر دیوار سے جا لگا!

اچانک اسی آواز میں ایک نسوانی آواز ابھری... "خبردار اسے جانے نہ دینا... لمبا آدمی کیلی مکار نس ہے!"

لمبا آدمی اچھل کر بھاگا!... اس پر پے در پے کئی فائر ہوئے لیکن وہ کمرے سے نکل چکا تھا۔ آنے والے نقاب پوش بقیہ چار نقاب پوشوں کو وہیں چھوڑ کر اس کے پیچھے بھاگے۔

دوسرے نقاب پوش ان کے پیچھے جھپٹے اور عمران وہیں کھڑا اپنی ناک رگڑتا رہا!... عمارت کے دور افتادہ حصے سے فائروں کی آوازیں آئیں!... لیکن ساتھ ہی عمران بھاری قدموں کی آوازیں سن رہا تھا! اور یہ سو فیصد پولیس والے تھے!... چلنے کا انداز بتا رہا تھا!...

ڈچز جو اب بھی خوف سے زرد نظر آ رہی تھی! عمران کے قریب آ کر آہستہ سے بولی "تم نے آواز سنی!... وہ کیلی پیٹرسن کی آواز تھی!..."

"ہائیں... آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا!... میں اسے اپنے سینے میں چھپا لیتا... ریوالور سمیت۔ اف فوہ!—بڑی غلطی ہوئی!"

اتنے میں پولیس والے اس کمرے میں پہنچ گئے! غالباً وہ فائروں کی آواز سن کر گھس آئے تھے! ڈچز نے جلدی جلدی انہیں سب کچھ بتایا! لیکن مکلارنس کا نام سن کر ان کی روح فنا ہو گئی اور وہ وہیں کھڑے ہو کر ڈچز کی خیریت پوچھنے لگے!

خود ڈچز ہی نے جھلا کر کہا "آپ لوگ انہیں پکڑتے کیوں نہیں۔ وہ ابھی عمارت ہی میں ہوں گے!"

"انہیں اپنے بچوں کو یتیم دیکھنے کا شوق نہیں ہے!" عمران سر ہلا کر بولا!

"ہم ابھی ہیڈ کوارٹر فون کرتے ہیں!" سارجنٹ نے انہیں دلاسہ دیا! "آپ پریشان نہ ہوں!"

"ہم بالکل پریشان نہیں ہیں جناب!" عمران خوش اخلاقی کے اظہار کے لئے مسکرایا!

بہر حال عمران نے اب وہاں ٹھہرنا مناسب نہیں سمجھا! فائروں کی آوازیں بہت دیر سے نہیں آئی تھیں! وہ سوچ رہا تھا کہ اب وہاں ہو گا ہی کیا! نہ کیلی ملے گی اور نہ مکلارنس... ویسے کیلی پیٹرسن کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس قسم کی لڑکی ہو گی! عمارت کے باہر آ کر ڈچز نے عمران سے کہا "میری قیام گاہ تک چلو! میں بہت زیادہ ڈر گئی ہوں!"

"میرا تو دم ہی نکل گیا ہے! میں کیا چلوں گا! مجھے کیلی پیٹرسن سے کیا غرض... کیا اس کے لئے مکلارنس سے اپنی حجامت بنواتا پھروں!"

"اوہ ڈیئر ڈھمپ! میرا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔"

"اس لئے مناسب یہی ہے کہ کل کے اخبارات میں کیلی پیٹرسن کا پتہ شائع کرا دیجئے!"

"پتہ میں نہیں جانتی! تم یقین کرو ڈھمپ۔ آج پورے ایک سال بعد میں نے اس کی آواز

سنی ہے... یقین کرو!"

"یقین کر لیا—کیا مصیبت ہے! میں لینڈی ڈاگ پیدا کرنے کے چکر میں تھا۔ بیچ میں یہ مکلارنس کا بچہ آ کودا...!"

"مگر ڈھمپ! تم بہت! تم بہت دلیر ہو! میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتی تھی! تم نے ان لوگوں کو للکارا تھا! اگر کیلی نہ آ جاتی تو وہ تمہارے ہی ہاتھ لگتا... شائد پہلی بار آج تم نے مکلارنس پر ریوالور اٹھایا تھا! یہ تلخ تجربہ اسے زندگی بھر یاد رہے گا!"

عمران کچھ نہ بولا!... شاید وہ کسی الجھن میں پڑ گیا تھا۔ کوئی نئی الجھن تھی اس کے چہرے پر کچھ اسی قسم کے آثار تھے! بمشکل تمام وہ ڈچز سے پیچھا چھڑا سکا۔ نہ جانے کیوں اس نے اس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔

(۱۰)

دوسری صبح کے اخبارات نے اس واقعہ کو بری طرح اچھالا۔ لیکن عمران کا نام کہیں نہیں آنے پایا۔ اس کا تذکرہ ایک غیر ملکی طالب علم کی حیثیت سے کیا گیا تھا! نام سرے سے ہی نہیں لیا گیا۔ حقیقت یہ تھی اس سلسلے میں عمران نے سر ڈیکن کو مجبور کیا تھا! ان کے اثر و رسوخ کی بنا پر اس کا نام اور پتہ اخبارات میں نہیں آ سکا تھا! دوسرے دن صبح صبح عمران پھر سنگ ہی کے پاس جا پہنچا... قبل اس کے کہ عمران کچھ کہتا سنگ ہی بول پڑا۔

"مجھے افسوس ہے لڑکے!... دراصل میرے آدمی سے غلطی ہوئی... بارش ہوتے ہی انہوں نے تعاقب کرنا چھوڑ دیا تھا! مگر میں تمہارے کمالات کا معترف ہوں!... کیا وہ تمہیں اپنے گھر لے جا رہی تھی!—"

"نہیں!... ہم دونوں کو مکلارنس لے گیا تھا!..."

"میں نے اس وقت اخبار میں دیکھا ہے!... ظاہر ہے کہ وہ غیر ملکی طالب علم تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا!... مجھے اس کے متعلق بتاؤ!"

عمران نے مختصراً اسے حالات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی... لیکن پیٹرسن کا نام آتے ہی سنگ ہی نے کہا "تو یہ لڑکی بھی کسی فلم کی ہیروئن کی طرح..."

"میں ساری رات اس کے متعلق سوچتا رہا!" عمران نے مغموم لہجے میں کہا! "بڑی سریلی

آواز تھی.... اب میں سوچ رہا ہوں کہ کہیں میں کئی کو بھول ہی نہ جاؤں؟"

سنگ ہی معنی خیز انداز میں مسکرا کر رہ گیا.....

"کیا سرو گنفیلڈ تمہارا دوست ہے....؟"

"ہاں!.... یہ تقریباً بیس سال کی بات ہے! ہم اسپین میں ملے تھے!"

"یہاں آنے کے بعد بھی اس سے ملے ہو؟"

"نہیں! اب ملنے کا ارادہ ہے!" سنگ ہی نے کہا!

"ہرگز نہیں!.... اسے یہ بھی نہ معلوم ہونا چاہئے کہ تم کہاں مقیم ہو!"

"یہ تو تمہیں بھی نہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میں کہاں مقیم ہوں.... مگر تم یہ کیوں کہہ رہے ہو؟"

"میرے پاس کیلی پیٹرسن کے متعلق تھیوری ہے!....."

"تھیوری! اوہ بھتیجے!.... اب تم تھیوریاں بھی بنانے لگے شاباش ہاں بتاؤ تو کیا ہے!"

"میرا خیال ہے کہ کیلی پیٹرسن ڈیچز اور سرو گنفیلڈ کا بنایا ہوا ایک فراڈ ہے! ممکن ہے کل رات میں نے ایک دلچسپ ڈرامہ دیکھا ہو!....."

"لیکن تم سرو گنفیلڈ کو کیوں گھسیٹ رہے ہو۔"

"وہ دونوں گہرے دوست ہیں!.... اور بہت دنوں تک آسٹریلیا میں رہ چکے ہیں!...."

"تو اس کا یہ مطلب کہ تم پچھلی رات مکلارنس سے نہیں ٹکرائے!"

"میرا یہی خیال ہے!.... مکلارنس کی آڑ میں یہ ڈرامہ کھیلا گیا تھا!.... کیلی پیٹرسن اس طرح اچانک آ گئی تھی جیسے وہ اس واقعہ کی منتظر ہی رہی ہو!.... اس کے آدمیوں نے مکلارنس اور اس کے ساتھیوں پر پے در پے فائر کئے.... لیکن شائد کوئی زخمی بھی نہیں ہو سکا تھا! اب اسی لائن پر سوچنے کی کوشش کرو! کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ڈیچز کیلی پیٹرسن کی رقمیں خود ہضم کر رہی ہو!.... کیا سرو گنفیلڈ فرشتہ ہے....!"

"فرشتے سنگ کے دوست نہیں ہو سکتے بھتیجے!.... تم نے مجھے الجھنوں میں ڈال دیا ہے!"

"ہاہا.... لاؤ نکالو!.... آج کی رقم.... کل تو میں نے شیخ دوہ بننے کے سلسلے میں ساری رقم برباد کر دی تھی....!"

"اب کوئی رقم نہیں ملے گی...!"

"نہیں" عمران آنکھیں نکال کر بولا!

"تم اب تک میرے ساتھ فراڈ کرتے رہے ہو!...."

"کیا مطلب!...."

"کیا تم ڈیکن ہال میں نہیں رہتے!...."

"اب نہیں رہتا! پہلے رہتا تھا—" عمران نے بڑی سادگی سے کہا!

"مجھے وہاں لڑکیاں بہت پریشان کرتی ہیں! اس لئے اب میں ہارلے اسٹریٹ کے ایک بورڈنگ میں اٹھ آیا ہوں!"

"تم میرے لئے نہیں بلکہ ڈیکن کیلئے کام کر رہے ہو!...." سنگ ہی نے تیز لہجے میں کہا!

"میں دونوں کا کام تمام کر سکتا ہوں!" عمران دانت پیس کر بولا۔

"تم آج یہاں سے زندہ نہیں جا سکو گے!...."

"اچھا تو ٹھہرو! میں ابھی آتا ہوں!.... اپنے تابوت کے لئے آرڈر دے آؤں!.... انگلینڈ میں تابوت کے بغیر دفن ہونا بیکار ہے! آؤٹ آف فیشن سمجھ لو!.... مگر آج کے سوچ لو تو تمہیں دینے ہی پڑیں گے!.... ورنہ میں تابوت کا انتظام کہاں سے کروں گا!"

سنگ ہی نے اسے تھپڑ مارا لیکن اس کا ہاتھ اس کے گال کی بجائے کرسی کی پشت سے ٹکرایا!.... عمران نے کرسی الٹ دی اور سنگ ہی اچھل کر پیچھے ہٹ گیا!

"دیکھو! خبردار! ہاں اگر میرے چوٹ آئی!.... میرے ڈیڈی تمہیں گولی مار دیں گے!" عمران نے ہانک لگائی۔ سنگ ہی بری طرح جھلا گیا اور اس کے چہرے پر درندگی نظر آنے لگی۔ دوسرے ہی لمحہ میں عمران نے چاقو کھلنے کی کڑکڑاہٹ سنی.... سنگ ہی کے داہنے ہاتھ میں چاقو کی چمک دیکھ کر عمران نے پینترا بدلا اور جلدی سے فاؤنٹین پن نکالتا ہوا بولا!

"آؤ دیکھو! کیسی درگت بناتا ہوں تمہاری!" لیکن سنگ ہی خاموش تھا! اس کے پتلے پتلے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور آنکھیں کسی شکاری کتے کی آنکھوں کی طرح اپنے شکار پر جم کر رہ گئی تھیں!

عمران کے جسم میں ایک ٹھنڈی سی لہر دوڑ گئی! لیکن پھر بھی ڈٹا رہا۔ اوسان نہیں خطا ہونے دیئے.... اچانک سنگ ہی نے اس پر چھلانگ لگائی.... لیکن شائد اس دھماکے نے اسے بوکھلا دیا جو عمران کے فاؤنٹین پن سے نکلنے والے شعلے کی بنا پر ہوا تھا!

سنگ ہی ایک کرسی سمیت فرش پر ڈھیر ہو گیا! اور عمران اچھل کر باہر بھاگا! کمرے میں دھ
پھیل رہا تھا!... اور سنگ ہی نے چیخ کر چینی میں کچھ کہا اور کھانستا ہوا کمرے سے نکل آیا!... و
وہ بری طرح اپنی آنکھیں مل رہا تھا!... اور کھانسی تھی کہ رکنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی!...

عمران دوڑتے دوڑتے پھر پلٹ پڑا... اور سنگ ہی کے سر پر چپت رسید کرتا ہوا
"پیچھے کی طرف سے!"... اور پھر دوبارہ بھاگ نکلنے کے لئے مڑا ہی تھا کہ پانچ چھ چینی اس
ٹوٹ پڑے!... سنگ ہی ابھی تک آنکھیں مل مل کر کھانس رہا تھا!... چینیوں نے بڑی
مد سے حملہ کیا تھا! عمران کو جان چھڑانی مشکل ہو گئی! اس پر چاروں طرف سے گھونسوں اور
کی بارش ہو رہی تھی! اتنے میں اسے کسی کے ہاتھ میں چاقو کی چمک بھی دکھائی دی... اب
کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں رہ گیا تھا کہ وہ خود کو زمین پر گرا دیتا!... وہ صرف ایک سیکنڈ
مہلت چاہتا تھا... اور یہ مہلت اسے زمین پر گرتے ہی مل گئی! چونکہ تین آدمیوں کے ہاتھ
میں کھلے ہوئے چاقو تھے۔ اس لئے وہ شائد یہی سمجھے کہ کسی کا وار چل گیا!... عمران گرا بھی
چیخ مار کر!... اس کا ارادہ کچھ اور تھا لیکن حالات نے دوسری صورت اختیار کر لی!...
کے گر جانے پر سنگ ہی کی طرف متوجہ ہو گئے جو اب بھی پہلے ہی کی طرح اچھل اچھل
کھانس رہا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ آنکھوں پر تھے!

عمران نے لیٹے ہی لیٹے جست لگائی اور دوسرے کمرے میں پہنچ گیا اس کے آگے
راہداری تھی جو صدر دروازے تک جاتی تھی۔

راہداری میں پہنچتے ہی عمران نے "آگ آگ" چیخنا شروع کر دیا! کیونکہ چینی اس کے
دوڑے آ رہے تھے! صدر دروازہ بند تھا! عمران نے سوچا اگر اس دفعہ وہ ان کے ہتھے چڑھ
نہیں!... مگر شاید اس کے ستارے اچھے ہی تھے! ٹھیک اسی وقت ایک آدمی دروازہ کھول
راہداری میں قدم رکھ ہی رہا تھا کہ عمران اسے اپنے ساتھ لیتا ہوا گلی میں جا پڑا!... اور
اٹھتے ایک بار پھر اس نے "آگ آگ" کی ہانک لگائی! اس کے ساتھ ہی وہ آدمی بھی
اختیارانہ طور پر "آگ آگ" چیخ اٹھا جسے سمیٹتا ہوا عمران گلی میں آ پڑا تھا!... باہر کے لوگ
کی طرف جھپٹے اور اندر سے نکلنے والے چینیوں سے ٹکرا کر رہ گئے! ہر طرف آگ آگ
ہو گیا! لیکن سنگ ہی کے آدمی اس بھیڑ میں اپنے سر پیٹتے پھر رہے تھے!... کیونکہ اب عمر

کہیں پتہ نہ تھا۔

(11)

اسی دن ڈچز عمران کی تلاش میں ڈیکن ہال پہنچ گئی! عمران موجود تھا! سنگ ہی سے جھگڑا کرکے
لوٹنے کے بعد سے اب تک ڈیکن ہال سے باہر نہ نکلا تھا! اب اسے نئے سرے سے ایک دوسری اسکیم
مرتب کرنی تھی!... کیونکہ سنگ ہی جیسے آدمی کو دشمن بنا کر مطمئن ہو بیٹھنا فی الحال ممکن نہیں تھا!
ڈچز اس سے اسٹڈی میں ملی! سر ڈیکن موجود نہیں تھے!

"میں آج ونڈلیر جا رہی ہوں ڈمپ!..."

"شکریہ...!" عمران نے اس طرح کہا جیسے لندن میں اس کی موجودگی اس کے لئے
تکلیف کا باعث رہی ہو!

"کل رات تم نے کمال کر دیا! میں تو سمجھتی تھی کہ وہ تمہیں مار ہی ڈالیں گے مگر تم بہت دلیر ہو!"

"رات میرا ہارٹ فیل ہوتے ہوتے بچا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اگر کہیں ریوالور چل ہی گیا
تو کیا ہوگا!... مگر وہ لڑکی کیلی پیٹرسن! میں اس کا شکر گذار ہوں اس نے مجھے بیہوش ہونے سے
بچا لیا!"

"واقعی وہ حیرت انگیز اور پراسرار ہے... کیلی پیٹرسن!... اسے خود بھی اس بات کا
احساس ہوگا کہ بوڑھی ڈچز آف ونڈلیر خطرے میں ہے... حقیقتاً میں خطرے میں ہوں! اگر کل
تم ساتھ نہ ہوتے تو کیا ہوتا!"

"پتہ نہیں کیا ہوتا... مگر میں آپ کو کیا سمجھوں!" عمران نے اسے گھورتے ہوئے سوال کیا!

"کیا؟ میں نہیں سمجھی"

"ایک بار ایک تلخ تجربے سے دوچار ہونے کے بعد بھی آپ اس طرح آزادی سے ادھر
ادھر گھومتی پھر رہی ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ مکلارنس لندن کا ہوا ہے!"

"میری گاڑی میں دو مسلح باڈی گارڈ موجود ہیں! اور پھر مکلارنس مجھ پر قاتلانہ حملہ تو کر ہی
نہیں سکتا...!"

"کیوں نہیں کر سکتا!"

"میرے علاوہ... اور کوئی کیلی کو نہیں پہچانتا!"

"لیکن یور ہائی نس! ایک بات سمجھ میں نہیں آئی!"

"کیا بات!"

"مسکلارنس کیلی کے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے!....."

"خدا جانے!.... میں خود الجھن میں ہوں! لندن میں اس سے بھی زیادہ مالدار عورتیں موجود ہیں!"

عمران کچھ نہ بولا! وہ احمقوں کی طرح ڈچز کی طرف دیکھ رہا تھا! ڈچز نے مسکرا کر کہا! "تم اسی وقت میرے ساتھ ونڈلیر چلو گے!"

"میں معافی چاہتا ہوں یور ہائی نس! ابھی میری شادی بھی نہیں ہوئی.... میں ایسی صورت میں مرنا پسند نہیں کروں گا!"

"میں تمہیں اتنا بزدل نہیں سمجھتی تھی!" ڈچز نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ اتنے میں فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے ریسیور اٹھا لیا....

"یس ڈھمپ اسپیکنگ!"

"دوسری طرف سے سر ڈیکن کی آواز آئی۔ "اوہو.... کیا تم گھر پہنچ گئے!"

"ہاں! میں مسٹر چرچل سے مل چکا ہوں!" عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا" اور میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ میں اس اسکیم پر چار لاکھ پاؤنڈ تک خرچ کر سکتا ہوں!"

"کیا بک رہے ہو!" سر ڈیکن نے جھنجھلا کر کہا۔

"پرواہ نہیں ادیبے تو میں دس لاکھ پاؤنڈ تک خرچ کر سکتا ہوں! لیکن فی الحال چار لاکھ ہی کہے ہیں! مسٹر چرچل مجھ سے مل کر بہت خوش ہوئے ہیں!"

"عمران!...." آواز غصیلی تھی!

"اچھی بات ہے!.... مگر چرچل کو مجھ سے یہ کہنا تھا کہ میں رات کا کھانا اس کے ساتھ ہی کھاؤں!.... خیر میں پھر کبھی وقت نکالوں گا!...."

"میں آ رہا ہوں!" سر ڈیکن نے آپے سے باہر ہوتے ہوئے کہا" تم وہیں ٹھہرنا.... ورنہ مجھ سے بُرا آدمی کوئی نہ ہوگا....!"

"اچھا! اچھا.... ٹھیک ہے! فی الحال ڈیڑھ سو گھوڑے خرید لو!" عمران نے جواب دیا اور

دوسری طرف سے ریسیور پٹخنے کی آواز آئی۔ ڈچز اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے تھوک نگل کر کہا! "آج کل لمبی لمبی رقمیں خرچ کر رہے ہو!"

"ارے واہ!" عمران احمقانہ انداز میں چہکا! "بات دراصل یہ ہے کہ میں ایک نیا تجربہ کرنے جا رہا ہوں! آسٹریلیا کے ویلر اور عرب کے مشکی سے گھوڑوں کی ایک نئی نسل بناؤں گا! مسٹر چرچل سے اس موضوع پر میں نے ایک گھنٹے تک گفتگو کی تھی۔ ان کا خیال ہے کہ یہ اسکیم بڑی منفعت بخش ثابت ہوگی....!"

"چرچل نے تمہیں الو بنایا ہوگا!" ڈچز چیخنے لگی! "اسے تم مجھ سے زیادہ نہیں جانتے۔ فرصت کے لمحات میں وہ اپنا ذہن بالکل بہلا دینا چاہتا ہے۔"

"تب میں مسٹر چرچل اور گریٹا گاربو سے ایک نئی نسل بنانے کے امکانات پر غور کروں گا! مجھے یقین ہے کہ مسٹر جارج برنارڈ شا میری اس اسکیم کو بہت پسند کریں گے!"

"کیا تم نشے میں ہو!"

"اس نسل کے لوگ گول اور خوبصورت ہوں گے۔ یہ میرا دعویٰ ہے!"

"تو تم میرے ساتھ نہیں چلو گے!"

"نہیں اب مجھے لینڈی ڈاگ سے دلچسپی نہیں رہ گئی—!"

"خیر.... پھر سہی اگر ایک بار تمہیں ونڈلیر ضرور آنا پڑے گا! میں تمہیں بہت پسند کرتی ہوں! تم بزدل نہیں ہو! خواہ مخواہ بننے کی کوشش کرتے ہو!.... اچھا!"

ڈچز اٹھ گئی! عمران اسے جاتے دیکھتا رہا! ڈچز کے جاتے ہی رومیلا اور ربی آندھی اور طوفان کی طرح اسٹڈی میں داخل ہوئیں! شاید وہ ملحقہ کمرے سے ان کی گفتگو سن رہی تھیں!

عمران نے دیکھ کر سر کے بل کھڑے ہونے کی کوشش کی! لیکن ربی نے اسے کامیاب نہ ہونے دیا.... عمران بسورتا ہوا سیدھا کھڑا ہو گیا!

"یہ ڈچز سے تمہارا کیا رشتہ ہے!" ربی نے چڑانے والے انداز میں پوچھا!

"ہم دونوں شاہی نسل سے ہیں!" عمران نے اکڑ کر کہا!

"خیر ہوگا" ربی بولی! "ہم تو افسوس ظاہر کرتے ہیں!"

"کس بات پر!"

"زلزلے نے تمہارا کمرہ تباہ کر دیا!" ریٹی نے مغموم لہجے میں کہا!

عمران کی جان نکل گئی.... اس نے سوچا یقیناً ان دونوں زلزلوں نے اس کے کمرے میں تباہی پھیلا دی ہو گی۔ دوسرے ہی لمحے میں وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا....

وہاں سچ مچ اسے زلزلے ہی کی سی تباہی نظر آئی! میزیں اور کرسیاں الٹی پڑی تھیں۔ تصویروں کے فریم دیواروں سے گر کر چکنا چور ہو گئے تھے۔ بہرحال آسانی سے ٹوٹ جانے والی چیزوں میں سے ایک بھی صحیح و سلامت نہیں تھی! عمران نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور اس طرح سر ہلانے لگا جیسے سچ مچ وہ قہر خداوندی ہی رہا ہو! اس نے گھنٹی کا بٹن دبا کر اپنے آرش ملازم کو بلایا....!

وہ بھی کمرے کی حالت دیکھ کر بوکھلا گیا! عمران نے جواب طلب نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"جناب والا.... میں نہیں جانتا!...."

"کیا نہیں جانتے!"

"میں نے اپنی ماں سے سنا تھا کہ گدھوں کے گرد خبیث روحیں منڈلاتی رہتی ہیں!.... دیواروں پر گدھوں کے سر دیکھ کر میں ہمیشہ کانپ جاتا تھا!...."

"چلو ٹھیک کرو!" عمران اسے گھونسہ دکھا کر چیخا!

نوکر خاموش کھڑا اپنی چکنی کھوپڑی پر ہاتھ پھیرتا رہا!

"کیا تم نے سنا نہیں!...."

"مجھے یقین نہیں آتا.... کہ.... کہ....!"

"کیا یقین نہیں آتا....!"

"بھ.... بھوت...." اچانک بوڑھے آرش کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخیں نکلنے لگیں! اور عمران سچ مچ بوکھلا گیا! ادھر نوکر گرتا پڑتا کمرے سے بھاگا!

ٹھیک اسی وقت بٹلر نے آکر سر ڈیکسن کی آمد کی اطلاع دی! وہ شاید فون کا ریسیور رکھ کر ہی اپنے آفس سے چل پڑے تھے!

عمران اسٹڈی میں چلا گیا! سر ڈیکسن ابھی بیٹھے بھی نہیں تھے۔

"یہ کیا بکواس شروع کی تھی تم نے!"

"یہاں ڈچز آف وڈلیر تشریف رکھتی تھیں! وہ اس لئے تشریف لائی تھیں کہ مجھے اپنے ساتھ وڈلیر لے جائیں!"

"تو پھر!...."

"تو پھر آپ سوچئے کہ وہ مجھ پر مہربان کیوں ہو گئی ہیں!"

"میں سمجھتا ہوں! یہ کیلی پیٹرسن کا معاملہ!.... ڈچز نے پچھلی رات تمہیں بیوقوف بنانے کی کوشش کی تھی!.... اگر وہ اس سازش میں شریک ہے تو مجھے بڑا افسوس ہو گا!"

"شریک!.... یہ آپ کیا فرما رہے ہیں! کیلی پیٹرسن ڈچز کی ایک اسسٹنٹ ہے!"

"اب میں بھی یہی سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔" سر ڈیکسن بولے!

"مگر یہ قصہ زیادہ دنوں تک نہیں چل سکتا!...."

"کیوں۔ کوئی خاص بات!"

"کیلی پیٹرسن شاید اب لندن کی سب سے زیادہ مالدار عورت ہو گئی ہے!"

"وہ کس طرح!"

"مرحوم لارڈ ہیوبیتام کی جائیداد بھی اسی کو ملے گی!"

"یہ ہرگز نہیں ہو سکتا!" عمران بگڑ گیا! "لارڈ ہیوبیتام کی جائیداد مجھے ملے گی! کیا یہ ضروری ہے کہ دنیا بھر کی جائیدادیں اسی کے حصے میں آئیں!"

"پھر بکواس شروع کر دی تم نے!...."

عمران کچھ نہ بولا!.... وہ کچھ سوچنے لگا تھا!

سر ڈیکسن نے کہا! "مگر لارڈ ہیوبیتام کا وکیل کیلی پیٹرسن کی طرف سے مطمئن نہیں ہے۔ لہٰذا لارڈ ہیوبیتام کا ترکہ اس وقت کیلی کی طرف منتقل نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ کیلی منظر عام پر نہ آ جائے!"

"مگر لارڈ ہیوبیتام کا کیلی پیٹرسن سے کیا تعلق!"

"کیلی پیٹرسن کی دادی ہیوبیتام خاندان سے تعلق رکھتی تھی!"

"کاش میری دادی بھی....!" عمران اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا!

"اب ہیوبیتام خاندان یعنی اپنی ننھیال کے ترکے کی مالک کیلی پیٹرسن ہو گی! اس خاندان کا آخری فرد لارڈ ہیوبیتام تھا!...."

"کیا لارڈ ہیوبیتام اور ڈچز آف ونڈلمیر میں بھی کوئی تعلق تھا؟"

"ہاں.... آں.... ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں دوست رہے ہوں!"

"بس یا اور کچھ بھی؟.... میرا مطلب رشتہ داری سے ہے....؟"

"نہیں رشتہ داری نہیں تھی!...."

"خیر تو اب آپ یعنی لندن کی پولیس اس سلسلے میں کیا کرے گی؟"

"لندن کی پولیس اب کیلی پیٹرسن کے معاملے میں تحقیقات شروع کرے گی۔ کیونکہ
مرحوم لارڈ ہیوبیتام کا وکیل اس پر اسرار کیلی پیٹرسن کی طرف سے مطمئن نہیں ہے!....
بذات خود اپنا اطمینان کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ڈچز کی یقین دہانی کافی نہیں ہو سکتی!"

"میرے خدا....!" عمران اچھل کر بولا "تب تو مجھے ہیوبیتام کے وکیل کے تابوت کے
لئے ابھی سے آرڈر دے دینا چاہئے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وقت پر تیار نہ ملے!"

"پھر بکواس کرنے لگے!"

"اس کی موت بڑی پر اسرار ہوگی جناب! آپ لکھ لیجئے!"

" آخر کیوں؟"

"اگر کیلی پیٹرسن آپ کی دانست میں فراڈ ہے تو یہی ہونا چاہئے! آپ خود سوچئے کوئی ایسا
وکیل کیونکر زندہ رہ سکتا ہے جسے ڈچز کی بات پر یقین نہ ہو!"

"سنو! ڈچز انگلینڈ کی بڑی عورتوں میں سے ہے، لیکن وہ پولیس سے ٹکرانے کی ہمت نہیں
کر سکے گی! مجھے یقین ہے!"

"کیوں نہیں کر سکے گی! میں آپ سے متفق نہیں ہوں! وہ بڑے جوڑ توڑ والی عورت ہے
مجھے علم ہے کہ بارسوخ بھی ہے! کیا لندن کا پولیس کمشنر بھی اس کا احترام نہیں کرتا!" سر ڈیکن
نے کوئی جواب نہیں دیا! عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا "مجھے لارڈ ہیوبیتام کے وکیل کا پتہ چاہئے!"

"سکس اپر برکلے میوز!"

"شکریہ!...."

"لیکن اس سے مل کر کیا کرو گے!.... اوہو! ٹھہرو.... اس سلسلے میں سنگ ہی کا کیا رویہ ہے!"

"سنگ ہی کا نام بھی نہ لیجئے! آج ہم دونوں میں محبت کا آخری اسٹیج بھی ہو گیا! اتفاق تھا کہ بچ

نکل آیا.... بس اپنا سموزری ورک کام آ گیا ورنہ مجھے اپنا تابوت تک خریدنے کی مہلت نہ ملتی۔"

سر ڈیکن کے استفسار پر اس نے پوری کہانی دہرا دی!

"اوہ.... تو مجھے اس کا پتہ تھا! ورنہ ہو سکتا ہے کہ تمہاری زندگی خطرے میں پڑ جائے۔ تم
نے دنیا کے ایک خطرناک ترین آدمی کو چھیڑ دیا ہے! تم سنگ ہی کو نہیں جانتے! وہ ان لوگوں میں
سے ہے، جو قانون کی زد سے باہر رہ کر قانون شکنی کرتے ہیں! تم نے بہت برا کیا! اگر مجھے یہ معلوم
ہوتا کہ تم اس طرح اس سے جا ٹکراؤ گے تو میں تمہیں ہر قیمت پر باز رکھنے کی کوشش کرتا!"

"میں دنیا کا احمق ترین آدمی ہوں جناب.... مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجئے!"

"تم سنگ کو کیا سمجھے ہو! اس کی رسائی وزارت عظمیٰ تک ہے! اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ
انگلینڈ کے ساحل پر قدم بھی نہ رکھ سکتا!"

"میری رسائی بھی.... خیر چھوڑیئے! ان باتوں میں کیا رکھا ہے۔ بہر حال اب مجھے نئے
سرے سے کام شروع کرنا پڑے گا....."

"نہیں! میرا خیال ہے کہ اب تم اس قصے سے الگ ہی ہو جاؤ! ہم دیکھ لیں گے!"

"اب یہ مشکل ہے جناب! بلکہ ناممکن بھی!.... یا تو وہ مجھے مار ڈالے گا یا زندگی بھر یاد رکھے
گا.... پرنس آف ڈھمپ کو!"

"اچھا اگر اس معاملے میں الجھنے ہی کا خیال ہے تو پاول کے ساتھ مل کر کام کرو!"

"ہاں یہ ہو سکتا ہے!.... مگر پاول بہت چڑچڑا آدمی ہے اور عقل بھی موٹی رکھتا ہے اس
سے بہتر تو اب انسپکٹر گولڈ رہے گا....."

"نہیں!.... مکلارنس کے پیچھے پاول شروع ہی سے رہا ہے!"

"اور مجھے یقین ہے کہ آخر تک شروعات ہی رہے گی!"

"بہر حال میں نے پاول سے تمہارا تذکرہ کیا ہے!.... مگر وہ تمہیں صرف اس طالب علم کی
حیثیت سے جانتا ہے، جو پچھلی رات ڈچز کے ساتھ تھا!.... اگر تم اسے حیرت زدہ کر سکے تو اسے
اپنا سب سے بڑا مداح پاؤ گے! پاول اسی قسم کا آدمی ہے!"

(۱۲)

مکلارنس حقیقتاً خواہ کوئی چوہا ہی رہا ہو! لیکن لندن والے اس کا نام ہی سن کر حواس کھو بیٹھتے

تھے!... اس کے حملے بھی عجیب ڈھنگ سے ہوتے!... اس کی بہترین مثال وہ حملہ تھا جو زیر آف وڈلمیر والے واقعے کے دو ہی دن بعد کیا گیا! یہ حملہ کیلی پیٹرسن کے وکیل پر ہوا تھا! لوگوں کا خیال تھا کہ مکلارنس اس پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہ کر سکے گا کیونکہ وہ مور گیٹ اسٹریٹ کی پولیس چوکی کے اوپر رہتا تھا۔ عمارت کے نچلے حصے میں پولیس چوکی تھی۔ اس کے اوپر کے فلیٹ میں وکیل کا آفس تھا اور وہ وہیں رہتا بھی تھا!...

اچانک ایک پولیس پٹرول کار چوکی کے سامنے آکر رکی اور اس پر سے چار باوردی آفیسر نیچے اتر کر وکیل کے فلیٹ میں پہنچنے کے لئے زینے طے کرنے لگے!

ٹھیک اسی وقت ہیڈ کوارٹر سے ریڈیو پر اعلان ہوا کہ کچھ پٹرول کاریں پر اسرار طریقے پر غائب ہو گئی ہیں! لہٰذا جہاں کہیں کوئی پٹرول کار نظر آئے اسے ضرور چیک کیا جائے...... مور گیٹ اسٹریٹ چوکی کے انچارج نے یہ اعلان سنا اور گمشدہ کاروں کے نمبر بھی نوٹ کئے! پھر سامنے سڑک پر کھڑی ہوئی کار پر نظر پڑی اور وہ باہر نکل آیا.... کار خالی تھی اس میں بیٹھے والے تو اوپر جا چکے تھے!... لیکن انچارج مطمئن ہو گیا کیونکہ گمشدہ کاروں کے نمبر اس کار کے نمبروں سے مختلف تھے۔ انچارج واپس چلا گیا!... تھوڑی دیر بعد وہ چاروں وکیل سمیت نیچے اترے اور پٹرول کار فراٹے بھرتی ہوئی مور گیٹ اسٹریٹ سے نکل گئی! لیکن اگلے ہی چوراہے پر اسے رکنا پڑا۔ کیونکہ اس سے کچھ دیر پہلے بھی وہاں ایک پٹرول کار روکی جا چکی تھی! اسکاٹ لینڈ یارڈ کا ایک ذمہ دار آفیسر بھی وہاں موجود تھا اور پھر اس اتفاق کو کیا کہا جائے کہ کچھ دیر قبل چیک کی جانے والی پٹرول کار اور اس پٹرول کار کے نمبروں میں کوئی فرق نہیں تھا! حالانکہ یہ ایک ناممکن بات تھی اور ان میں سے ایک کار کے نمبر یقینی طور پر جعلی تھے۔

اسکاٹ لینڈ یارڈ کا آفیسر کیلی پیٹرسن کے وکیل کو بھی پہچانتا تھا۔ لہٰذا اسے شبہ ہو گیا! اس نے کیلی کے وکیل سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے! جواب میں وکیل نے بتایا کہ کیلی پیٹرسن کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے اسے ہیڈ کوارٹر میں طلب کیا گیا ہے!

"میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ چپ چاپ نیچے اتر آؤ!" آفیسر نے ان لوگوں سے کہا۔ لیکن کار کے اندر سے ایک بے آواز ریوالور نے اس کا استقبال کیا!.... آفیسر کے حلق سے ایک طویل چیخ نکلی اور وہ سڑک پر گر کر تڑپنے لگا! اس کے سینے سے خون ابل رہا تھا!

پھر اسی کار کے مائیکرو فون سے "مکلارنس" کا نعرہ بلند ہوا۔ اور کار پھر فراٹے بھرنے لگی! لوگ اس نام ہی سے خوفزدہ ہو جاتے تھے! لیکن محض سنسنی پھیلانے کے لئے ان لوگوں نے دو چار راہگیروں کو بھی ڈھیر کر دیا!

پھر اس کے بعد حقیقی معنوں میں مکلارنس کے آدمیوں نے تفریح شروع کر دی! اور بے تکلف نکلے چلے گئے! یہ اور بات ہے کہ شہر کے دوسرے حصے میں اسی نمبر کی دوسری کار گھیر لی گئی ہوا!... یہی مکلارنس کے آدمیوں کی تفریح تھی! وہ برابر ٹرانسمیٹر کے ذریعہ لندن کی پولیس کو گمراہ کئے جا رہے تھے! پھر وہ جلد ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے کیونکہ اس نمبر کی دوسری کار ایک جگہ پکڑی گئی!

بہر حال مکلارنس کے آدمی صاف نکل گئے...... وہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے صرف ایسے ہی راستوں کے متعلق اطلاعات دیتے جن سے انہیں گزرنا تھا!— نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس ادھر ادھر بھٹکتی رہی اور کیلی پیٹرسن کا وکیل مکلارنس کے ہتھے چڑھ گیا......

دوسرے دن وہی کار آکسفورڈ اسٹریٹ میں ایک جگہ کھڑی پائی گئی! اسکاٹ لینڈ یارڈ کے فوٹوگرافر اس پر ٹوٹ پڑے اور انگلیوں کے نشانات کی تلاش شروع ہو گئی!... اس کے بعد کیا ہوا یہ عوام کو کبھی نہ معلوم ہو سکا!

عمران باقاعدہ طور پر انسپکٹر پاول کے ساتھ کام کر رہا تھا اور پاول.... وہ اپنی زندگی سے عاجز آ گیا تھا!.... کیونکہ عمران بار بار اس کا نام بھول جاتا ہے! اور اسے اب تک ہزاروں بار دہرانا پڑا تھا کہ اس کا نام چاول نہیں پاول ہے۔

پاول کا خیال تھا کہ سر ڈکسن نے خواہ مخواہ ایک بلا اس کے ساتھ لگا دی ہے! کیونکہ پاول دراصل آرام کرسی کا سراغرساں تھا وہ تھیوریاں بناتا منطقی موشگافیاں کرتا.... اور اس کے ماتحت ادھر ادھر دوڑتے پھرتے!.... اس کا طریقہ استدلال بالکل شرلاک ہومز کا سا تھا!.... حتیٰ کہ بعض اوقات وہ شرلاک ہی کی ایکٹنگ بھی کرنے لگتا!.... گفتگو کرتے کرتے کرسی کی پشت سے ٹک جاتا! آنکھیں بند ہو جاتیں اور انگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے جا ملتے!.... اور اسی حالت میں وہ اکثر سو بھی جاتا!.... لہٰذا عمران اسے زیادہ نہیں پینے دیتا تھا! ایسے موقع پر پاول کو عمران پر بڑا غصہ آتا.... وہ سوچتا یہ کیسا کمینہ آدمی ہے کہ اسے مفت کی شراب بھی

گراں گزرتی ہے!

پاول نے عمران پر ایک احسان ضرور کیا تھا!... وہ یہ کہ اس کا حلیہ ہی بدل کر رکھ دیا تھا!... پاول ذہنی طور پر خواہ کیسا ہی رہا ہو۔ لیکن میک اپ کے معاملے میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا! اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سارے آفیسروں کو اس کا اعتراف تھا!... میک اپ کی تجویز پاول نے پیش کی تھی! اس کا خیال تھا کہ مکلارنس عمران کو پہچان گیا ہے! لہٰذا اس کی زندگی خطرے میں ہو سکتی ہے! یہ اور بات ہے کہ عمران نے اسے سنگ ہی سے پیچھا چھڑانے کا بہترین ذریعہ سمجھا ہو!... وہ جانتا تھا کہ سنگ ہی لازمی طور پر اس کی تلاش میں ہوگا!... یہ وہ زمانہ تھا کہ عمران میں زیادہ پختگی نہیں آئی تھی۔ بہتیرے معاملات میں وہ کچا تھا! خصوصاً میک اپ کا سلیقہ تو بالکل ہی نہیں تھا!... لہٰذا اس نے پاول کو بانس پر چڑھا کر اس کے متعلق بھی بہت سی گر کی باتیں معلوم کر لیں! اور اس کے عوض اس نے پاول سے وعدہ کر لیا کہ فرصت ملتے ہی وہ اسے مشرقی فنون سپہ گری سکھائے گا!... مشرقی فنون سپہ گری کا نام سنتے ہی پاول کی باچھیں کھل گئیں! اس نے اس کے متعلق قصے کہانیوں میں بہت کچھ پڑھا تھا!...

بہرحال کچھ چیزیں دونوں میں ایسی تھیں جن کی بنا پر وہ ایک دوسرے کو پسند بھی کرتے تھے! انہوں نے اپنی تفتیش کا آغاز اس مکان سے کیا تھا جہاں عمران کو پہلی بار مکلارنس کے درشن ہوئے تھے!... وہاں انہیں صرف ایک ہی بات معلوم ہو سکی! وہ یہ کہ مکان عرصے سے خالی تھا!... اتفاق سے ایک آدمی ایسا بھی نکل آیا جو اسے پہچانتا تھا! اور اس کے نام سے بھی واقف تھا!... اس نے بتایا کہ اس کا نام بروشو ہے اور عام طور پر بندرگاہ کے علاقے کے ایک ہوٹل ہی سام میں دیکھا جاتا ہے! ہو سکتا ہے وہ وہاں ملازم ہو! لیکن اس کے جسم پر ملازموں کی وردی کبھی نہیں دیکھی گئی۔

پاول اور عمران اس آدمی بروشو کا حلیہ ذہن نشین کر کے بندرگاہ کی طرف چل پڑے!

ہی سام ہوٹل اس علاقے میں گمنام نہیں تھا! نفاست پسند جہازی عموماً اسی ہوٹل کو دوسروں پر ترجیح دیتے تھے!

وہ دونوں سر شام ہی وہاں پہنچ گئے۔ آج پاول بھی میک اپ میں تھا! عمران تو خیر ہر وقت ہی آئینہ دیکھ دیکھ کر اپنی صورت پر لعنت بھیجتا رہتا تھا! پاول کا خیال تھا کہ اسے اس وقت تک اپنی صحیح شکل وصورت میں نہ نکلنا چاہئے جب تک کہ مکلارنس گرفتار نہ ہو جائے!

وہ ہی سام ہوٹل کی ایک میز پر جم گئے۔ کمرے کی فضا مختلف قسم کی شرابوں کی بو سے بوجھل ہو رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ بھانت بھانت کے تمباکوؤں کا دھواں بھی چکراتا پھر رہا تھا! پاول ہونٹوں پر زبان پھیر کر منہ چلانے لگا!... وہ بے تحاشہ پیتا تھا! اور اتنے جوش و خروش کے ساتھ پیتا تھا جیسے اپنی محبوبہ کے والدین کے دشمنوں کا خون پی رہا ہو!... عمران اسے ندیدوں کی طرح منہ چلاتے دیکھ کر مایوسانہ انداز میں سر ہلانے لگا!

پھر پاول نے ویٹر کو بلانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ عمران نے کہا "ہم یہاں شراب پینے نہیں آئے مسٹر پاول... ا... پاول...؟"

"تو پھر کیا یہاں بیٹھ کر ہم بھجن گائیں گے... بھجن یا اور کچھ کہتے ہیں اسے... مقدس گیت... میں نے ایمرسن کی ایک نظم میں پڑھا تھا!"

"شش!"... عمران اس کے پیر پر پیر رکھتا ہوا بولا "بروشو شاید وہی ہے!... وہ دیکھو... الماری کے قریب!... کاؤنٹر... کے پیچھے!"

عمران نے جس آدمی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ وہ کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا شراب کی بوتلیں رومال سے صاف کر رہا تھا! اس کے جبڑے بھاری تھے، اور پیشانی بہت تنگ... اتنی غیر متناسب کہ وہ آدمی کا چہرہ تو معلوم ہی نہیں ہوتا تھا!...

"ہاں... آں... ہو سکتا ہے۔" پاول اپنے مخصوص لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بولا!... اور کچھ اس طرح عمران کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جیسے بروشو کے وجود کی تمام تر ذمہ داری اسی پر ہو!...

"میں اسے دوسرے نام سے جانتا ہوں!" پاول نے آہستہ سے کہا! "یہ اطالوی ہے... اور اس کا نام شاید انکاٹو ہے! میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ نام مجھے صحیح یاد ہے!... بہرحال یہ ایک خطرناک آدمی ہے۔ کئی بار کا سزا یافتہ!"

"تب تو ہمیں ایک کام کا آدمی مل گیا!" عمران سر ہلا کر بولا!

"اور کیوں نہ فون کر کے کسی کو یہاں بلا لیں، جو اس کی نگرانی کر سکے!"

"ہم خود ہی کر لیں گے نگرانی!..." عمران نے کہا۔

"یہ میرے اصول کے خلاف ہے!" پاول نے ناخوشگوار لہجے میں کہا!

"میں نے اصول کا سبق آج تک نہیں پڑھا!..... یہ میری خوش قسمتی ہے!"

"میں بہت تھک گیا ہوں!" پاول بڑبڑایا۔ "وہ چار پگ لئے بغیر یہاں سے نہیں اٹھوں
ساتھ ہی اس نے ایک ویٹر کو بلا کر وہسکی کا آرڈر دے دیا! عمران کو بڑا غصہ آیا!
خاموش ہی رہا!..... ادھر پاول نے اصول سراغرسانی پر لیکچر دینا شروع کر دیا۔ جس کا لب
تھا "آرام کرسی" وہ بھاگ دوڑ کی بجائے ذہنی جمناسٹک کا قائل تھا اور اس کا خیال تھا
سراغرساں خود ہی بھاگ دوڑ شروع کر دے تو ماتحت کاہل ہو جاتے ہیں!

وہسکی اور سوڈا آگیا!..... پاول نے بڑے پیار سے اپنے پائپ میں تمباکو بھری اور تھوڑی
تک اسے سہلاتا رہا پھر وہسکی کی دو چار چسکیاں لے کر تمباکو کو دیا سلائی دکھائی اور فضا میں
نئی قسم کے تمباکو کے دھوئیں کا اضافہ ہو گیا۔

عمران بہت شدت سے بور ہو رہا تھا! اچانک اس نے بروشو کو کاؤنٹر کے پیچھے سے
دیکھا! وہ چند لمحے کمرے میں نظر دوڑاتا رہا پھر کسی کو کچھ اشارہ کیا..... ایک آدمی ایک گو
اٹھا اور دونوں باہر نکل گئے! پاول نیم باز آنکھوں سے انہیں دیکھتا رہا تھا۔ جیسے ہی عمران اٹھا
نے اس کا بازو پکڑ لیا!

"یہ کیا حماقت ہے بیٹھو! کل اسے ٹھیک کریں گے!" اس نے اسے بٹھانے کی
کرتے ہوئے کہا! لیکن عمران ہاتھ چھڑا کر ایک طرف ہٹ گیا!

"جہنم میں جاؤ!" پاول بڑبڑایا اور پھر شراب پینے لگا!

(۱۳)

عمران پندرہ منٹ تک ان کا تعاقب کرتا رہا! لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ دونوں
سیر سپاٹے کے لئے ہوٹل ڈی سام سے نکلے ہوں! وہ ایک سڑک سے دوسری سڑک پر
کرتے رہے۔

عمران نے بھی تہیہ کر لیا خواہ اسے ساری رات پیدل چلنا پڑے وہ پیچھا نہیں چھوڑے
دونوں چلتے رہے! حتیٰ کہ عمران نے محسوس کیا کہ اب وہ گودی کی طرف جا رہے ہیں!
پھر وہ وہاں رک گئے جہاں گودی کی نگران پولیس چوکی تھی..... پھاٹک پر کھڑے ہو
کو انہوں نے شائد اپنے پاس دکھائے اور پھاٹک سے گذر گئے! عمران بھی آگے بڑھا وہ

اس طرح وہ پھاٹک سے نہیں گزر سکے گا لہٰذا اس نے سنتری کو وہ بیج دکھایا جو پاول نے اسے
بوقت ضرورت استعمال کرنے کے لئے دیا تھا؟ یہ اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کا بیج تھا!..... وہ دیکھنے
کے بعد نہایت ادب سے ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران نے پھاٹک سے گذرتے وقت محسوس کیا
کہ تعاقب کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے! کیونکہ بروشو اور اس کا ساتھی نظروں سے غائب ہو چکے
تھے! عمران پھر پلٹ پڑا۔ اس نے سنتری سے پوچھا!

"کیا وہ دونوں روزانہ آتے ہیں!"

"کون دونوں جناب! میں نہیں سمجھا جناب!"

"وہی دونوں جو کچھ دیر قبل یہاں سے گذرے تھے!"

"اسے یاد رکھنا بہت مشکل ہے!" کانسٹیبل نے بڑے ادب سے جواب دیا!

عمران پھر آگے بڑھ گیا! وہ تو دراصل اس چکر میں تھا کہ کسی طرح بروشو سے جا ٹکرائے۔
مگر دشواری یہ تھی کہ اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا ویسے اگر وہ اسکاٹ لینڈ والوں کا سہارا
لیتا تو بروشو کی گرفتاری تک عمل میں آسکتی تھی، مگر عمران یہ نہیں کرنا چاہتا تھا!..... اسے تو یہ
معلوم کر لینے کی دھن تھی کہ آخر یہ مکلارنس ہے کیا بلا!

اس نے جلدی ہی بروشو کو ایک جہاز کے قریب پا لیا! لیکن اب اس کا وہ ساتھی نہیں دکھائی
دیا جو ہوٹل ڈی سام سے اس کے ساتھ آیا تھا!

پھر ایک چونکا دینے والی بات بھی سامنے آئی! اس بروشو کی نگرانی ایک آدمی اور بھی کر رہا
تھا!..... یہ ایک چینی تھا جسے پہچان لینے میں عمران کو کوئی دشواری نہیں ہوئی! یہ سنگ ہی کے
ساتھیوں میں سے تھا۔ اور پچھلے دنوں عمران پر حملہ کرنے والوں میں یہ بھی شامل تھا!.....

اب عمران کیلئے ایک چھوڑ دو آدمی ہو گئے تھے! اسے بروشو اور چینی دونوں پر نظر رکھنی تھی!

بروشو کچھ دیر وہاں رکا ہوا جہازی قلیوں سے گفتگو کرتا رہا پھر ایک طرف چل پڑا۔

چینی برابر اس کا تعاقب کرتا رہا۔ عمران ان دونوں کے پیچھے تھا! وہ بندر کے اس حصے میں
پہنچ کر رکے جہاں بڑی بار بردار کشتیاں کھڑی تھیں!..... ان میں دخانی اور بادبانی دونوں طرح
کی کشتیاں تھیں..... کچھ چھوٹی لانچیں بھی تھیں۔ بروشو ایک بڑی بادبانی کشتی "سی ہاک" کے
سامنے رک گیا! یہاں روشنی زیادہ نہیں تھی!..... کچھ عجیب طرح کی ملگجی روشنی جس نے

تاریک پانی پر جا بجا سرخ لہریے ڈال کر ماحول کو حد درجہ پُراسرار بنا دیا تھا!

بروشو نے کسی آدمی کو آواز دی! "ہو.... آ رہنڈا...."

"ہے ہوا.... "دوسری طرف سے آواز آئی.... "بروشے!"

"چلو جلدی کرو!...." بروشو نے ہانک لگائی!

سی ہاک کے عرشے پر ایک بڑی ہری کیمن روشن تھی!.... عمران اس کے قریب ہی ایک کشتی پر جا چڑھا تھا جو بالکل تاریک پڑی تھی! اور شائد وہ کشتی ماہی گیری کے لئے تھی کیونکہ اس پر پہنچ کر عمران ایک جگہ جال کے ایک ڈھیر سے الجھ کر گرتے گرتے بچا تھا۔ یہاں اسے مچھلی کی بساند بھی محسوس ہوئی تھی!

بہر حال اس کشتی پر اس وقت عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا! پھر اسے سی ہاک کے عرشے پر ایک مضبوط ہاتھ پیر والا لمبا تڑنگا آدمی دکھائی دیا جس کا چہرہ گل مچھوں کی وجہ سے حد درجہ خوفناک معلوم ہوتا تھا! اس کے جسم پر ایک پتلون اور ایک قمیض تھی اور سر پر جہازرانوں کی سی ٹوپی۔

"کیا ہے.... "اس نے گونجیلی آواز میں پوچھا!

"اسے لے جاؤں گا" بروشو نے کہا۔

"ہاں! لے ہی جاؤ! ورنہ وہ شائد.... "اس نے ایک گندی سی گالی کا اضافہ کر کے کہا "مر ہی جائے! میرا ہاتھ اٹھ جانے کے بعد رکنا نہیں جانتا! اور پھر وہ کتیا کا بچہ پاگلوں کی سی باتیں کرنے لگا ہے!"

"میں اسے لے جاؤں گا.... "بروشو نے کہا" لانچ کدھر ہے!...."

"ادھر!" گل مچھے والے نے ایک طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "ٹھہرو! میں چلتے چلتے اس کی تھوڑی سی مرمت اور کر دوں۔ ورنہ وہ تمہیں حیران کر ڈالے گا!"

وہ کیبن میں گھس گیا! اور تھوڑی دیر بعد ایک آدمی کو دھکے دیتا ہوا باہر لایا.... عمران اسے دیکھتے ہی بیساختہ چونک پڑا.... اس کے جسم کا اوپری حصہ ننگا تھا اور اس نے صرف ایک پتلون پہن رکھی تھی!.... وہ کیبن سے نکل کر عرشے پر آ گرا!.... اور ساتھ ہی گل مچھے والے خوفناک آدمی نے اس پر ہنٹر چلایا!

"مجھے مت مارو.... مجھے مت مارو!...." پٹنے والا آہستہ آہستہ بڑبڑایا! ہنٹروں کی اس

اور اس کی آواز میں بڑا غیر فطری سا تعلق تھا!.... اسے عرشے سے اٹھانے کے لئے اس پر ہنٹروں کی بارش ہوتی رہی! لیکن اس کی آواز ہلکی سی بڑبڑاہٹ سے آگے نہیں بڑھی!

عمران نے اس سے اندازہ کر لیا کہ وہ ہوش میں نہیں ہے ورنہ چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیتا!

آخر گل مچھے والے نے ہنٹر ایک طرف ڈال دیا اور بروشو سے غصیلی آواز میں بولا! "اب کھڑا دیکھ کیا دیکھتا ہے۔ اسے اٹھاتا کیوں نہیں!"

"ہے آ رہنڈا.... تو ہوش میں ہے یا نہیں!...." بروشو کو بھی شائد غصہ آ گیا تھا!

اس کے جواب میں آ رہنڈا نے اسے ایک گندی سی گالی دی اور عرشے سے چابک اٹھا کر کھڑا ہو گیا!.... دوسرے ہی لمحے میں بروشو عرشے پر پہنچ چکا تھا!

"آ رہنڈا! تو شائد نشے میں ہے!" بروشو نے جھلائی ہوئی آواز میں کہا.... "میں اس وقت تجھ سے جھگڑا نہیں کروں گا۔ اسے اٹھانے میں میری مدد کرو!"

"کیا میں تیرے باپ کا نوکر ہوں....؟" آ رہنڈا نے چابک کو گردش دے کر کہا! اتفاقاً چابک کے چمڑے کی نوک بروشو کے گال سے ٹکرا گئی۔ بس پھر کیا تھا! بروشو آ رہنڈا پر ٹوٹ پڑا!.... دونوں جنگلی بھینسوں کی طرح ایک دوسرے کے ٹکریں مار رہے تھے!.... کبھی وہ گتھے ہوئے نیچے گر جاتے اور کبھی اٹھ کر ایک دوسرے کو ریلنے لگتے! اسی طرح وہ کیبن کی دوسری طرف پہنچ گئے!.... غالباً وہ اس کوشش میں تھے کہ ان میں سے ایک پانی میں جا گرے!....

عرشے کا وہ حصہ جہاں بیہوش آدمی پڑا تھا! ویران ہو گیا!.... دفعتاً عمران کو عرشے پر چوتھی شکل دکھائی دی! یہ وہی جبشی تھا جو بروشو کا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک آیا تھا۔ وہ چوہے کی طرح رینگتا ہوا بیہوش آدمی تک پہنچ گیا۔

پھر کسی بندر کی سی پھرتی سے اسے اپنی پشت پر لاد کر واپسی کے لئے پلٹا! عمران نے معنی خیز انداز میں سر ہلاتے ہوئے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لیں! پھر وہ بھی چپ چاپ کشتی سے اتر گیا!

جبشی اسے پیٹھ پر لادے کشتیوں کی آڑ لیتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا!

عمران سوچنے لگا کہ وہ اسے کس طرح اور کہاں لے جائے گا کیونکہ آگے ہی بحری پولیس کی چوکی تھی۔

چینی چلتے چلتے رک گیا!... یہاں اس جگہ بالکل سناٹا تھا اور پانی میں متعدد لانچیں پڑی ہوئی تھیں! چینی نے بیہوش آدمی کو زمین پر ڈال دیا! اور پانی میں گھس کر لانچوں کو ٹٹولنے لگا! شائد اسے کسی ایسی لانچ کی ضرورت تھی جس کا انجن مقفل نہ ہو! دوسرے ہی لمحے میں عمران نے کسی لانچ کے اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی... ایک لانچ دوسری لانچوں کی قطار سے آگے نکل کر بڑھ رہی تھی!... سی ہاک سے اب بھی ڈھول دھپے اور گالی گلوچ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ شائد ان کی لڑائی ابھی فیصلہ کن اسٹیج پر نہیں پہنچی تھی! لانچ کچھ دور جا کر بالکل کنارے سے لگ گئی۔ اس کا انجن بند کر دیا گیا! اور چینی کود کر بیہوش آدمی کی طرف آنے لگا!... لیکن عمران زمین پر گر کر سینے کے بل رینگتا ہوا پہلے ہی سے اس کے قریب پہنچ چکا تھا! وہ چند لمحے تاریکی میں پڑا چینی کی آمد کا انتظار کرتا رہا!

پھر جیسے ہی چینی بیہوش آدمی کو اٹھانے کے لئے جھکا!... عمران نے اس کی گردن پکڑ لی اور کچھ اس انداز میں اپنی گرفت مضبوط کرتا گیا کہ چینی کے حلق سے ہلکی سی آواز بھی نہ نکل سکی... ذرا ہی سی دیر میں وہ کسی شہتیر کی طرح عمران پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا! عمران نے اسے پرے دھکیل کر بیہوش آدمی کو اپنی پشت پر لادا اور لانچ کی طرف چلنے لگا!... وہ جلد سے جلد لانچ پر بیٹھ کر بحری پولیس کی چوکی تک پہنچ جانا چاہتا تھا! کیونکہ اس کی پشت پر جو کوئی بھی تھا اس کے لئے بہت اہم تھا! وہ اسے پہچانتا تھا اس سے پہلے بھی کئی بار دیکھ چکا تھا— یہ ڈچز آف وڈلیر کا پرائیویٹ سیکرٹری گوہن تھا اس نے اسے اس رات بھی ڈچز آف وڈلیر کے ساتھ دیکھا تھا۔ جب وہ سر ڈیکن کے یہاں کی تقریب میں شرکت کی غرض سے لندن آئی تھی!

(۱۴)

دوسرے دن شام کو عمران پاول سے ملا اور پاول اسے دیکھتے ہی اچھل پڑا۔ وہ شائد ابھی ابھی کہیں سے تھکا ہارا واپس آیا تھا!... اس کے چہرے پر کبیدگی کے آثار تھے!

"میں نے تمہیں منع کیا تھا!" اس نے چیخ کر کہا۔

"یہ پچھلے سال کی بات ہے مسٹر چاول!"

"پاول!"... پاول میز پر گھونسہ مار کر غرایا "اپنا سر کھوپڑی میں رکھا کرو۔ سمجھے!... تم نے پچھلی رات بروشو کا تعاقب کر کے سارا کھیل بگاڑ دیا!"

"کیا قصہ ہے!" عمران نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا!

"قصہ! اگر سر ڈیکن نے تمہیں میرے ساتھ نہ لگایا ہوتا تو میں تمہیں گولی مار دیتا!"

"میں گولی کا جواب گولی سے دیتا ہوں پرواہ نہ کرو... یہ بتاؤ کہ مجھ سے غلطی کیا ہوئی ہے!"

"تمہاری وجہ سے بروشو قتل کر دیا گیا!..."

"ہائیں... کب کہاں؟..."

"اس کی لاش ٹیمز کے کنارے ملی ہے!..."

"کس جگہ؟"

"جہاں ماہی گیروں کی کشتیاں رہتی ہیں!..."

"کیا وہاں کوئی بڑی کشتی "سی ہاک" بھی موجود تھی!"

"کیا تم مجھے بالکل الو سمجھتے ہو!" پاول دہاڑا!... وہ اس وقت بھی نشے میں تھا!

"میں نے "سی آؤل" نہیں "سی ہاک" کہا تھا!" عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا!

"میں کشتیاں نہیں دیکھ رہا تھا! تم آخر مجھے سمجھتے کیا ہو!"

"تم اپنے وقت کے شرلاک ہومز ہو!" عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا "اس لئے متوقع رہتا ہوں کہ تم معمولی سے معمولی چیز کو بھی نظر انداز نہیں کرو گے!"

پاول خاموشی سے عمران کو دیکھتا رہا! پھر میز کی دراز سے رائی کی وہسکی نکالی اور بوتل سے ڈاٹ نکال کر دو تین گھونٹ لئے... پھر اسے دوبارہ دراز میں رکھتا ہوا بولا "تم میں سراغرسانی کی صلاحیت ضرور ہے۔ لیکن ذہنی تربیت کی کمی کی وجہ سے جلد باز ہو! تمہیں پچھلی رات اس کا تعاقب نہیں کرنا چاہئے تھا! ہو سکتا ہے کہ مکلارنس کے کسی دوسرے آدمی نے تمہیں تعاقب کرتے دیکھ لیا ہو!"

"میں بہت بیوقوف آدمی ہوں، مسٹر... چچ... پاول۔" عمران نے رو دینے والی آواز میں کہا!... وہ جانتا تھا کہ پاول کتنا خوشامد پسند ہے!... وہ دراصل بروشو کی لاش کے متعلق تفصیل معلوم کرنے کے لئے بے چین تھا!...

پاول اس وقت نشے میں بھی تھا اس لئے یہ ضروری تھا کہ اسے عرش سے فرش پر لانے کے لئے عمران تھوڑی سی چاپلوسی بھی کرے! ویسے پاول کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ

عمران نے پچھلی رات کون سا کارنامہ انجام دیا ہے!... پاول تو الگ رہا عمران نے سر ڈیکن کو
اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا!... وہ بیہوش گومن کو لانچ میں ڈالے ہوئے سیدھا
پولیس کی چوکی میں پہنچا... وہاں اسکاٹ لینڈ یارڈ کا بیج دکھا کر دو کانسٹیبلوں کو حاصل کیا اور ان
مدد سے گومن کو ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کرا دیا... یہاں بھی اسکاٹ لینڈ کے بیج
نشان ہی نے مدد کی ورنہ شاید وہ اتنی آسانی سے اسے داخل بھی نہ کرا سکتا!... یہ شناختی
اسے سر ڈیکن کی سفارش ہی پر ملا تھا عمران نے شرط بھی رکھی تھی... ظاہر ہے کہ لندن
شہر میں قانونی مضبوطی کے بغیر کچھ کر گذرنا آسان کام نہیں تھا!... اس لئے عمران نے
ڈیکن سے وہی آسانیاں طلب کی تھیں جو اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغرسانوں کو حاصل تھیں!

پچھلی رات سے اب تک وہ متعدد بار اس پرائیویٹ ہسپتال کے چکر لگا چکا تھا! لیکن گومن
کے متعلق تسلی بخش رپورٹ نہیں ملی تھی... ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ اس کی ذہنی حالت ٹھیک
نہیں ہے۔ حد سے بڑھے ہوئے تشدد نے اس کا دماغ الٹ دیا ہے! مگر وہ اس کے مستقبل
مایوس نہیں تھے! ان کا خیال تھا کہ آہستہ آہستہ اس کے حواس واپس آجائیں گے!

عمران اس وقت پاول سے گفتگو کے دوران میں بھی اس کے متعلق سوچتا رہا تھا!...
نے اس کی رو دینے والی آواز سنی، اور اٹھ کر اس کا شانہ تھپکنے لگا پھر ہمدردانہ انداز میں بولا
نہ کرو! میں تمہیں دنیا کا سب سے بڑا سراغرساں بنا دوں گا... مگر پہلے تم تمباکو اور شراب
عادت ڈالو!... بیئر سے شروعات کرو پھر میری ہی طرح رانی کی خالص وہسکی پینے لگو گے

"اچھا میں اگلے اتوار سے شروع کر دوں گا!" عمران نے سعادتمندانہ انداز میں کہا۔
وہاں کشتیوں کے قریب کسی نے بروشو کی لاش کی شناخت کی تھی؟"

"کسی نے بھی نہیں!... وہاں شاید اسے کوئی نہیں جانتا تھا!... میں صبح ہی سے
پریشان ہوں! اس کی لاش اٹھوا کر آیا ہی تھا کہ پھر فون ملا کہ ایک لاش اور...!"

"ہائیں... ایک اور!..." عمران نے احمقانہ انداز میں منہ کھول دیا!

"ایک چینی سور کی لاش! مجھے چینیوں سے بڑی نفرت ہے؟"

"وہ کہاں ملی تھی؟" عمران نے مضطربانہ انداز میں پوچھا!

"وہیں قریب ہی! کسی نے اسے ریت میں دفن کرنے کی کوشش کی تھی!"

"وہ لاشیں ابھی تک مردہ خانہ ہی میں ہوں گی!"

"ہاں وہیں ہیں!— لیکن مجھے اس کی ذرہ برابر بھی پروا نہیں ہے کہ وہ چینی کون تھا! میرا
بس چلے تو لندن میں ایک بھی چینی نہ دکھائی دے!"

"اچھا تو اٹھو!" عمران نے اسے اٹھنے کا اشارہ کر کے کہا۔

"کہاں چلوں! نہیں اب میں کہیں نہ جاؤں گا!"

"اگر تم نہیں جانا چاہتے تو یارڈ کے تین فوٹوگرافر میرے ساتھ کردو!"

"کیا کرو گے!...."

"ان کو تمہارا پیٹ پھاڑ کر آنتیں باہر کھینچ لوں گا پھر فوٹوگرافروں سے کہوں گا کہ اب لو تصویر!"

"میں تمہارا سر پھوڑ دوں گا!... احمق آدمی!... تم پاول سے گفتگو کر رہے ہو!"

"مجھے تین فوٹوگرافر چاہئیں! اگر تم انتظام نہ کر سکو تو میں سر ڈیکن کو فون کروں گا!"

پاول نے فون کا ریسیور اٹھا کر فنگر پرنٹ سیکشن کے تین فوٹوگرافروں کو طلب کیا! جو دس
منٹ کے اندر ہی اندر پاول کے کمرے میں پہنچ گئے! اس دوران میں وہ عمران کو جرمن زبان میں
گالیاں دیتا رہا تھا یہ سمجھ کر کہ عمران جرمن سے نابلد ہے!

عمران نے وہاں سے چلتے وقت جرمن ہی میں کہا "جب تم مجھے دنیا کا سب سے بڑا
سراغرساں بنا دو گے اس وقت میں تمہیں لاطینی میں گالیاں دوں گا... ٹاٹا...!"

پاول حیرت سے منہ پھاڑے اسے جاتے دیکھتا رہا!

عمران سب سے پہلے مردہ خانے پہنچا!... چینی کی لاش پر نظر پڑتے ہی اس نے اسے
پہچان لیا۔ یہ وہی تھا جو پچھلی رات بروشو کا تعاقب کرتا رہا تھا اور جسے عمران بیہوش کر کے وہیں
ڈال آیا تھا... اس کے سینے میں عمران کو زخم نظر آیا! غالباً خنجر یا کسی دوسری دھار دار چیز سے
دل کے مقام پر وار کیا گیا تھا!... ایسا ہی زخم اسے بروشو کے سینے پر بھی دکھائی دیا۔

مردہ خانے سے نکل کر فوٹوگرافروں سمیت وہ بندرگاہ کی طرف روانہ ہو گیا!... اسے
یقین تھا کہ وہ "سی ہاک" پر آرینڈا کو نہیں پا سکے گا! چینی کے قتل سے ظاہر ہو رہا تھا! "سی ہاک"
کی موجودگی ان حالات میں یقینی تھی! آرینڈا اسے کہیں اور لے جا کر اپنے لئے خود ہی کنواں
کھودنے کی حماقت نہ کرتا!... چینی کا قتل اسی پر دلالت تھا کہ آرینڈا بروقت ہوشیار ہو گیا

تھا!... بروشو کو ختم کرکے وہ قدرتی طور پر عرشے کے اس حصے میں آیا ہوگا۔ یہاں
گوہن کو چھوڑا تھا اور پھر وہاں اسے تنہا پاکر نیچے اترا ہوگا!...... اور پھر ظاہر ہے کہ بیہوش
اس کی نظر ضرور پڑی ہوگی!...... گوہن غائب...... ایک بیہوش چینی کی موجودگی
صورت میں...... آربنڈا کا ہوشیار ہو جانا لازمی تھا!

عمران کا خیال درست نکلا! "سی ہاک" موجود تھی! لیکن آربنڈا غائب! اسے صبح ہی سے
نے نہیں دیکھا تھا!...... کشتی کا کیبن خالی پڑا تھا! اس میں کسی قسم کا سامان بھی نہیں ملا...... کشتی
بڑی تھی! اور شائد اسے بھی ماہی گیری کے لئے استعمال کیا جاتا رہا تھا! کیونکہ عرشے کے
گوشے میں کئی بڑے بڑے جال دکھائی دے رہے تھے!...... عمران نے فوٹو گرافروں کو کچھ جگہ
دکھائیں۔ جہاں انہیں انگلیوں کے نشانات تلاش کرنے تھے! فوٹو گرافر بھورے رنگ کا
چھڑک چھڑک کر تصویریں لیتے رہے اور عمران دوسرے ماہی گیروں سے پوچھ گچھ کرنے لگا!

اس تحقیق کا ماحصل یہ تھا کہ آربنڈا ہی اس کشتی کا مالک تھا! پانچ آدمی ان کا ہاتھ بٹاتے
مگر جب سے اس کا پاگل چھوٹا بھائی کشتی پر آیا تھا آربنڈا نے ماہی گیری قریب قریب ترک کر
تھی! بھائی کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھا اور اسے دن رات کیبن میں بند رکھتا تھا۔ اکثر رات
کیبن سے چیخیں بلند ہوتیں اور دوسرے ماہی گیر سمجھ جاتے کہ آربنڈا کے بھائی پر پاگل پن
دورہ پڑا ہے!

"آربنڈا کو کب سے جانتے ہو!" عمران نے ایک بوڑھے ماہی گیر سے پوچھا!

"پچھلے دس سال سے جناب!......" ماہی گیر نے جواب دیا!

"تم یہاں کب سے ہو! میرا مطلب اس گھاٹ سے ہے!"

"چودہ سال کی عمر سے جناب!...... اور اب میرا پچھترواں سال شروع ہوا ہے!"

"کیا آربنڈا...... ہمیشہ کشتی پر رہتا تھا!"

"نہیں جناب! وہ کبھی کبھی...... یہاں آتا تھا!...... لیکن جب سے اس کا بھائی آیا ہے! دن
رات یہیں رہتا تھا!......"

"لیکن آربنڈا کی مستقل قیام گاہ کہاں ہے!"

"یہ شائد کسی کو بھی نہ معلوم ہو!— اس نے کبھی کسی کو نہیں بتایا!...... ویسے شائد آپ

بحری پولیس کی چوکی سے معلوم ہو جائے کیونکہ وہاں ہمارے نام اور پتے نوٹ کئے جاتے ہیں! اہم
ماہی گیروں کی طرف سے اسمگلنگ کا خدشہ بھی رہتا ہے نا!"

فوٹو گرافر اپنا کام ختم کر چکے تھے عمران انہیں رخصت کرکے تنہا پولیس چوکی پہنچا!......
وہاں سے آربنڈا کا سکونتی پتہ حاصل کرکے اس مقام کے لئے روانہ ہو گیا!...... مگر مایوسی......!
وہاں اس نام اور حلیے کے آدمی کو کوئی نہیں جانتا تھا...... اس عمارت میں آربنڈا نام کا کوئی آدمی
کبھی نہیں رہا تھا! عمران نے مکان کی مالکہ کو آربنڈا کا حلیہ سمجھانے کی کوشش کی...... لیکن مالکہ
نے خوفزدہ سی آواز میں کہا "گلچھے!" خدا کی پناہ! گلچھے والے آدمیوں سے دن میں بھی
خوف معلوم ہوتا ہے...... میں ایسے کسی آدمی کو اپنا کرایہ دار نہیں بنا سکتی!"

عمران کسی اداس بھیڑ کی طرح تھوتھنی لٹکائے واپس ہوا!......

(۱۵)

دوسرے دن ایک حیرت انگیز رپورٹ عمران کے سامنے آئی! یہ رپورٹ اسکاٹ لینڈ یارڈ
کے ماہرین نشان انگشت نے ترتیب دی تھی!— رپورٹ کا سب سے زیادہ سنسنی خیز حصہ وہ تھا۔
جس میں ایک مخصوص نشان کے متعلق بحث کی گئی ہے! یہ نشان تین مختلف مقامات پر ملا تھا!
"سی ہاک" نامی کشتی پر کئی جگہ!...... اس عمارت میں جہاں ایجز آف وڈلمیر اور عمران کو پکڑ کر
لے جایا گیا تھا!...... اور بروشو کی لاش پر...... اس کے گلے میں چاندی کا ایک مسطح تعویذ تھا......
اسی پر یہ نشان ملا تھا!......

جب عمران یہ رپورٹ پڑھ چکا تو اس کے ذہن میں کیلی پیٹرسن کے الفاظ گونج اٹھے!

"مکلارنس یہ ہے...... لمبا آدمی...... یہ نکل کر جانے نہ پائے!"

لمبا...... آدمی!...... اس عمارت میں اتنا لمبا آدمی کوئی اور نہیں تھا!...... اور یہ آربنڈا......
عمران سوچنے لگا آربنڈا بھی کم و بیش اتنا لمبا رہا ہوگا...... تو کیا...... مکلارنس وہی ہے!......
عمارت میں صرف وہی ایک لمبا آدمی تھا...... اور وہ نشان اسی کرسی کے ہتھے پر ملا تھا جس پر عمران
نے اسے بیٹھے دیکھا تھا!...... وہی نشان کشتی میں بھی موجود تھے!...... متعدد جگہوں پر...... پھر
...... وہی نشان بروشو کے تعویذ پر بھی تھا...... ہو سکتا ہے کہ آربنڈا نے لڑائی کے دوران بھی اس
کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی ہو اور نتیجے کے طور پر بے خیالی میں اپنی انگلی کا نشان تعویذ پر چھوڑ گیا

ہو ۔۔۔ وہ سوچتا رہا۔۔۔ اور پھر اسے یہ خیال ترک کر دینا پڑا کہ ڈچز آف وڈلمیر کیلی پیٹرسن کے معاملے میں فراڈ کر رہی ہے!۔۔۔ لیکن پھر یک بیک ایک دوسرا سوال اس کے ذہن میں ابھرا۔۔۔ اگر آرنڈا ہی مکلارنس ہوتا تو پیروشو اس سے تلخ کلامی کی جرأت نہ کر سکتا!۔۔۔ ظاہر ہے کہ پیروشو اس کے گروہ کا ایک ادنیٰ فرد رہا ہوگا۔۔۔ عمران سوچتا رہا۔۔۔ کچھ دیر بعد اس نکتے میں جان نہیں رہ گئی! کیونکہ مکلارنس جیسے مجرموں کے ہزاروں روپ ہوتے ہیں! ایک ہی آدمی کے سامنے وہ مختلف شکلوں میں آتے ہیں۔ ورنہ ان کا بھانڈا ہی نہ پھوٹ جائے!۔۔۔ ہو سکتا ہے آرنڈا بھی مکلارنس ہی کا ایک الگ روپ ہو!۔۔۔ کچھ لوگوں سے وہ اس شکل میں رابطہ رکھتا ہو!۔۔۔ یہی ہو سکتا ہے ورنہ وہ لوگ انتہائی تشدد سہنے کے بعد بھی مکلارنس کی حقیقت سے لاعلمی ظاہر نہ کرتے جو اکثر اس کا کام کرتے ہوئے پولیس کے ہتھے چڑھ جاتے تھے!

اس پر تو عمران کو سو فیصدی یقین ہو گیا تھا کہ آرنڈا اور وہ لمبا نقاب پوش ایک ہی آدمی تھا پھر اسے یہ بھی یاد آیا کہ لمبے نقاب پوش کے لہجے میں شائستگی تھی۔۔۔ اس کے برخلاف آرنڈا کا لہجہ جاہلوں اور نچلے طبقے کے لوگوں کا سا تھا ۔۔۔ گو کہ آوازوں میں مماثلت تھی لہٰذا اب یہ خیال اس کے ذہن میں جڑ پکڑنے لگا تھا کہ مکلارنس بیک وقت مختلف شکلوں میں اپنے گروہ کے آدمیوں کے سامنے آتا تھا اور اسی لئے اب تک اس کی صحیح شخصیت پر روشنی نہیں پڑ سکی! کہیں وہ مکلارنس بن جاتا ہے اور کہیں خود ہی اس کا ایک ادنیٰ ملازم!

پھر ڈچز کے پرائیویٹ سیکرٹری گوہن کا معاملہ تھا ہو سکتا ہے کہ ڈچز کی طرف سے مایوس ہو جانے کے بعد اس نے اس کے پرائیویٹ سیکرٹری کو کیلی کے متعلق علم ہوا ہو اسے پیچھا تا بھی ہو!

ویسے اس بیچارے کا پورا جسم مختلف قسم کے زخموں سے چھلنی ہو رہا تھا کئی جگہ آگ سے داغے کے نشانات بھی تھے!۔۔۔ بس یہ معلوم ہوتا تھا جیسے اذیت رسانی کی آخری حدیں اس کے جسم پر آ کر ختم ہو گئی ہوں!۔۔۔ یہ اس بات کا کھلا ہوا ثبوت تھا کہ گوہن کیلی کے متعلق بہت کچھ ضرور جانتا ہے ورنہ اسے بھی معمولی زد و کوب کے بعد چھوڑ دیا جاتا جیسے پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے منیجر کو چھوڑ دیا تھا ۔۔۔ اسی طرح آج ہی پیٹرسن کے وکیل کو بھی چھوڑ دیا گیا تھا!۔۔۔ اس کا بیان تھا کہ اسے زیادہ تر ڈرایا اور دھمکایا ہی گیا تھا مار پیٹ بھی ہوئی تھی مگر زیادہ نہیں۔

مور گیٹ اسٹریٹ کی پولیس چوکی سے اطلاع ملتے ہی خود سر ڈیکن وکیل سے ملنے کے لئے

گئے تھے!۔۔۔ انہوں نے اس سے سوالات کر کے جو خاص بات معلوم کی تھی وہ کم از کم عمران کی نظروں میں قطعی خاص بات نہیں تھی!۔۔۔ وکیل کا بیان تھا کہ مکلارنس ایک پست قد آدمی ہے۔۔۔ ویسے وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا کیونکہ چہرے پر سیاہ نقاب تھی!۔۔۔ وکیل یہ بھی نہ بتا سکا کہ وہ لوگ اسے کہاں لے گئے تھے! کیونکہ کچھ دور چلنے کے بعد اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی تھی!۔۔۔ اور جب اس نے کھلا ہوا آسمان دیکھا تو وہ بیہوشی کی بعد کی حالت تھی! یعنی وہ لوگ اسے بیہوش کر کے شاہراہ پر ڈال گئے تھے!

بہر حال عمران اس کے علاوہ اور کچھ نہ سوچ سکا کہ گوہن پر اتنا زیادہ تشدد اسی لئے کیا ہوگا کہ وہ حقیقت کا انکشاف کر دے ۔۔۔ اور ڈچز پر تو اب وہ ہاتھ ڈالنے سے رہے کیونکہ پچھلے دنوں کی خبر کے مطابق ڈچز آف وڈلمیر نے مسلح فوج کا ایک دستہ طلب کر لیا تھا جو وڈلمیر کیسل کے گرد گھیرا ڈالے پڑا تھا ایسے حالات میں وہاں مکلارنس یا اس کے آدمیوں کا گزرنا ممکن نہیں تھا!

عمران دن بھر واقعات کی چولیں ملاتا رہا!۔۔۔ ابھی تک گوہن کی ذہنی حالت اتنی درست نہیں ہوئی تھی کہ اس کے کسی بیان پر یقین کر لیا جاتا! ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق وہ خطرے سے باہر ہو گیا تھا لیکن ذہنی حالت قابل اعتماد نہیں تھی! ابھی وہ ہوشمندی کی باتیں کرتا اور ابھی بالکل ہی بہک جاتا!

اسی دن سہ پہر کو لندن میں گویا زلزلہ آیا!۔۔۔ کئی جگہ مکلارنس کے ناکام حملے ہوئے کافی کشت و خون ہوا لیکن وجہ کسی کی بھی سمجھ میں نہ آ سکی!۔۔۔ یہ حقیقت تھی کہ مکلارنس کے آدمی اس کے نام سے فائدہ اٹھاتے تھے!۔۔۔ وہ جہاں بھی حملہ آور ہوتے اس کے نام کا نعرہ ضرور بلند کرتے! مکلارنس کا نام سنتے ہی سراسیمگی پھیل جاتی اور وہ اپنا مقصد حاصل کر کے تو دو گیارہ ہو جاتے۔

"مگر آج کے حملے حیرت انگیز تھے۔۔۔ کیونکہ وہ زیادہ تر سرکاری ہسپتالوں پر ہوئے تھے!۔۔۔ ان حادثات کی بناء پر سارے لندن میں بے چینی پھیل گئی!۔۔۔ جنگ کے زمانے میں دشمن بھی ہسپتالوں پر دیدہ و دانستہ بمباری نہیں کرتے اگر یہ مکلارنس۔ قانون کا مجرم ہسپتالوں پر حملے کر رہا تھا!۔۔۔ متعدد ہسپتالوں سے بیچارے دل کے مریضوں کی اموات کی اطلاعات ملیں! اور یہ اموات انہیں حملوں کا نتیجہ تھیں!۔۔۔ لندن کی پولیس حیران تھی کہ آخر ہسپتالوں پر حملے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے!۔۔۔ سارے حملے قریب قریب سرکاری ہسپتالوں پر ہوئے تھے! اسرف

عمران ان حملوں کا مقصد سمجھتا تھا!... اس نے گوہن کو ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل ک
تھا! مگر اس خیال سے نہیں کہ وہ وہاں مکلارنس کی دستبرد سے محفوظ ہو سکے گا! بلکہ وہ چھوٹا
ہسپتال تھا۔ جہاں عمران جلد سے جلد پہنچ سکتا تھا! یہ بات اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں
کہ مکلارنس گوہن کی تلاش کے سلسلے میں ہسپتالوں پر حملے شروع کر دے گا!...

بہر حال اس واقعے سے وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ گوہن مکلارنس کے لئے بڑی اہمیت
ہے!... ڈچز آف ونڈلمیر اور کیلی کے وکیل سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے!... ورنہ وہ اس
لئے اتنی دردسری کیوں مول لیتا۔ ظاہر ہے کہ اس طرح دن دہاڑے کھلے عام شہر کے مخ
حصوں میں حملہ آور ہونا آسان کام نہیں تھا۔

چار بجے شام کو اطلاع ملی کہ سوہو کے علاقے میں دو مختلف پارٹیوں کے مابین خوب گو
چلیں! ان میں سے ایک پارٹی مکلارنس کے نام کے نعرے بھی لگا رہی تھی!... لیکن دو
پارٹی کے متعلق کچھ نہیں معلوم ہو سکا! عمران سمجھ گیا کہ وہ سنگ کے آدمیوں کے علاوہ اور
نہیں ہو سکتے! کیونکہ سوہو میں سنگ کی ذریات کی آبادی بکثرت تھی!

بعد کی اطلاع تھی کہ کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آ سکی!

عمران کے سامنے ایک پروگرام تھا اور اس نے پاول کو بھی اس سے مطلع کر دیا تھا!

پاول بڑی حد تک رام ہو چکا تھا اب وہ عمران سے بہت کم اختلاف کرتا! "سی ہاک" وا
معاملے نے اس کی عقل درست کر دی تھی اور اس نے عمران سے خوشامدانہ لہجے میں کہا تھ
وہ اس کی اس کوتاہی کا تذکرہ سر ڈکسن سے نہ کرے۔ عمران نے اس شرط پر وعدہ کر لیا تھا کہ
پاول اس کی تجاویز کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھے گا!

پروگرام یہ تھا کہ آج رات وہ دونوں ونڈلمیر جائیں! ظاہر ہے کہ وہ کیسل کی حدود میں
روک ٹوک داخل ہو جائیں گے! کیونکہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کا شناختی نشان تو جیوں کے لئے بھ
ہی اہم ہوتا ہے جتنا کہ پولیس والوں کے لئے!

چھ بجے وہ دونوں کار میں بیٹھ کر قصبہ ونڈلمیر کی طرف روانہ ہو گئے! آج موسم خوش
اس لئے عمران کو توقع تھی کہ پاول کی کار میں کہیں نہ کہیں وہسکی کی بوتل ضرور موجود ہو
"مگر اس بھاگ دوڑ کا مقصد تو تم نے بتایا ہی نہیں!" پاول نے جماہی لیتے ہوئے کہا!

"میں نے ڈچز کو بہت دنوں سے نہیں دیکھا!" عمران نے ایک طویل سانس لے کر دردناک
آواز میں کہا۔ "اس کی یاد دل میں چٹکیاں لے رہی ہے!... آہ بھرنے کی کوشش کرتا ہوں تو
دل میں اس طرح کھجلی ہونے لگتی ہے۔ جیسے مچھر کاٹ رہے ہوں!"

"ہاہا...!" پاول نے قہقہہ لگایا" آج تم نے ضرور پی رکھی ہے! تو پھر میرے ساتھ
بھی پیو!... تمہیں خاص نہیں پلاؤں گا! میرے پاس لائم جوس کی بوتلیں بھی ہیں!..."

"میں ایک مکھی چوس باپ کا بیٹا ہوں!"

"مکھی چوس کیا ہوتا ہے!" پاول نے حیرت سے کہا!

"لائم جوس کا الٹا ہوتا ہے!... مگر چچا پاول تم اس مہم میں شراب نہیں پیو گے!"

لیکن پاول تو پہلے ہی سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈال کر بوتل نکال چکا تھا!

"کیوں نہ پیوں! کیا مصیبت ہے!..."

"اگر تم نشے میں ڈچز پر عاشق ہو گئے تو میں کیا کروں گا!"

"تم اس کے کتوں سے کھیلنا! ملکہ معظم بھی مجھے شراب پینے سے نہیں روک سکتے!"

عمران خاموش ہو گیا! کار وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا!... پاول نے کارک نکال کر دو تین گھونٹ
لئے اور پھر کارک بند کر کے بوتل کو گود میں ڈال لیا... وہ اسے اس طرح سہلا رہا تھا جیسے کوئی
ماں اپنے بچے کو تھپک تھپک کر سلا رہی ہو!

"کیا تم اپنی ساری تنخواہ کی شراب ہی پی جاتے ہو!" عمران نے پوچھا!

"پھر کیا کروں!"

"بیوی بچے نہیں ہیں!"

"اس غمناک تذکرے کو نہ چھیڑو!"

"کیوں!... کیا اس سے کوئی درد بھری کہانی وابستہ ہے!"

"ہاں آں..." پاول نے ٹھنڈی سانس لی "اسے جانے ہی دو!"

"جاؤ بھائی" عمران نے اس انداز میں کہا جیسے پاول نے کسی آدمی کو چلے جانے کا مشورہ دیا ہو!

پاول اپنا دماغ گرمانے کے چکر میں تھا اس لئے اس نے اس پر دھیان نہیں دیا۔ ورنہ بھلا
وہ اسے بڑی مشکل سے برداشت کر سکتا تھا کہ کوئی اس کا مضحکہ اڑائے!... اپنے ساتھیوں

میں وہ کلکھے کتے کے نام سے مشہور تھا!...

تقریباً آٹھ بجے وہ قصبہ ونڈلیر میں داخل ہوئے!... پھر کیسل تک پہنچنے میں انہیں کوئی دشواری نہیں ہوئی کیونکہ پاول یہاں پہلے بھی کئی بار آچکا تھا!... کیسل کے باہر پڑی ہوئی فوج نے انہیں ٹوکا!... لیکن اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کو کون روک سکتا تھا جیسے ہی انہوں نے اپنے بیج لیفٹیننٹ کو دکھائے اس نے انہیں پھاٹک سے گذرنے کا راستہ دے دیا۔

ڈچز بڑی جوڑ توڑ والی عورت تھی اس کے ایک ہی اشارے پر اس کی حفاظت کے لئے ایک فوجی دستہ بھجوادیا گیا تھا!...

وہ پھاٹک سے گذر کر ایک لمبی روش طے کرنے لگے جس کے دونوں طرف سدا بہار جھاڑیوں کی باڑھیں تھیں! سامنے ایک قدیم وضع کی بڑی عمارت نیم تاریکی میں کھڑی تھی۔

"کون آتا ہے!" کسی نے انہیں للکارا!... غالباً یہ ڈچز کے پہرہ دار کی آواز تھی!

"دوست!..." عمران نے جواب دیا اور وہ دونوں آگے بڑھتے رہے!

اب وہ کئی بھاری قدموں کی آوازیں بھی سن رہے تھے!... دفعتاً چھ مسلح پہرہ دار ان کے قریب آکر رک گئے!

اگلے پہرہ دار نے پوچھا "آپ کون ہیں!"

"ہم اسکاٹ لینڈ یارڈ سے آئے ہیں! ڈچز سے ملنا ہے!" عمران نے کہا!

پاول قطعی خاموش رہا کیونکہ اسے یہاں آنے کا مقصد ہی نہیں معلوم تھا!

"ہز ہائی نس... شاید اس وقت نہ مل سکیں!... کیونکہ یہ آرام کا وقت ہے!"

"اوہ... تم اطلاع تو کرادو ہماری!... یہ بہت ضروری ہے!"

"ان کا حکم ہے کہ اطلاع نہ دی جائے!"

"تو پھر ہم رات بھر یہیں کھڑے رہیں گے!" عمران نے سنجیدگی سے کہا "اگر ہمارا ڈچز سے ملنا ضروری نہ ہوتا تو کمانڈر ہمیں پھاٹک سے گذرنے ہی نہ دیتا!..."

پہرہ دار کوئی جواب دینے کے بجائے ایڑیوں پر گھوم گیا!... اب وہ سب کھٹ کھٹ عمارت کی طرف چلے جارہے تھے!... پاول اور عمران وہیں کھڑے رہے! پاول نے کچھ دیر برا سا منہ بنا کر کہا "تم کھڑے رہو ساری رات بھر... میں کار میں لیٹ کر سو جاؤں گا! صبح ڈچز سے

ضروری باتیں کرنے کے بعد مجھے جگا دینا میں قطعی برا نہ مانوں گا!"

"اگر تم کار میں سوئے تو میں پیٹرول پی کر سو رہوں گا! سمجھے!"

"اور یہی ہماری مصیبتوں کا واحد حل ہے!" پاول نے بڑے خلوص سے کہا... پھر یک بیک جھنجھلائے لہجے میں بولا "یہ کتیا کی بچی کیلی پیٹرسن ہی اس مصیبت کی جڑ ہے اور نہ یہ ہوتی اور نہ مکلارنس کا قصہ۔ پھر اللہ تعالیٰ جانے وہ اس سے کیا چاہتا ہے!... ویسے وہ پچھلے ایک سال سے بالکل خاموش بیٹھا رہا تھا!... ہم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ مکلارنس اپنی کسی مہم میں کام آگیا ہو گا... مگر یہ کیلی پیٹرسن! خدا اسے غارت کرے!"

"مگر یار اب آگے بڑھو ہم کب تک یہاں کھڑے رہیں گے!" عمران نے کہا!

"اس وقت تک جب تک کہ ڈچز کی منظوری نہ آجائے ورنہ ہم اس کے کتوں کے منظور نظر ہو جائیں گے!"

عمران بڑی بے چینی سی محسوس کر رہا تھا وہ جلد سے جلد ڈچز کے پاس پہنچ جانا چاہتا تھا تقریباً پندرہ منٹ بعد پہرے داروں کے بھاری قدموں کی آواز پھر سنائی دی!

"آپ چل سکتے ہیں حضرات!" پہرہ داروں کے انچارج نے کہا "ہز ہائی نس آپ کو شرف باریابی بخشیں گی!"

وہ دونوں پہرہ داروں کے پیچھے چلنے لگے!... اصل عمارت تک پہنچنے میں تقریباً پانچ یا چھ منٹ صرف ہو گئے! پھر اس کے بعد بھی وہ دس منٹ تک ڈچز تک نہیں پہنچ سکے! کیونکہ یہاں پھر رسمی کارروائیاں شروع ہو گئی تھیں! آٹھ یا دس آدمیوں کی جانچ پڑتال کے بعد وہ اس بڑے کمرے تک پہنچ سکے۔ جہاں ڈچز ان سے ملنے والی تھی!... پھر اس نے بھی وہاں پہنچنے میں تقریباً دس منٹ لے لئے! وہ اس وقت سیاہ سوٹ میں تھی اور اس کا چہرہ زرد تھا! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ آج کل دن رات صرف مکلارنس کے بارے میں سوچتی رہتی ہو!

اس کی آمد پر وہ دونوں تعظیماً کھڑے ہو گئے! عمران میک اپ میں تھا اس لئے ڈچز اسے نہ پہچان سکی! اس نے سر کی خفیف سی جنبش سے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا!

"ہاں! کہو!" اس نے پاول کی طرف دیکھ کر کہا!

"ہم صرف آپ کی خیریت دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئے تھے! اوپر سے حکم آیا تھا

اس کے لیے!"

"خیریت تو ملازموں سے بھی دریافت کی جا سکتی تھی!" ڈچز نے چڑچڑے پن کا مظاہرہ کیا۔ اب عمران شائد اسے اس کے حقیقی روپ میں دیکھ سکا وہ یقیناً ایک چڑچڑی عورت تھی! عمران نے یہی رائے قائم کی تھی!

"درست ہے یور ہائی نس!" عمران نے بڑے ادب سے کہا! "مگر ہمیں یہی حکم ملا تھا!"

"ہوں!... اچھا!..." ڈچز اٹھتی ہوئی بولی "میں ابھی تک خیریت سے ہوں! اور کچھ؟"

"نہیں یور ہائی نس شکریہ!... ہم کچھ دیر باہر کمپاؤنڈ میں چکر لگا کر واپس آ جائیں گے!"

ڈچز اس طرح سر کو جنبش دے کر چلی گئی جیسے کہا ہو "جہنم میں جاؤ!" پاول حیرت سے منہ کھولے عمران کو دیکھ رہا تھا! پھر وہ بھی کھڑا ہو گیا اور ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑاتا ہوا اس کے ساتھ باہر جانے لگا!

کمپاؤنڈ میں پہنچتے ہی یہ بڑبڑاہٹ بلند آواز میں تبدیل ہو گئی!

"یار تمہاری کھوپڑی بالکل ہی الٹ گئی ہے کیا!....."

"نہیں! صرف تمہاری ڈگری کے زاویے پر ہے! تم اس کی پرواہ نہ کرو اب ٹھیک ہے!"

"کیا ٹھیک ہے؟"

"ڈچز پہلے سے زیادہ حسین نظر آ رہی تھی! میں ڈر رہا تھا کہ کہیں تم بھی ٹھنڈی آہیں نہ بھرنے لگو۔ کیونکہ تمہارے پیچھے بھی ایک دردناک کہانی لگی ہوئی ہے!"

"میں بہت بڑا آدمی ہوں! مجھے الو بنانے کی کوشش نہ کرو!" پاول غرایا!

"بوتل تمہاری جیب میں ہو گی!"

"ہاں ہے تو!" پاول جلدی سے بولا!

"جلدی سے دو چار گھونٹ لگا لو! سردی بڑھ گئی ہے کہیں تمہیں زکام نہ ہو جائے!"

"ہاں! ہو سکتا ہے!" پاول نے کہا... اور جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اسے خالی کر گیا! وہ اکثر چھوٹی چھوٹی شیشیاں جیب میں بھی رکھتا تھا! تاکہ جیبیں پھول کر بدنما نہ معلوم ہوں!

"اتنے میں کیا ہو گا! اور پیو!..."

"او ہو!... تم حد سے زیادہ شریف ہوتے جا رہے ہو!" پاول نے ہنس کر ایک اور شیشی

نکالی! یہ کوٹ کی اندرونی جیب سے برآمد ہوئی تھی! پھر چند لمحے بعد بولا۔

"شکریہ اب میں خود کو بہتر محسوس کر رہا ہوں!... ڈچز کو کیا ہو گیا ہے! اگر ایسی بری بھی نہیں... اگر تم پر عاشق ہو جائے تو سمجھ لو کہ تقدیر کھل گئی! ڈیڑھ سو کتے مفت ہاتھ آ جائیں گے؟"

"میں اس پر ڈورے ڈال رہا ہوں!" عمران نے رازدارانہ لہجے میں کہا "پچھتر کتے میرے پچھتر تمہارے!"

"او و بہت بہت شکریہ" پاول نے اس کا ہاتھ گرمجوشی سے دباتے ہوئے کہا "جتنے زیادہ کتے ہوں اتنا ہی بڑا آدمی سمجھا جاتا ہے! دو چار تو ہر ایک رکھ لیتا ہے!"

پاول نے تیسری شیشی پتلون کی جیب سے نکالی اور اسے بھی خالی کر دیا!

"لیکن!... ڈچز پر ڈورے ڈالنے سے پہلے ہمیں اس کے مالی کو پھانسنا پڑے گا!...." عمران نے کہا۔

"ضرور پھانسو!" پاول نے وجہ پوچھے بغیر کہا! کیونکہ اس کے معدے میں تقریباً پانچ چھٹانک رانی کی خاص وہسکی پہنچ چکی تھی اور وہ کافی مگن تھا! عمران نے آگے بڑھ کر پہرہ داروں کو مطلع کر دیا کہ وہ تھوڑی دیر تک کمپاؤنڈ میں ٹھہر کر حالات کا جائزہ لیں گے! پہرہ داروں کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا جب کہ آج کل حالات ہی ایسے تھے!

پھر دونوں آگے بڑھ گئے! مالی کا کوارٹر پھاٹک کے قریب تھا! یہ انہوں نے پہرہ داروں ہی سے معلوم کر لیا تھا! انہوں نے وہاں پہنچ کر دروازے پر دستک دی!

"کون ہے!...." اندر سے بھرائی ہوئی سی آواز آئی!

"میں ہوں یار دروازہ کھولو!" عمران نے کسی دیہاتی کے سے لہجے میں کہا۔

دروازہ کھلا! ایبوز مالی سامنے کھڑا حیرت سے پلکیں جھپکا رہا تھا!

عمران بے دھڑک اندر گھستا چلا گیا! پاول نے بھی اس کا ساتھ دیا!

"بیٹھو بھائی بیٹھو" عمران نے مالی سے بے تکلفانہ انداز میں کہا! "میں باہر سردی لگ رہی تھی ہم نے سوچا یہاں تھوڑا سا گرما لیں... آتش دان میں دہکتے ہوئے کوئلے کتنے حسین معلوم ہوتے ہیں!"

"جی ہاں... جناب!" مالی نے مودبانہ انداز میں کہا۔ "آپ لوگ بھی تشریف رکھئے اور

میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتایئے!"

"بس ہمیں یہاں کچھ دیر گرم ہو لینے دو!" عمران بولا۔

"کہو تو رائی کی وہسکی پیش کروں!" پاول نے پوچھا۔

"نہیں جناب! شکریہ! میں رات کے کھانے کے بعد کبھی نہیں پیتا!"

"بہت اچھی عادت ہے!" عمران بولا "مرتے دم تک تمہارا معدہ بڑا شاندار رہے گا!"

"ارے معدے کی آپ کیا کہتے ہیں! میرے پیٹ میں معدہ سرے سے ہے ہی نہیں...

نے سنجیدگی سے کہا "بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں خدا کی شان ہے!"

"ہاں یہی ہے تو!... ہم لوگ دراصل تمہاری مالکہ کی حفاظت کے لئے یہاں آئے

ہیں! مگر سردی کتنی شدید ہے کوئی آدمی زیادہ دیر تک باہر نہیں رہ سکتا!"

"جی ہاں جناب!..."

عمران ایک اسٹول پر بیٹھ کر آتشدان میں اپنے ہاتھ سینکنے لگا! پاول نے بھی آتشدان

قریب سٹول گھسیٹ لیا!

"یہاں میرا ایک دوست تھا گوہن!" عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا "مگر آج وہ نظر نہیں

"گوہن صاحب شاید یہاں تھے کہیں اور چلے گئے ہیں!" مالی بولا۔

"کہاں!..."

"یہ مجھے نہیں معلوم!"

"یہ تو بہت برا ہوا میرے پاس اس کے لئے اس کی والدہ کا ایک خط ہے!..."

یہاں سے!"

"جی ہاں!... شاید پچھلے ہی جمعہ کو..." مالی کچھ سوچنے لگا پھر بولا "پچھلے جمعہ کی

وہ نہیں نظر آئے! میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ عارضی طور پر کہیں گئے ہیں یا ہمیشہ کے لئے!"

"گوہن بہت اچھا آدمی ہے!" "کیوں؟ تمہارا کیا خیال ہے!"

"جی ہاں! وہ شریف آدمی ہیں! آسٹریلیا والے عموماً شریف ہوتے ہیں!"

"میرا خیال ہے کہ وہ ڈچز کے ساتھ ہی آسٹریلیا سے آیا تھا!"

"جی ہاں! لیکن انہیں لندن بہت پسند ہے!"

"ڈچز آسٹریلیا سے کب آئی تھیں!"

"شاید پانچ سال ہوئے! ابھی ہاں اتنا ہی عرصہ گذرا ہو گا... میرا بھتیجا اس وقت ایک ماہ کا

تھا اب وہ پانچ سال کا ہے! مجھے اس لئے یاد ہے کہ ڈچز نے اسے گود میں لے کر پیار کیا تھا!..."

"...بہت اچھی ہیں جناب!..."

"آ... ں! کیا کہئے!... ہمیں بھی اس کا اعتراف ہے!... مگر آج وہ آئے تھے!...

...نام ہے! دیکھو! میں نام ہی بھول گیا!... آج یہاں کون کون آیا تھا!..."

"میں کیا بتا سکتا ہوں جناب!..."

"کیا تم یہاں آنے والوں کو نہیں جانتے!..."

"یہ اکثر آتے رہتے ہیں! انہیں ضرور پہچانتا ہوں... ویسے آج ہی ایک صاحب ایسے

آئے تھے جنہیں میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا!... ہر ہائی نس ان سے ملی بھی نہیں! وہ آج کل

اجنبیوں سے نہیں ملتیں... حالانکہ وہ صاحب بہت دور سے آئے تھے!..."

"اچھا میں سمجھ گیا!" عمران سر ہلا کر بولا "وہی صاحب رہے ہوں گے! کیا نام ہے ان

کا... میں نام بھول جاتا ہوں!... بہر حال وہ چھوٹے سے قد کے دبلے پتلے آدمی ہیں!...

یہ معلوم ہوتا ہے جیسے ابھی ابھی قبر سے اٹھ کر آئے ہوں!..."

"نہیں صاحب!... میں نے اتنا لمبا اور چوڑا چکلا آدمی آج تک نہیں دیکھا! وہ یقیناً بڑا شاندار

آدمی تھا لیکن ہر ہائی نس نے ملنے سے صاف انکار کر دیا!... کمپاؤنڈ میں بھی نہیں داخل ہونے

دیا!... لیفٹیننٹ نے اسے پھاٹک ہی پر روک کر اس کا کارڈ ہر ہائی نس کے پاس بھجوایا تھا!..."

"اوہ!... بہت اچھا کیا... ہر ہائی نس نے... کہ نہیں ملیں!"

"مگر جناب یہ کیا قصہ ہے!... یہاں فوج کیوں پڑی ہوئی ہے!..."

"کوئی خاص بات نہیں... آج کل ڈچز کے کچھ دشمن پیدا ہو گئے ہیں! اچھا..." عمران

اٹھ کر ایک طویل انگڑائی لیتا ہوا بولا۔ "اب ہم کافی گرم ہو گئے ہیں!"

دونوں مالی کے کوارٹر سے نکل کر پھاٹک کی طرف چلنے لگے!... پاول کا دماغ اگر گرم نہ

ہوتا تو شاید وہ عمران کو مار بیٹھتا!... چونکہ اسے حالات کا علم نہیں تھا اس لئے وہ مالی سے اتنی

دیر تک گفتگو کرتے رہنے کو تضیع اوقات ہی سمجھا تھا مگر وہ کچھ نہیں بولا کیونکہ وہاں سے نکلے

پر عمران نے چوتھی شیشی پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا!

عمران لیفٹیننٹ کے ٹینٹ میں جا گھسا!... مگر پاول اس کے ساتھ جانے کے بجا
طرف چلا گیا کیونکہ اب اس کے پاس کوئی پانچویں شیشی نہیں تھی! اس نے سیٹ کے
بوتل نکالی... اور دو تین گھونٹ بھر لئے... پھر کار سے ٹک کر سگریٹ سلگانے لگا
ہاتھ کانپ رہے تھے۔ عمران نے اس لیے آدمی کے متعلق لیفٹیننٹ سے کچھ معلومات حاص
اور ٹینٹ سے نکل کر کار کی طرف چل پڑا۔ کار تقریباً یہاں سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر

اچانک اس نے پاول کی غراہٹ سنی اور ایسا معلوم ہوا جیسے وہ کسی سے لڑ پڑا ہو۔

"پاول!" عمران نے اسے آواز دی اور کار کی طرف دوڑا... لیکن اس نے دوسرے
کار اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی! عقبی سرخ روشنی اندھیرے میں چمک رہی تھی... عمران
قوت سے دوڑنے لگا... کار کی عقبی روشنی دور ہوتی جارہی تھی! لیکن وہ پاول کی کار
تھی۔ پاول کی کار تو وہیں کھڑی تھی!

"پاول!" عمران نے پھر اسے آواز دی! لیکن جواب نہ ملا!... عمران نے بڑی پھرتی سے
اسٹارٹ کی اور اس کار کے پیچھے روانہ ہو گیا جس کی عقبی روشنی اب بھی دکھائی دے رہی
عمران رفتار تیز کرتا رہا! پھر دونوں کاروں میں بہت تھوڑا فاصلہ رہ گیا! اچانک اگلی کار سے فا
اور گولی پاول کی کار کا ونڈ اسکرین توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی! عمران بال بال بچا...
کے ٹکڑے ٹوٹ کر اس کی گود میں گرے! اس نے دوسرے ہی لمحہ میں اپنی کار کی ہیڈ لائٹس
دیں۔ لیکن کار کی رفتار میں کوئی فرق نہیں آیا...! اب اس نے ایک موٹر سائیکل کا شور
اس کی کار کے پیچھے آرہی تھی! عمران نے سوچا ممکن ہے کوئی فوجی چل پڑا ہو!... موٹر سا
اس کی کار کے برابر آگئی... عمران کو یقین تھا کہ وہ فوجی دستے کا کمانڈر لیفٹیننٹ بائر ہی ہو

"انہوں نے انسپکٹر پاول کو پکڑ لیا ہے!" عمران نے چیخ کر کہا! "آگے والی کار!"

موٹر سائیکل آگے بڑھ گئی!... اس کی اگلی روشنی آگے جانے والی کار کے ایک پہیے
پر پڑ رہی تھی! موٹر سائیکل کو ایک ہاتھ سے سنبھال کر دوسرے ہاتھ سے فائر کرنا آسان
نہیں تھا!... اور فائر بھی کیسا جس نے ٹائر کے چیتھڑے اڑا دیئے وہ ایک زور دار آواز
ساتھ پھٹا اور اگلی کار گویا لنگڑانے لگی! عمران نے بھی اپنی کار کی رفتار کم کر دی۔ اگلی کار رک

اور اس پر سے گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ وہ شائد برین گن تھی! موٹر سائیکل فرانے بھرتی
ہوئی آگے نکل گئی! عمران نے کار روک دی تھی اور چپ چاپ اندھیرے میں نیچے رینگ گیا
تھا!... اگلی کار کی ساری روشنیاں بھی گل ہو گئی تھیں! اور اس پر سے برابر فائر ہو رہے تھے!
... عمران سڑک کے نشیب میں اترتا گیا!... پھر ریوالور کا دستہ مضبوطی سے پکڑے ہوئے
اس کار کی طرف پلٹا جس پر سے فائر ہو رہے تھے! اس نے اس دوران میں یہ بھی محسوس کیا تھا
جیسے موٹر سائیکل کچھ دور جا کر رک گئی ہو! وہ نشیب میں پڑا ہوا سڑک کی طرف رینگتا رہا!...
سڑک کے دونوں اطراف میں گھنی جھاڑیوں اور اونچے نیچے درختوں کے سلسلے بکھرے ہوئے
تھے!... دفعتاً عمران نے محسوس کیا کہ اس کے قریب ہی کوئی اور بھی موجود ہے!

عمران جہاں تھا وہیں رک گیا!... اچانک اس کے قریب ہی سے کار کی طرف ایک فائر
ہوا... ایک چیخ بلند ہوئی اور پھر شائد برین گن کا رخ اسی طرف ہو گیا! عمران کو پھر نشیب میں
کھسک جانا پڑا۔ گولیاں سائیں سائیں کرتی اس کے سر پر سے گذرتی رہیں! کار کی طرف فائر
کرنے والا کھسکتا ہوا عمران کے قریب آگیا۔

"لیفٹیننٹ بائر!" عمران نے آہستہ سے کہا! لیکن اسے جواب نہیں ملا! وہ آدمی پھر کھسکتا ہوا
چڑھائی کی طرف جانے لگا! عمران نے پھر فائر کی آواز سنی! ایک چیخ پھر بلند ہوئی اور برین گن یک
بیک خاموش ہو گئی! پھر کوئی اس کار سے کود کر بھاگا! اس بار عمران اور اس نامعلوم آدمی نے ایک
ساتھ فائر کئے! لیکن شائد بھاگنے والا دوسری طرف کی جھاڑیوں میں گھستا چلا گیا تھا۔ یہ سنگ ہی تھا!

اب وہ سیدھا کھڑا ہو کر کار کی طرف جا رہا تھا!... عمران بھی اٹھا اور آواز بدلنے کی
کوشش کرتا ہوا بولا!... "میں آپ کا شکر گذار ہوں!"

سنگ ہی نے کوئی جواب نہ دیا! وہ کار کا جائزہ لے رہا تھا! عمران بھی اس کے قریب پہنچ گیا! کار
میں دو لاشیں نظر آئیں! ایک کے ہاتھ میں برین گن تھی اور پاول پچھلی سیٹ پر اوندھا پڑا ہوا تھا!

"پاول! پاول!" عمران نے اسے جھنجھوڑ کر آواز دی۔

"یار میں نہیں جانتا کہ گوہن کون ہے... کیوں پریشان کرتے ہو مجھے!" پاول نے کہا!
جواب نشے کی انتہائی منزلوں پر تھا!

"چلو نیچے اترو!" عمران نے اسے کھینچ کر نیچے اتارتے ہوئے کہا۔ سنگ ہی ٹارچ کی روشنی

میں دونوں کو غور سے دیکھ رہا تھا!...

"اسکاٹ لینڈیارڈ!..." اس نے آہستہ سے پوچھا!

"ہاں!... مسٹر سنگ ہی!..." عمران نے جواب دیا!

"تم مجھے پہچانتے ہو!"

"ہاں مسٹر سنگ ہی! اسکاٹ لینڈیارڈ والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب کو پہچانیں!... خیر تم جا سکتے ہو! ہم تم سے ان دونوں لاشوں کے لئے جواب نہیں طلب کریں گے!"

"گوہن کا کیا قصہ ہے!" سنگ ہی نے پوچھا!

"میں نے یہ قصہ کہیں نہیں پڑھا مسٹر سنگ! کس مصنف نے لکھا ہے!"

"ہوں!..." دفعتاً سنگ عمران کو گھورتا ہوا خاموش ہو گیا!

پھر بولا "تو تم ہو!... بھی میں سوچ رہا تھا کہ آنکھیں کچھ جانی پہچانی سی ہیں! تمہیں میک اپ کرنا نہیں آتا بھتیجے! اوہو!... میں سمجھا! تم اسکاٹ لینڈیارڈ والوں کے لئے کام کر رہے ہو!"

"جب چچا اور بھتیجے میں ناچاقی ہو جائے تو انجام یہی ہوتا ہے!"

"خیر... کوئی بات نہیں! مکلارنس سے نپٹنے کے بعد تم سے سمجھوں گا!"

"مکلارنس میرا شکار ہے مسٹر سنگ! تم اسے نہ پا سکو گے!" عمران نے اکڑ کر کہا!

"چچا کے سامنے چیونٹی لاف و گزاف کر رہی ہے!" سنگ ہی تحقیر آمیز انداز میں ہنسا!

"میں کہتا ہوں... اس وقت تمہارا شکار تمہارے جبڑوں سے نکل گیا ہے!"

"اوہ... تو کیا بھاگنے والا مکلارنس تھا!" عمران نے حیرت ظاہر کی!

"ہاں وہ مکلارنس تھا اور کار خود ڈرائیو کر رہا تھا!"

"یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا مسٹر سنگ!"

"خیر ہوگا! کار کے اسٹیرنگ پر تمہیں اس کی انگلیوں کے نشانات ضرور ملیں گے!"

"مجھے افسوس ہے مسٹر سنگ! اگر نشانات مل بھی گئے! تو ہم انہیں کسی طرح بھی مکلارنس کی انگلیوں کے نشانات نہیں ثابت کر سکیں گے... بات یہ ہے مسٹر سنگ کہ ہمارے یہاں مکلارنس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے!"

"بڑی عجیب بات ہے!" سنگ ہی نے طنزیہ انداز میں کہا "اسکاٹ لینڈیارڈ میں مکلارنس کا

کوئی ریکارڈ نہ ہو! یہ میرے لئے ناقابل یقین ہے!"

"نہیں ہے!... حقیقت ہے!..."

"باعث شرم ہے اسکاٹ لینڈیارڈ کے لئے!... اچھا بھتیجے اب چلا! اگر نہیں! ٹھہرو!..."

اچانک پاول غرایا "تم چلتے کیوں نہیں! میرا وقت برباد نہ کرو!... اور یہ گوہن کا کیا قصہ ہے!... تم نے مالی سے بھی اس کے متعلق پوچھا تھا!"

"کیوں! بھتیجے! کیا تم گوہن کے متعلق کچھ جانتے ہو!" سنگ ہی نے پوچھا! "یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ہم تینوں ہی بیک وقت گوہن کی تلاش میں ہیں!"

"بس! گوہن سے میری جان پہچان تھی! اس وقت ڈیرے سے چلنے لگا تھا! سوچا گوہن سے بھی ملتا چلوں! مگر معلوم ہوا کہ وہ پچھلے جمعہ سے غائب ہے!"

"اتنا ہی! یا کچھ اور بھی!" سنگ ہی کے لہجے میں شبہ تھا!

"اور کیا ہو سکتا ہے چچا!"

"تم چچا بھتیجے میرا دماغ کیوں چاٹ رہے ہو!" پاول پھر غرایا!

"اگر میں اپنے چچا کا تعارف تم سے کرا دوں تو تم یہیں گر کر ٹھنڈے ہو جاؤ!" عمران نے اکڑ کر کہا!

"تم دونوں جہنم میں جاؤ!" پاول لڑکھڑاتا ہوا ایک طرف چلنے لگا!

"اچھا بھتیجے پھر سہی!" سنگ ہی نے کہا اور آگے بڑھ گیا! دو یا تین منٹ بعد عمران نے موٹر سائیکل اسٹارٹ کرنے کی آواز سنی!

پھر وہ پوری رات بڑی مصروفیتوں میں گذری۔ عمران نے قصبہ وڈلیز میں واپس آکر اسکاٹ لینڈیارڈ کے لئے تار دیا جس میں ایک مردہ ڈھونے والی گاڑی اور دو فوٹو گرافر طلب کئے گئے تھے! فوٹو گرافر تقریباً ایک بجے پہنچے اور کار میں انگلیوں کے نشانات کی تلاش شروع ہو گئی۔ موقعہ واردات کے متعدد فوٹو لئے گئے!... بہرحال رات گذر گئی!

(۱۶)

دوسرا دن لندن کے لئے یوم قیامت ہی تھا!... یہ حقیقت ہے کہ لندن میدان حشر سے کسی طرح کم نہیں تھا اس دن... شائد ہی کوئی ایسی سڑک بچی ہو جس پر ہنگامے نہ ہوئے ہوں!

خدا بہتر جانتا ہے کہ یہ سب کچھ مکلارتس ہی کی طرف سے ہوا تھا یا دوسرے بھی مکلارتس کی آڑ میں آپس کی دشمنیاں نکال رہے تھے!

لندن لاشوں کا بازار بن گیا!..... اتنا زبردست کشت و خون امن کے زمانے میں شاید ہی کبھی ہوا ہو۔ کم از کم تاریخ تو اس کے بارے میں خاموش ہی تھی!..... البتہ لوگوں کا خیال تھا کہ لندن کی عظیم آتشزدگی کے بعد یہ دوسرا ہیجان آفرین واقعہ تھا.....

اسکاٹ لینڈ یارڈ والے بھی اسی نتیجے پر پہنچے تھے کہ اکیلا مکلارتس ہی اس ہیجان کا ذمہ دار نہیں ہے! بلکہ کچھ دوسرے لوگ بھی اس کی آڑ میں وارداتیں کر رہے ہیں!

ان حالات میں فوج طلب کئے بغیر کام نہ چلتا کیونکہ پوری طرح لاقانونیت پھیل گئی تھی! سارے بازار ویران پڑے تھے!..... اور سڑکوں پر صرف ملٹری کی گاڑیاں دوڑتی نظر آ رہی تھیں۔

لیکن لندن کے ہسپتالوں پر مکلارتس کے آدمیوں کے حملے اب بھی جاری تھے! جہاں بھی انہیں موقع ملتا وار کر بیٹھتے! صرف عمران سمجھتا تھا کہ ہسپتالوں پر مکلارتس ہی کی طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور اب تو چھوٹے موٹے پرائیویٹ ہسپتالوں کی بھی باری آ گئی تھی!..... لیکن قبل اس کے کہ اس ہسپتال پر حملہ ہوتا جہاں گوہن تھا۔ عمران نے اسے ہٹا ہی دیا۔ اس کی حالت اب پہلے سے بہتر تھی اور وہ ہوشمندی کی باتیں کر رہا تھا!

پھر عمران ہی کی تجویز پر شہر کے چھوٹے موٹے ہسپتالوں کے قرب و جوار میں سادہ لباس والے مسلح آدمیوں کی ٹولیاں گشت کرنے لگیں.....

اور اس وقت تو عمران بھی موجود تھا۔ جب ایک گشت کرنے والی فوجی ٹولی نے ایک چھوٹے سے ہسپتال پر ہلہ بول دیا! عمران اور اس کے ساتھی پہلے تو یہی سمجھے کہ شاید وہ لوگ حملہ آوروں پر جھپٹے ہیں! لیکن تھوڑی ہی دیر میں حقیقت واضح ہو گئی! اس ہسپتال میں ان فوجیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا تو پھر یہ سو فیصد مکلارتس ہی کے آدمی تھے، جنہوں نے فوجی لباس پہن رکھے تھے اور اسی یونٹ کے لباس میں جس کے سپاہی لندن کی حفاظت کے لئے طلب کئے گئے تھے..... عمران کا اشارہ پاتے ہی سادہ لباس والوں نے چھوٹی چھوٹی ٹامی گنیں نکال لیں!

پہلے ہی حملہ میں مصنوعی فوجیوں کی ٹولی منتشر ہو گئی!..... لیکن سادہ لباس والے ان کے گرد گھیرا ڈال چکے تھے!..... چونکہ ان کی کمانڈ سو فیصدی عمران کے ہاتھ میں تھی! اس لئے وہ اپنی

مصلحتوں کو بروئے کار نہیں لا سکتے تھے! ویسے ہی عمران نے ان کی بزدلی کا مضحکہ اڑا اڑا کر انہیں اپنی زندگیوں سے بیزار کر دیا تھا!

مکلارتس کے آدمیوں کو مجبوراً پھر ہسپتال میں گھسنا پڑا۔ بڑی تیزی سے گولیاں چلنے لگیں۔ کچھ سادہ لباس والے عمران کے اشارے پر ہسپتال کی پشت پر چلے گئے! تاکہ وہ لوگ ادھر سے فرار نہ ہو سکیں! لیکن حقیقت یہ تھی کہ مکلارتس کے آدمی عمارت میں داخل نہ ہو سکے تھے! کیونکہ ان کے باہر نکلتے ہی سارے دروازے اندر سے بند کر لئے گئے تھے۔ اور برآمدے میں ستونوں کی اوٹ سے گولیاں چلاتے رہے! باہر بچاؤ کے لئے کافی سامان تھا ادھر عمران نے ریڈیو سے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کرائی کہ مکلارتس کے آدمی فلاں ہسپتال میں گھیر لئے گئے ہیں اور دس منٹ کے اندر ہی اندر ساٹھ فوجیوں کا ایک دستہ ان کی مدد کو پہنچ گیا۔ اور آتے ہی پوزیشن لے کر اس نے باڑھ ماری۔ پھر دونوں طرف سے فائر ہوتے رہے! لیکن یہ سلسلہ پانچ منٹ سے زیادہ نہیں چل سکا! فوجی دستہ جو آہستہ آہستہ ہسپتال کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ایک بار انہیں غفلت میں ڈال کر اچانک چڑھ دوڑا! اور مکلارتس کے آدمی جان بچتی نہ دیکھ کر سامنے آ گئے۔ ان کی برین گنیں گولیاں اگل رہی تھیں! لیکن ایک منٹ کے اندر ہی اندر ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہ رہ گیا کہ اپنے پیروں پر کھڑا رہتا۔

پندرہ شخص بیک وقت برآمدے کے فرش پر ڈھیر ہو گئے تھے!..... ان میں سے کچھ تڑپ رہے تھے کچھ دم توڑ رہے تھے اور کچھ گرتے ہی ختم ہو چکے تھے! پندرہ لاشیں!..... مگر ایک لاش عمران کے لئے بڑی پرکشش تھی! یہ ایک بہت لمبے اور زیادہ بھاری جسم کے آدمی کی لاش تھی! اور پھر اس نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس کے چہرے پر میک اپ کیا ہوا ہے!

ایک گھنٹے بعد اسکاٹ لینڈ یارڈ میں بڑی مصروفیت نظر آنے لگی اور پھر وہاں سنسنی پھیل گئی! مسرت آمیز سنسنی کہنا مناسب ہو گا--- پادل نے سر ڈیکن کے دفتر میں داخل ہو کر اطلاع دی کہ وہی لمبا آدمی مکلارتس تھا! کیونکہ اس کی انگلیوں کے نشانات ان نشانوں سے ملتے ہیں جو کیا بروشو کے تعویذ اور اس عمارت میں ملے تھے جہاں ڈچز اور عمران کو پکڑ کر لے جایا گیا تھا--- ویسے ہی نشانات اس کار کے اسٹیئرنگ پر بھی پائے گئے تھے! جس پر پچھلی رات پادل کو اغوا کرنے کی کوشش کی گئی تھی!..... اس ریڈیو کار کے اسٹیئرنگ پر بھی نشانات تھے جس پر کیلی

پیٹرسن کا وکیل لے جایا گیا تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ مکلارنس کا کوئی ملازم ہو!" سر ڈیکن نے کہا۔

"مگر جناب والا!... اس عمارت کی کرسی پر اس کے نشانات ملے تھے۔ اس پر ایک جگہ دو
کی انگلیوں کے نشانات کے علاوہ... اور کسی قسم کے نشانات نہیں ملے۔ واضح رہے کہ وہ شخص
مکان کی صفائی کیا کرتا تھا اور اس کرسی پر وہی لمبا آدمی بیٹھا ہوا تھا... یہ عمران اور ڈیزی دونوں
بیان ہے... اور وہ لمبا آدمی! میرے یا آپ کے لئے کچھ بھی نہیں ہے!... یہ وہی خطرناک آدمی
پیلوپا ہے جو آج سے دس سال پہلے برازیل سے یہاں آیا تھا اور اس نے یہاں ہلچل مچا دی
تھی!... ہم اسے گرفتار کرنے سے قاصر رہے تھے!... اور پھر یک بیک غائب بھی ہو گیا تھا اور اس
کے ٹھیک دو سال بعد مکلارنس کا نام سنا گیا تھا!" سر ڈیکن کچھ نہیں بولے!...

اسی شام بی بی سی سے مکلارنس کے انجام کا اعلان کر دیا گیا... اس کی ہسٹری براڈکاسٹ
کی گئی جس کے مطابق وہ جنوبی امریکہ کا ایک خطرناک بدمعاش پیلوپا تھا۔ جو سالہا سال
مکلارنس کے نام سے لندن پر چھایا رہا۔

(۱۷)

سر وگفیلڈ کو ڈیز آف ونڈلمیر سے بڑی شکایت تھی کہ اس نے کیلی پیٹرسن کے معاملے میں
اسے بھی تاریکی میں رکھا تھا!... ویسے تو یہ شکایت پورے لندن کو ڈیز سے ہو سکتی تھی۔ لیکن
یہاں معاملہ ہی دوسرا تھا!... کیلی پیٹرسن سر وگفیلڈ کی حسین سیکرٹری اڑا لی!... اس کے
بیان کے مطابق وہ تین سال سے اس کی سیکرٹری کے فرائض انجام دیتی رہی تھی... سر وگفیلڈ
کو ڈیز سے شکایت اس لئے تھی کہ ان دونوں کے تعلقات بہت اچھے تھے۔

کیلی پیٹرسن کا وجود بھی لندن والوں کے لئے کافی سنسنی خیز رہ چکا تھا لہٰذا سر وگفیلڈ نے
ایک بہت بڑے جشن کا اہتمام کیا! جس میں لندن کی چیدہ چیدہ ہستیاں مدعو کی گئیں!... ان
میں سر وگفیلڈ کا پرانا دوست سنگ ہی بھی تھا وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے مکلارنس کو فنا کرنے
میں حصہ لیا تھا پھر ان میں عمران کیوں نہ ہوتا... وہ تو سب سے آگے تھا اور اس وقت کیلی
پیٹرسن اور ڈیز آف ونڈلمیر کے درمیان اسے جگہ ملی تھی!...

آٹھ بجے کے قریب جب حاضرین کے دماغ عمدہ قسم کی شرابوں کے سرور میں ہچکولے

لے رہے تھے۔ کیلی پیٹرسن تقریر کرنے کھڑی ہوئی ہال تالیوں سے گونج اٹھا!... سر وگفیلڈ کا
بھتیجا لارڈ وگفیلڈ کیلی پیٹرسن کو لگاوٹ کی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"لیڈیز اینڈ جنٹلمین! کیلی نے پرجوش تالیوں کے جواب میں متشکرانہ انداز میں جھک کر
سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"میری پچھلی زندگی میرے لئے بڑی سنسنی خیز تھی اور میں اس میں بہت خوش تھی! سمجھ
میں نہیں آتا کہ مکلارنس یا وہ جو کوئی بھی رہا ہو مجھ میں اتنی دلچسپی کیوں لینے لگا تھا اب وہ مر چکا
ہے اس کا جواب کون دے؟...

کیلی پیٹرسن خاموش ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگی!...

"میں دے سکتا ہوں اس کا جواب!" دفعتاً عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"مجھے خوشی ہو گی جناب!" کیلی نے کہا!

"مکلارنس یہ سمجھتا تھا کہ کیلی پیٹرسن... ہر ہائی نس ڈیز آف ونڈلمیر کی ایک اسسٹنٹ
ہے وہ خود ہی کیلی پیٹرسن کی دولت سمیٹ رہی ہیں!"

"ہاں جناب!" کیلی نے کہا "میں خود بھی اس نتیجے پر پہنچی ہوں اس نے یہ سب کچھ دراصل
اس لئے کیا تھا کہ اگر یہ واقعی ہر ہائی نس کا فراڈ ہے تو وہ اس کا اعتراف کر لیں اور مکلارنس انہیں
بلیک میل کر کے تازندگی بڑی بڑی رقمیں وصول کرتا رہے! غالباً اسے پہلے ہی سے اس کا علم بھی
ہو گیا تھا کہ لارڈ ہوپیتام کا ترکہ بھی مجھے ہی ملے گا لہٰذا وہ جلد از جلد ہر ہائی نس سے اعتراف کرا
لینا چاہتا تھا۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اس وقت اس کی امیدوں پر اوس پڑ گئی ہو گی۔ جب لارڈ ہوپیتام
کے وکیل نے میرے منظر عام پر آجانے کے بعد ہی ترکہ منتقل کرنے پر زور دیا تھا!"

کیلی خاموش ہو کر بڑے دلآویز انداز میں ہنسی پھر بولی "اگر وہ میرے چکر میں نہ پڑتا تو شاید
اس طرح نہ مارا جاتا!"

"یہاں میں تم سے متفق نہیں ہوں مس کیلی!" عمران نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"کیوں؟... میرا خیال ہے کہ میں غلط نہیں کہہ رہی!"

"میں بھی صحیح عرض کر رہا ہوں کہ وہ سپتالوں کے چکر میں پڑ کر مارا گیا!"

"میرا خیال ہے کہ پے در پے ناکامیوں نے اس کا دماغ الٹ دیا تھا!"

"اور وہ مریضوں پر غصہ اتارنے لگا.....؟"

"خاموش رہو..... خاموش رہو!" چاروں طرف سے آوازیں آئیں!

"کیوں خاموش رہوں!" عمران نے کھڑے ہو کر کہا "مکلارنس کا کیس میں نے حل کیا تھا مس کیلی نے نہیں!..... آپ کو کیا معلوم کہ مکلارنس کے چکر میں پڑ کر میں نے اپنا معدہ برباد کر لیا....."

لوگ ہنسنے لگے!..... اور عمران بولا "یہ ایک غور طلب مسئلہ ہے کہ مکلارنس نے ہسپتالوں پر کیوں حملے شروع کیے تھے!....."

"بیٹھ جاؤ..... وہ یقیناً پاگل ہو گیا تھا!" سر ڈیکن ہاتھ اٹھا کر بولے!

"نہیں جناب! وہ مر جانے کے بعد بھی پاگل نہیں ہو سکا۔ آپ یقین کیجئے!"

سنگ ہی اپنے دوست سر وگفیلڈ کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگا! لیکن شائد سر وگفیلڈ کو عمران کی بکواس بہت گراں گزر رہی تھی۔

"یہ لڑکا بہت شاطر ہے سر وگفیلڈ!" سنگ ہی نے کہا!

"چھوڑو پیارے سنگ!" سر وگفیلڈ بڑبڑایا "مجھے کتنی خوشی ہے کہ ہم اتنے دنوں کے بعد ملے ہیں۔ لندن میں تم کسی بات کی تکلیف نہ اٹھانا! میری تجوریاں ہر وقت تمہارے لئے کھلی رہیں گی..... اب ان تقریروں کو ختم ہونا چاہئے! میں اکتاہٹ کا شکار ہو رہا ہوں!"

"اکتاہٹ تمہارا بہت پرانا مرض ہے سر وگفیلڈ!"

"ہاں دوست سنگ! زندگی ایسی ہی ہے!"

ادھر عمران کی اوٹ پٹانگ بکواس جاری تھی! اچانک اس نے کیلی کو مخاطب کر کے کہا "وہ تمہارے شوہر کی تلاش میں تھا!....."

اس پر پھر لوگوں نے عمران کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اور سر ڈیکن کے انداز سے تو ایسے معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اسے مار ہی بیٹھیں گے!

"ہاں کیلی پیٹرسن میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ وہ تمہارے شوہر کی تلاش میں تھا!"

"کیا بکواس ہے....." کیلی نے کہا! لیکن اس کے لہجے میں جھلاہٹ سے زیادہ خوف تھا!

"شوہر!..... آجاؤ پیارے!" عمران نے کسی کو آواز دی!..... دفعتاً قدموں کی آواز سنائی

دی اور ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا یہ وچز کا گمشدہ سیکرٹری گوہن تھا! جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا..... ایک آدمی اپنی جگہ سے اٹھا۔

"نہیں جناب آپ براہ کرم بیٹھے رہیے!" عمران نے کہا! اس وقت اس کی آواز عجیب ہو گئی تھی۔ یہ عمران کی آواز نہیں معلوم ہوتی تھی! وہ کسی انتہائی سفاک آدمی کی آواز تھی! خود سر ڈیکن بھی چونک پڑے! وہ شدت سے بوکھلا گئے تھے! کیونکہ عمران نے جس آدمی کو بیٹھے رہنے کی ہدایت کی تھی وہ سر وگفیلڈ تھا۔

"سر وگفیلڈ تم مسٹر گوہن اور مسز گوہن کو بھی اچھی طرح پہچانتے ہو گے!"

"اگر تم بے تکی بکواس کرو گے تو میں تمہیں دھکے دلوا کر نکلوا دوں گا!"

"تم ایسا نہیں کر سکتے! کیونکہ ابھی تک اسکاٹ لینڈ یارڈ نے مجھے میری خدمات سے سبکدوش نہیں کیا!"

"عمران!....." سر ڈیکن نے اسے ڈانٹا!

"میں زیادہ نہیں بولوں گا جناب!..... ہاں پیارے گوہن تم شروع ہو جاؤ!"

"اور! میری بیوی ہے!" گوہن بولا۔ "وہ کیلی پیٹرسن نہیں ہے! کیلی پیٹرسن وچز آف وڈلیر کی اسسٹنٹ ہے!..... کیلی مر چکی ہے اور آسٹریلیا ہی میں دفن بھی ہے! ثبوت کیلئے میرے پاس کاغذات موجود ہیں۔ میں کیلی کو بہت قریب سے جانتا تھا!..... بلکہ کہنا چاہیے کہ وہ میری محبوبہ تھی!..... وچز ان دنوں آسٹریلیا ہی میں تھیں اور اس غریب لڑکی پر بہت مہربان تھیں..... ایک دن وہ اچانک ہیضے کا شکار ہو کر مر گئی! ظاہر ہے کہ وہ غریب لڑکی تھی اس لئے اس کی موت ایسی نہیں ہو سکتی تھی جس کی شہرت ہوتی!"

"یہ کیا بکواس ہے!" وچز ہسٹریائی انداز میں چیخی! اور عمران کے ان ساتھیوں نے ریوالور نکال لئے جو اب بھی اس کے چارج میں تھے! سر ڈیکن نے پھر دخل دینا چاہا! لیکن وزیر داخلہ جو معزز مہمانوں میں سے تھے۔ ہاتھ اٹھا کر بولے "اسے کہنے دو..... اگر وہ ثابت نہ کر سکا تو دیکھا جائے گا!"

"لیکن میں اپنی چھت کے نیچے ہر ہائی نس کی توہین نہیں برداشت کر سکتا!" سر وگفیلڈ غرایا!

"یہ تمہاری نہیں ملک معظم کی چھت ہے! چپ چاپ بیٹھے رہو!....." وزیر داخلہ نے پرسکون اور باوقار لہجے میں کہہ کر گوہن کو بیان جاری رکھنے کی اجازت دی!

"حضور... والا..." گوہن گلوگیر آواز میں بولا! "میں بہت برا آدمی ہوں۔ خدا
معاف کرے۔ میں ڈیجز کے بہکانے میں آ گیا تھا۔ انہوں نے مجھے کثیر دولت کا لالچ دے
بات پر آمادہ کر لیا کہ میں اس فراڈ میں شریک ہو جاؤں! کیلی کی موت کے بعد ہی سے انہوں
اس کے مالدار چچا سے خط و کتابت شروع کر دی!... مجھے علم تھا کہ کیلی اپنے کسی ایسے
وجود سے واقف نہیں تھی جن کی موت اس کی تقدیر بدل دیتی... بہر حال ڈیجز کیلی کی
سے اس کے چچا سے خط و کتابت کرتی رہیں۔ پھر کیلی کی موت کے ٹھیک دو سال بعد اس
کے وکیل کا خط پہنچا کہ کیلی پیٹرسن لندن پہنچ جائے اس کے چچا کا انتقال ہو گیا!— یہ بات
بعد میں معلوم ہوئی کہ وکیل بھی ڈیجز سے ملا ہوا تھا! ڈیجز مجھے بھی اپنے ساتھ لندن لائیں
کی وجہ غالباً یہ تھی کہ میں نے ایک بہت بڑی چالاکی کی تھی! وہ یہ کہ کیلی کے کاغذات ڈیجز
حوالے نہیں کئے تھے! وہ آج بھی میرے پاس محفوظ ہیں! اگر میں کاغذات ڈیجز کے حوالے
تو شاید آج یہ کہانی دہرانے کے لئے زندہ نہ ہوتا!— میں نے ڈیجز سے صاف صاف کہہ دیا
اگر میں نے کاغذات ان کے حوالے کئے تو میں بھی ٹھکانے لگا دیا جاؤں گا لہٰذا میں نے وہ کاغذ
اپنے ایک دوست کے پاس رکھوا کر اسے تاکید کر دی تھی کہ اگر کبھی میں غائب ہو جاؤں اور
ماہ تک میری کوئی خبر نہ ملے تو وہ کاغذات پولیس کے حوالے کر دیئے جائیں!... حالانکہ
حقیقت ہے کہ کاغذات پہلے بھی میرے ہی پاس تھے اور اب بھی ہیں!... ڈیجز نے کہا تھا
اچھی بات ہے اگر تم نے اپنی حفاظت کے خیال سے یہ اقدام کیا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں
پھر انہوں نے میری شادی اس لڑکی لارا سے کر دی!... اور وعدہ کیا کہ جب بھی ضرورت پڑی
آئی اس کو کیلی پیٹرسن بنا کر پیش کر دیا جائے گا! غالباً یہ لارڈ ہیوشام کی جائیداد حاصل کرنے
لئے پیش بندی تھی... پھر لارا نے سر وگفیلڈ کے یہاں ملازمت کر لی۔ ہماری شادی چوری چھپے
ہوئی تھی! میرے پاس شادی کا سرٹیفکیٹ موجود ہے پھر جب مکلارنس نے فتنہ کھڑا کیا تو ایک
شام ڈیجز نے مجھے قید کر دیا!... اس کے بعد میری آنکھیں ایک کشتی میں کھلیں اور وہاں
خوفناک آدمی مجھ پر تشدد کرنے کے لئے موجود تھا! اس کا مطالبہ تھا کہ کیلی کے کاغذات
لیکن میں نے تہیہ کر لیا کہ ہرگز نہ دوں گا۔ ورنہ موت ہی سے ملاقات ہو گی... پھر دوسری
جب مجھے ہوش آیا تو میں ان صاحب کی نگرانی اور حفاظت میں تھا!" گوہن نے عمران کی طرف

کر کے کہا ایک لمحہ خاموش رہا پھر بولا "یہ عورت جو خود کو کیلی پیٹرسن کہہ رہی ہے! اس
میرے ساتھ بیوفائی کی... یہ لیڈی وگفیلڈ بننے کے خواب دیکھنے لگی تھی!"
"پھر تو نے میرا نام لیا... وکیل... کتے!" سر وگفیلڈ دہاڑا...
"نہیں پیارے گوہن!" عمران احمقانہ انداز میں سر ہلا کر بولا "تم ان کا نام نہ لو ان کا نام تو
ابھی میں لوں گا... بات یہیں پر ختم نہ ہو جائے گی!"
اچانک لوگوں نے سر وگفیلڈ کو اچھل کر پیچھے ہٹتے دیکھا!... نہ جانے کہاں سے اس نے ایک
ریوالور نکال لی تھی!... اس نے گرج کر کہا "تم سب کھڑے ہو جاؤ! قطار بناؤ اور باہر نکل جاؤ۔
ورنہ میں سب کو یہیں ڈھیر کر دوں گا!"
اس دوران میں عمران کے آدمی اس کہانی میں کچھ اس طرح محو ہو گئے تھے کہ انہوں نے
اپنے ریوالور دوبارہ ہولسٹروں میں ڈال لئے تھے۔
دفعتاً عمران نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور بولا "تمہاری آخری حسرت بھی نکل جائے تو
اچھا ہے! اپنی ڈیئر مکلارنس! کرو فائر... پرواہ نہ کرو ہم سب مر کر شہید ہو جائیں گے!"
ریوالور گن کھٹکا کر رہ گئی! اس سے ایک بھی گولی نہ نکلی! سر وگفیلڈ نے اسے مجمع پر کھینچ مارا
اور اچھل کر بھاگا۔ لیکن ہال سے نکل جانا آسان کام نہیں تھا! عمران کے آدمی ہر دروازے پر
موجود تھے۔ ویسے عمران کی زبان سے مکلارنس کا نام سن کر کئی آدمیوں کی چیخیں نکل گئی تھیں!
سر وگفیلڈ پاگلوں کی طرح پلٹ پڑا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں اس پر سادہ لباس والے
ٹوٹ پڑے۔ عمران دور سے تماشہ دیکھ رہا تھا۔ لیکن پے در پے چیخیں ہال میں گونجیں اور حملہ
آوروں میں سے کئی کراہ کر تڑپنے لگے! سر وگفیلڈ کے ہاتھ میں بڑا سا چاقو چمک رہا تھا!
پھر یک وقت کئی فائر ہوئے اور سر وگفیلڈ کا جسم چھلنی ہو گیا! پانچ زخمیوں کے درمیان وہ
بھی فرش پر تڑپ رہا! پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم اکڑ گیا!
دوسری طرف ڈیجز اور لارا بیہوش پڑی تھیں!
دوسری صبح سر ڈیکن کے آفس میں عمران اور سنگ ہی داخل ہوئے۔ سر ڈیکن اس کے
منتظر تھے! عمران پچھلی رات ان واقعات کے بعد غائب ہی ہو گیا!
اس نے سر ڈیکن کو گوہن کی دریافت کے متعلق بتاتے ہوئے کہا! "اگر مکلارنس سے ڈیجز کا

تعلق نہیں تھا تو گوہن اس کی قید سے ہاک نامی کشتی پر کیسے جا پہنچا تھا! مکلارنس اور
مشترکہ طور پر کام کر رہے تھے! مکلارنس نے ایک ہی پتھر سے دو پرندے شکار کی
تھے۔ کیلی کا معاملہ اس طرح ابھرنے کے بعد ہی اسے منظر عام پر لانے سے لوگوں
بے شبہات بھی رفع ہو جاتے اور لارڈ ہیویشام کی جائیداد ہتھیانے میں بھی آسانی ہو
پچھلی ہی رات وہاں کون ایسا تھا جسے اس کے کیلی پیٹرسن ہونے میں شبہ رہا تھا! اس
لارڈ ہیویشام کا وکیل تک اس کی تقریر پر بے تحاشہ تالیاں پیٹ رہا تھا!"

"بھئی یہ حماقت مجھ سے بھی سرزد ہوئی تھی!" سر ڈیکن نے بھینپتے ہوئے انداز م
کر کہا" غالباً مسٹر سنگ بھی ہم سے پیچھے نہیں تھے!"

"نہیں جناب مجھے موقع ہی نہیں مل سکا تھا کہ میں تالیاں بجاتا.... مجھے تو اس پر
تھی کہ آخر سر ونگفیلڈ مجھ پر اتنا مہربان کیوں ہو گیا ہے۔ وہ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ تم لندن م
قسم کی تکلیف نہ اٹھانا! میری تجوریاں تمہارے لئے ہر وقت کھلی رہیں گی! اب یہ بات
آئی کہ معاملہ دوسرا تھا!.... دراصل وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ گوہن میرے قبضے میں ہے!....
بھی انہیں صاحبزادے کی حرکتوں کا نتیجہ تھا! انہوں نے پہلے ہی میری طرف سے م
کےخلاف ایک چیلنج شائع کرا دیا تھا!"

"ارے توبہ توبہ!" عمران اپنا منہ پیٹنے لگا!.... اور سر ڈیکن ہنس پڑے! پھر انہوں
پوچھا!" اچھا اس کا دوسرا مقصد کیا تھا!"

"دوسرا مقصد!" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا" دوسرا مقصد یہ تھا کہ اب مکلارنس کا خات
ہو جائے تاکہ سر ونگفیلڈ دو بڑی جائیدادوں پر بقیہ زندگی اطمینان اور آسائش سے گزار د
اسی لئے وہ اپنے گروہ کے ایک آدمی پیلوپیا کو بار بار سامنے لاتا رہا! پیلوپیا کی بہادری میں کوئ
نہیں لیکن اس کی کھوپڑی خالی تھی! اس کے گروہ کو وہی کنٹرول کرتا تھا اور گروہ والے بھ
سمجھتے تھے کہ ان کا سرغنہ وہی ہے اور وہی مکلارنس بھی ہے پیلوپیا میک اپ کا بھی ماہر تھ
لئے اس کے گروہ والے اس کی اصلی شکل وشباہت سے ناواقف تھے! یہی وجہ تھی کہ وہ گ
ہونے پر اس کی نشاندہی نہیں کر پاتے تھے! بہر حال سر ونگفیلڈ کی ذہانت ہی سے مرعوب
پیلوپیا نے اس کے لئے کام کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہوگی! ورنہ اس قسم کے لوگ کس

غلام بننا پسند نہیں کرتے!
سر ونگفیلڈ بڑا ذہین تھا! مگر کیا وہ پیلوپیا کو یہ مشورہ نہیں دے سکتا تھا کہ وہ دستانے استعمال
کرے۔ مگر نہیں اب تو وہ اسے مکلارنس کے نام سے کٹوا دینا چاہتا تھا تاکہ بقیہ زندگی چین سے
بسر کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی موت کے بعد سے لندن میں امن ہو گیا ہے.... سر ونگفیلڈ
ایک پیچ تک گوہن والے معاملے کے اٹھنے کا منتظر رہا.... پھر اسے یقین ہو گیا کہ گوہن مسٹر
سنگ ہی کے پاس ہے۔ اگر پولیس کے قبضے میں ہوتا تو اب تک یہ مرحلہ بھی طے ہو جاتا!—
اس لئے اس نے چچا سنگ کے لئے تجوریاں کھولنی شروع کر دی تھیں!"

"مگر پچھلی رات والی برین گن کو کیا ہو گیا تھا! وہ خالی تھی! ظاہر ہے کہ اس نے خالی سمجھ کر
نہ نکالی ہو گی!"

"وہ پہلے ہی خالی کر دی گئی تھی! اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم آپ اس وقت کہاں ہوتے!"

"کیسے خالی کر دی گئی تھی!"

"اب میں کہاں تک بتاؤں میری ٹانگوں میں درد ہونے لگا بولتے بولتے! خیر جناب!....
بات یہ ہے کہ گوہن کے ہوش میں آنے کے بعد ہی واقعات معلوم کر کے میں نے چوبیس گھنٹے
تک ان معاملات پر غور کیا اور اسی نتیجے پر پہنچا جو ابھی بیان کر چکا ہوں! ظاہر ہے اس کے بعد
مجھے چین کہاں! راتوں کو سر ونگفیلڈ کی کوٹھی کی تلاشیاں لیتا! مجھے وہاں اسلحے کا ایک بہت بڑا ذخیرہ
ملا! دراصل مجھے کسی ایسی چیز کی تلاش تھی جس سے ان لوگوں کے گٹھ جوڑ کا ثبوت مل سکے! لہٰذا
میں ایک ایک کونہ کھدر دونتا پھرتا تھا۔ جشن سے ایک رات پہلے میں پھر اس کی کوٹھی میں
گھسا.... اور اسی تلاش کے سلسلے میں اس ہال میں جا پہنچا جہاں دعوت کے لئے میزیں اور
کرسیاں ایک دن پہلے لگا دی گئی تھیں! اتفاقاً میرا ہاتھ میز کے اس خفیہ خانے کے اسپرنگ
سے جا لگا! خانہ کھل گیا اس میں برین گن موجود تھی اس میں میگزین موجود تھا!.... اس کے
سامنے رکھی ہوئی کرسی پر نظر ڈالی تو وہ میزبان کی ثابت ہوئی۔ بس میں نے میگزین خالی کر کے
برین گن پھر وہیں رکھ دی! سر ونگفیلڈ بڑا محتاط آدمی تھا! دوسری شام میں نے آنکھ بچا کر ایک بار
پھر اس کا جائزہ لیا۔ لیکن میگزین بدستور خالی ہی تھا!.... اف فوہ مگر یہ ڈیزی اس سے بھی زیادہ
چالاک عورت ہے!.... اس نے خواہ مخواہ کسی تک کارٹر کا حوالہ دے کر ہمیں الجھانا چاہا تھا!....

"وہ قطعی نشے میں نہیں تھی...... بہرحال اب میں سوچ رہا ہوں کہ ڈچز اور بچا سنگھ سے ایک نسل پیدا کرنے کا تجربہ کروں جن کے افراد باریک اور بغیر ہڈی کے ہوں گے۔ اچھا ٹاٹا اب میں گھر جا کر اپنی ممی کو ایک خط لکھوں گا......"

عمران کسی خبط الحواس کی طرح اٹھا اور باہر نکل گیا سنگ ہی اور سر وکٹن بیٹھے رہ گئے۔

﴿ختم شد﴾

عمران سیریز
جلد نمبر
4
لندن کا فتنہ
12 - لاشوں کا بازار
13 - قبر اور خنجر
14 - آہنی دروازہ
ابن صفی